النوادر

المستطرفات السرائر

تأليف

الشيخ الفقيه أبي عبد الله محمد بن احمد بن
ادريس الحلى

المتوفى سنة ٥٩٨

اردو ترجمہ

TRANSLATED BY
TIKTOK-HAQCOMMUNITY

فهرس ما استطرفه المؤلف من الكتب

1-كتاب موسى بن بكر الواسطي-4
2-كتاب معاوية بن عمار-8
3-نوادر أحمد بن محمد بن أبي نصر البزنطي صاحب الرضا الله-21
4-كتاب أبان بن تغلب صاحب الباقر والصادق الله-28
5-كتاب جميل بن دراج-30
6-كتاب أبو عبد الله السياري صاحب موسى والرضا -36
7-كتاب جامع البزنطي صاحب الرضا الله-49
8-كتاب مسائل الرجال، ومكاتباتهم إلى مولانا أبي الحسن -55
9-كتاب حريز بن عبد الله السجستاني-61
10-كتاب المشيخة تصنيف الحسن بن محبوب السراد صاحب الرضا الله-78
11-كتاب النوادر تصنيف محمد بن علي بن محبوب الأشعري الجوهري القمي-99
12-كتاب من لا يحضره الفقيه-109
13-كتاب قرب الاسناد-115
14-كتاب جعفر بن محمد بن سنان الدهقان-116
15-كتاب معاني الأخبار-118
16-كتاب تهذيب الأحكام تصنيف شيخنا أبي جعفر الطوسي-124
17-كتاب عبد الله بن بكير بن أعين-128
18- كتاب أبي القاسم بن قولويه-137
19-كتاب أنس العالم تصنيف الصفواني-140
20-كتاب المحاسن تصنيف أحمد بن أبي عبد الله البرقي-151
21-كتاب العيون والمحاسن-157

TIKTOK HAQ COMMUNITY

السَّلامُ عَلَيْكَ يَا بَقِيَّةَ اللهِ فِي أَرْضِهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يَا مِيثَاقَ اللهِ الَّذِي أَخَذَهُ وَوَكَّدَهُ، السَّلامُ عَلَيْكَ يَا نُورَ اللهِ الَّذِي يَهْتَدِي بِهِ الْمُهْتَدُونَ وَيُفَرَّجُ بِهِ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ

میں نے اس کتاب کا ترجمہ امام زمانہ عج کی خوشنودی کے لیے کیا ہے اس کتاب کا ترجمہ اس نسخہ سے کیا گیا ہے ترجمہ میں اگر کوئی غلطی نکل آے تو میں امام زمانہ عج کے حضور معافی کا طلبگار ہوں میں ہر اس گناہ کا اقرار کرتا جو مجھ سے سرزد ہوے امام زمانہ عج کے حضور میں دعا کرتا کہ وہ میری التجاء اللہ کے سامنے پیش کریں اور مجھے روز حشر کسی بھی مخلوق کے سامنے شرمندہ نہ ہونا پڑے خدا حافظ

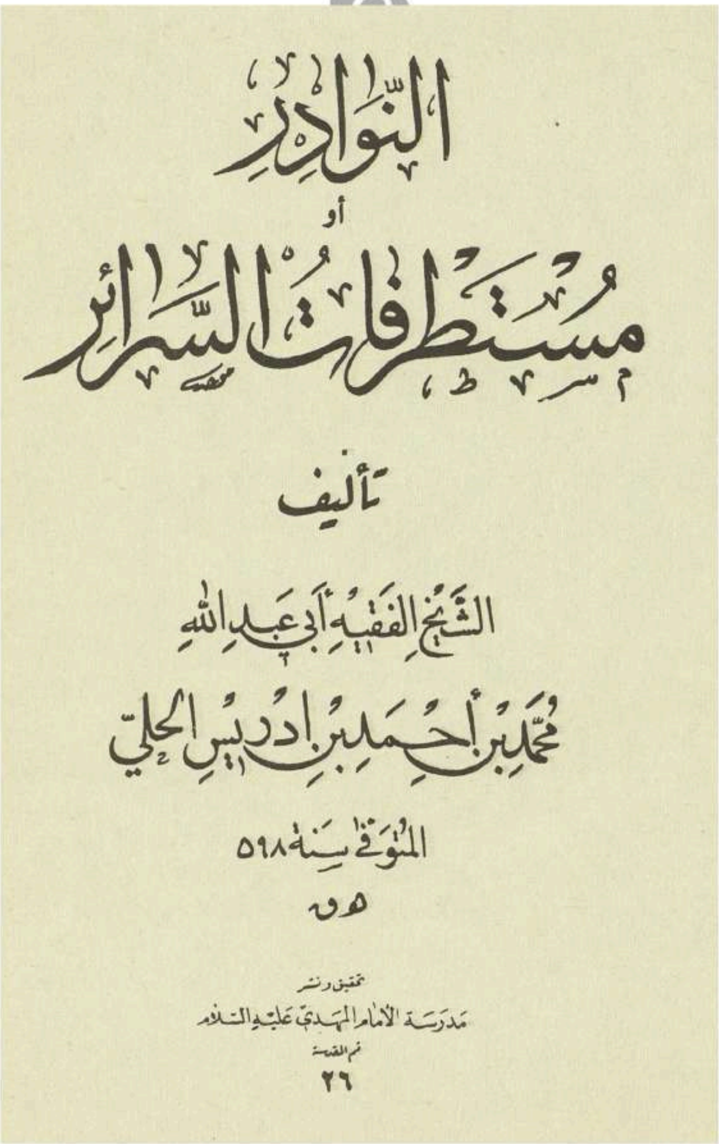
النوادر
أو
مستطرفات السرائر
تأليف
الشيخ الفقيه أبي عبد الله
محمد بن أحمد بن ادريس الحلي
المتوفى سنة ٥٩٨
هـ
تحقيق ونشر
مدرسة الإمام المهدي عليه السلام
قم المقدسة
٢٦

مترجم نے کچھ نکات واضع کیے

ہماری حوصلہ افزائی کے لیے ہمارے پیج کو فالو کریں

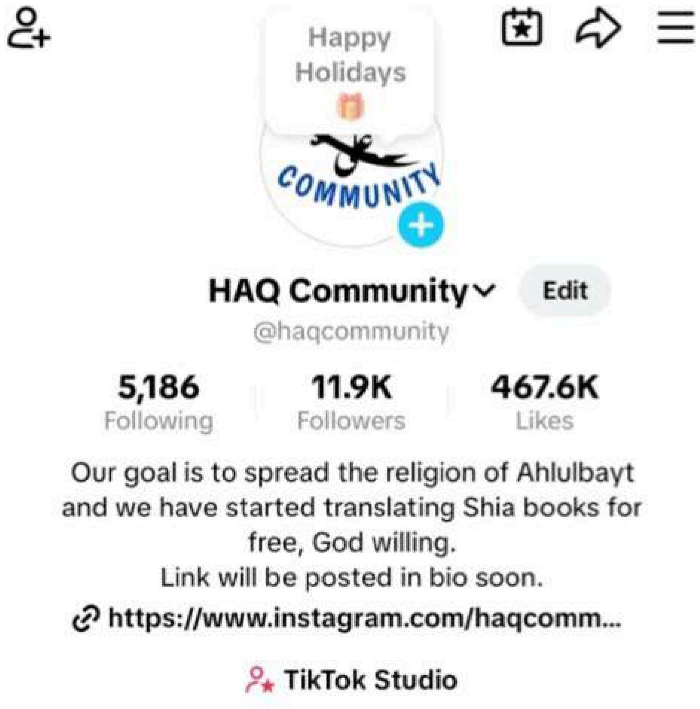

1

مستطرفات
كتاب موسى بن بكر الواسطي

TAHAFTOK HAQ COMMUNITY

1- موسیٰ بن بکر الواسطی نے اپنی کتاب میں حمران سے روایت کی ہے کہ: "میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھا۔ آپؑ نے فرمایا: وہ تیئسویں (23) اور چوبیسویں (24) کی رات ہے۔ میں نے عرض کیا: میرے لیے کسی ایک رات کی نشاندہی فرما دیں۔ آپؑ نے فرمایا: تم پر کیا بوجھ ہے کہ تم دونوں راتوں میں (عبادت کا) عمل کر لو؟ وہ ان دو میں سے ایک ہی ہے۔

2-عبدالواحد الانصاری بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے لیلۃ القدر کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا: میں تمہیں ایسی خبر دوں گا جس میں کوئی ابہام (پردہ) نہیں رکھوں گا وہ پہلی سات راتوں (آخری عشرے کی) میں سے ہے (یعنی 23ویں رات) راوی کہتا ہے کہ امامؑ پر 24ویں کی رات کا اشتباہ نہیں ہوتا تھا یعنی آپؑ کو یقین تھا کہ 23ویں ہی اصل ہے لیکن مصلحت سے دونوں کا ذکر فرماتے تھے۔

3- فضیل نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ہمارا حق انہوں نے آپس میں بانٹ لیا اور وہ دونوں اس پر راضی ہو گئے اور جب ان لوگوں نے اہل بیت کو ان کے حق سے محروم کیا اور خود اس پر قابض ہو گئے تو اہل بیت اپنی ذات کے لیے اللہ کی خاطر غضبناک ہوئے

4- فضیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے ان لوگوں کے نام پیش کیے جو حق سے پھر گئے تھے میں جس کا بھی نام لیتا آپ فرماتے کہ اسے چھوڑو یہاں تک کہ میں نے حذیفہ کا نام لیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے رہنے دو میں نے ابن مسعود کا نام لیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے بھی رہنے دو پھر آپ نے فرمایا کہ اگر تم ان لوگوں کو چاہتے ہو جن کے دلوں میں ذرہ برابر بھی شک داخل نہیں ہوا تو تمہارے لیے یہ تین افراد لازم ہیں ابوذر اور سلمان اور مقداد

5-امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جب تم اپنا تیر چلاؤ اور اسے پا لو اور اس پر تمہارے تیر کے سوا کوئی دوسرا نشان نہ ہو اور تمہیں یقین ہو کہ تمہارے تیر کے سوا کسی اور چیز نے اسے نہیں مارا تو اسے کھا لو خواہ وہ تمہاری نظروں سے اوجھل رہا ہو یا نہ رہا ہو

6- اور امام سے مسواک کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ میں روزے کی حالت میں گیلی مسواک یعنی پانی لگی ہوئی مسواک استعمال نہیں کرتا

7- زرارہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ نے کوئی ایسی چیز حرام نہیں کی جس میں اس کی نافرمانی نہ کی گئی ہو کیونکہ ان لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے بعد آپ کی ازواج سے نکاح کیا پس ابوبکر نے انہیں اختیار دیا تھا کہ وہ حجاب میں رہیں اور نکاح نہ کریں یا وہ نکاح کر لیں تو انہوں نے نکاح کو چنا اور شادی کر لی زرارہ کہتے ہیں کہ اگر تم ان میں سے کسی سے پوچھو کہ تمہارا کیا خیال ہے اگر تمہارے باپ نے کسی عورت سے نکاح کیا ہو اور اس سے ہمبستری کیے بغیر مر گیا ہو تو کیا وہ تمہارے لیے حلال ہے تو وہ یقیناً کہے گا کہ نہیں اور ان لوگوں نے اپنی ماؤں سے نکاح کو حلال کر لیا اگر وہ مومن تھے کیونکہ رسول اللہ کی ازواج ان کی ماؤں کی مانند ہیں(1)

---

(1)(مترجم)امامؑ اس بات پر افسوس اور غصے کا اظہار فرما رہے ہیں کہ اللہ نے جس چیز کو اتنی سختی سے حرام کیا تھا، کچھ لوگوں نے اس کی پرواہ نہیں کی۔ روایت کے مطابق، کچھ افراد نے اس حرمت کے باوجود رسول اللہ ﷺ کے بعد بعض ازواج سے نکاح کے ارادے کیے یا نکاح کیے۔

8-موسیٰ نے زرارہ سے روایت کی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: آپ کا کیا خیال ہے نبی ﷺ کے اس قول کے بارے میں کہ "زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا"؟ آپ نے فرمایا: یہاں تک کہ اس سے ایمان کی روح نکال لی جاتی ہے۔ میں نے عرض کیا: اس سے ایمان کی روح نکال لی جاتی ہے؟ پھر میں نے عرض کیا: مجھے ایمان کی روح کے بارے میں بتائیے؟ آپ نے فرمایا: وہ ایک چیز ہے، پھر فرمایا: اس بات سے بچنا کہ تم اسے (غلط) سمجھ بیٹھو، کیا تم نے کسی انسان کو نہیں دیکھا کہ وہ کسی (برے) کام کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے نفس میں کوئی چیز ابھرتی ہے جو اسے اس سے روکتی ہے اور منع کرتی ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: وہی (ایمان کی روح) ہے

یہ وہ کلابیہ خاتون تھیں جنہیں عائشہ اور حفصہ نے یہ کہہ کر دھوکہ دیا تھا کہ: "اگر تم چاہتی ہو کہ نبی ﷺ کے ہاں تمہارا مقام بلند ہو، تو جب وہ تمہارے پاس آئیں تو ان سے اللہ کی پناہ مانگنا (استعیذ باللہ کہنا)۔" چنانچہ جب نبی ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور انہوں نے اللہ کی پناہ مانگی، تو آپ ﷺ نے اپنا چہرہ مبارک ان سے پھیر لیا، پھر انہیں کچھ مال دیا اور ان کے گھر والوں کی طرف واپس بھیج دیا۔ وہ خاتون (بعد میں) کہا کرتی تھیں: میں بدبخت ہوں اور کہتیں: مجھے دھوکہ دیا گیا۔ جیسا کہ طبقات (ابن سعد) میں بھی ذکر ہے کہ مہاجر بن ابی امیہ بن مغیرہ نے اسماء بنت نعمان کندیہ سے نکاح کر لیا، تو عمر نے انہیں سزا دینے کا ارادہ کیا، مگر انہوں نے کہا: "اللہ کی قسم! نہ مجھ پر حجاب فرض کیا گیا تھا اور نہ ہی میرا نام ام المؤمنین رکھا گیا تھا تو وہ ان سے رک گئے۔ طبری نے اپنی تفسیر (22:41) میں روایت کی ہے کہ نبی ﷺ کی وفات ہوئی تو قتیلہ بنت اشعث آپ کے نکاح (ملکیت) میں تھیں پھر ان سے بعد میں عکرمہ بن ابی جہل نے نکاح کر لیا۔ یہ بات ابوبکر پر بہت گراں گزری۔ تو عمر نے ان سے کہا: "یہ (قتیلہ) آپ ﷺ کی (شرعی) ازواج میں سے نہیں ہیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے نہ انہیں اختیار دیا تھا اور نہ ہی انہیں پردے (حجاب) میں رکھا تھا، اور پھر وہ اپنے قبیلے کے ساتھ مرتد ہو کر آپ ﷺ کے نکاح سے باہر ہو گئی تھیں۔" یہ سن کر ابوبکر کو اطمینان ہوا اور وہ خاموش ہو گئے۔ پس وہ حدیث نمبر 7 اسی قسم کی خواتین کے بارے میں ہے (جن کے نکاح پر اعتراض کیا گیا)۔ محقق کے لیے بہتر ہے کہ مزید وضاحت کے لیے درج ذیل مصادر کی طرف رجوع کرے: السمط الثمین (127-128)، طبقات ابن سعد 5 (100-105)، وسائل الشیعہ (14:313)، فروع کافی (5:33) اور نوادر احمد بن عیسیٰ وغیرہ۔

9-موسیٰ نے عبدِ صالح (امام موسیٰ کاظم) علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: احسان کرنا صرف اسی کے پاس درست ہے جو حسب و نسب (شرافت) اور دین والا ہو

10-موسیٰ نے عبدِ صالح (امام موسیٰ کاظم) علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: لوگوں سے محبت اور دوستی کرنا آدھی عقل ہے اور (زندگی میں) نرمی اختیار کرنا آدھی معیشت ہے اور وہ شخص کبھی محتاج نہیں ہوا جس نے میانہ روی اختیار کی

11- موسیٰ نے عبدِ صالح علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی مدد کو خرچ (ضرورت) کی مقدار کے مطابق نازل کرتا ہے اور صبر کو مصیبت کی مقدار کے مطابق نازل کرتا ہے

12- موسیٰ نے عبدِ صالح علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: عیال (گھر والوں/بچوں) کی کم تعداد دو خوشحالیوں میں سے ایک ہے

13- موسیٰ نے عبدِ صالح علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ (راوی کہتا ہے) میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس نے ایک ملاح (کشتی چلانے والے) کو اجرت پر لیا اور اپنی کشتی میں کھانا لادا اور اس پر یہ شرط لگائی کہ اگر (کھانے میں) کچھ کمی ہوئی تو وہ اس کا ذمہ دار ہوگا، میں نے عرض کیا: (لیکن) بسا اوقات وہ بڑھ جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا وہ (ملاح) دعویٰ کرتا ہے کہ اس نے اس میں کچھ زیادہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں، آپ نے فرمایا: تو وہ تمہارا ہی ہے

موسیٰ بن بکر الواسطی کی کتاب سے منتخب شدہ احادیث یہاں مکمل ہوئیں

TIKTOK HAQ COMMUNITY

2
مستطرفات
کتاب معاویة بن عمار

TIKTOK HAQ COMMUNITY

معاویہ بن عمار کی کتاب کے مستطرفات کی اسناد پر ایک نظر مصنف (ابن ادریس حلی) نے معاویہ بن عمار کی کتاب سے کچھ حصے منتخب (استطراف) کیے ہیں، لیکن ہمیں اس مخصوص کتاب کا نام نہیں بتایا جس سے یہ انتخاب کیا گیا ہے۔ چونکہ معاویہ بن عمار کی کئی کتب ہیں جن کا ذکر نجاشی اور طوسی نے اپنی فہرستوں میں کیا ہے، جن میں 'کتاب الحج' (جسے ایک بڑی جماعت نے روایت کیا ہے)، کتاب الصلاۃ، کتاب الزکاۃ، کتاب یوم و لیلہ، کتاب الدعاء، کتاب الطلاق اور کتاب مزارِ امیر المؤمنین علیہ السلام شامل ہیں۔ پس اس بات کا قوی امکان ہے کہ مصنف نے ان مختلف کتب میں سے چند منتخب حصے لیے ہوں۔ ہم ان منتخب احادیث کے موضوعات کو دیکھ کر ان کتب کے ناموں کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر: پہلی حدیث، جس کا تعلق نماز میں تلاوتِ قرآن اور دعا کے درمیان فضیلت کے موازنے سے ہے، اس کے لیے 'کتاب الصلاۃ' مناسب ہے، اگرچہ یہ بھی احتمال ہے کہ یہ 'کتاب الدعاء' سے ہو، لیکن پہلا (نماز) زیادہ مناسب ہے۔دوسری حدیث، جس کا تعلق اہل خانہ کے لیے بنائے گئے زیورات پر زکوٰۃ کے سوال سے ہے، یہ 'کتاب الزکاۃ' کے لیے موزوں ہے۔ تیسری حدیث، جس کا تعلق مناسکِ حج سے ہے، یہ 'کتاب الحج' کے لیے مناسب ہے، اسی طرح معاویہ بن عمار کا جو قول انہوں نے نقل کیا ہے وہ بھی کتاب الحج کے لیے مناسب ہے۔

چونکہ معاویہ بن عمار کی ان کتابوں تک مصنف (ابن ادریس) کا راستہ (طریق) نامعلوم ہے، اس لیے ان منتخب کردہ روایات پر صرف اس صورت میں مکمل بھروسہ نہیں کیا جا سکتا اگر ان تک پہنچنے کا واحد ذریعہ یہی (ابن ادریس کا طریقہ) ہو۔

(مصنف نے کہا): اور انہی (کتب) میں سے وہ حصہ ہے جسے ہم نے معاویہ بن عمار کی کتاب سے منتخب کیا ہے۔

1- راوی کہتا ہے میں نے امام سے عرض کیا کہ دو آدمی ایک ساتھ مسجد میں داخل ہوئے اور ایک ہی وقت میں نماز شروع کی پس ایک نے قرآن کی تلاوت کی اور اس کی تلاوت اس کی دعا سے زیادہ تھی اور دوسرے نے دعا کی اور اس کی دعا تلاوت سے زیادہ تھی پھر دونوں ایک ہی وقت میں فارغ ہوئے تو ان میں سے کون زیادہ افضل ہے؟ امام نے فرمایا کہ ہر ایک میں فضیلت ہے اور ہر ایک اچھا ہے راوی کہتا ہے میں نے عرض کیا کہ میں جانتا ہوں کہ دونوں اچھے ہیں اور دونوں میں فضیلت ہے تو امام نے فرمایا کہ دعا افضل ہے کیا تم نے اللہ کا قول نہیں سنا کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا بیشک جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے اللہ کی قسم دعا ہی افضل ہے اللہ کی قسم دعا ہی افضل ہے اللہ کی قسم دعا ہی افضل ہے کیا یہ عبادت نہیں ہے؟ کیا یہ زیادہ محنت طلب نہیں ہے؟ اللہ کی قسم یہ زیادہ محنت طلب ہے اللہ کی قسم یہ زیادہ محنت طلب ہے اللہ کی قسم یہ زیادہ محنت طلب ہے آپ نے یہ تین بار فرمایا

2- راوی کہتا ہے میں نے امام سے عرض کیا کہ ایک شخص اپنے گھر والوں کے لیے سو یا دو سو دینار کا زیور بناتا ہے یہاں تک کہ میں نے عرض کیا کہ اگر تین سو دینار کا ہو تو کیا اس پر زکوٰۃ ہے؟ امام نے فرمایا کہ اگر اس نے یہ زیور اس لیے بنایا ہے کہ زکوٰۃ سے بچ سکے تو اس پر زکوٰۃ ہے اور اگر اس نے یہ صرف زیب و زینت کے لیے بنایا ہے تو اس پر زکوٰۃ نہیں ہے

3-اور آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں دس سال مقیم رہے اور حج نہیں کیا تھا پھر اللہ نے آپ پر یہ آیت نازل فرمائی کہ اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دو وہ تمہارے پاس پیدل اور دبلی اونٹنیوں پر سوار ہو کر ہر دور دراز راستے سے آئیں گے پس آپ نے مؤذنوں کو حکم دیا کہ وہ اپنی بلند ترین آوازوں سے اعلان کریں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سال حج ادا فرمائیں گے اس بات کا علم مدینہ کے رہنے والوں اور عوالی کے لوگوں اور دیہاتیوں کو ہوا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حج کے لیے جمع ہو گئے اور وہ صرف پیروکار تھے جو دیکھتے تھے کہ انہیں کیا حکم دیا جاتا ہے تو وہ اس کی پیروی کرتے یا آپ ان کے ساتھ کیا طریقہ اختیار کرتے ہیں تو وہ بھی وہی کرتے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذوالقعدہ کی چار راتیں باقی تھیں جب روانہ ہوئے پھر جب آپ ذوالحلیفہ پہنچے اور سورج ڈھل گیا تو آپ نے غسل کیا اور باہر نکلے یہاں تک کہ مسجدِ شجرہ آئے اور اس کے پاس ظہر کی نماز پڑھی اور حجِ مفرد کا ارادہ کیا اور روانہ ہوئے یہاں تک کہ پہلے میل کے پاس بیداء کے مقام پر پہنچے تو لوگوں نے آپ کے لیے دو صفیں بنائیں پس آپ نے حجِ مفرد کا تلبیہ پکارا اور آگے بڑھے اور آپ اپنے ساتھ چھیاسٹھ یا چونسٹھ قربانی کے اونٹ لائے تھے یہاں تک کہ آپ چار ذوالحجہ کو اسلحے کے ساتھ مکہ پہنچے پس آپ نے بیت اللہ کے سات چکر لگائے پھر مقامِ ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز پڑھی پھر حجرِ اسود کی طرف لوٹے اور اس کا استلام کیا جبکہ آپ نے اپنے طواف کے آغاز میں بھی اس کا استلام کیا تھا پھر آپ نے فرمایا کہ بیشک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں پس اسی سے شروع کرو جس سے اللہ نے شروع کیا ہے اور مسلمان یہ گمان کرتے تھے کہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا کوئی ایسی چیز ہے جسے مشرکوں نے ایجاد کیا ہے تو اللہ نے آیت نازل فرمائی کہ بیشک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں لہذا جو حج کرے یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں

کہ وہ ان دونوں کا چکر لگائے پھر آپ صفا پر آئے اور اس پر چڑھے پس رکنِ یمانی کی طرف رخ کیا اور اللہ کی حمد و ثنا کی اور اتنی مقدار دعا کی جتنی دیر میں ٹھہر ٹھہر کر سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے پھر آپ مروہ کی طرف اترے اور وہاں اسی طرح کھڑے ہوئے جیسے صفا پر کھڑے ہوئے تھے پھر وہاں سے اترے اور صفا کی طرف لوٹ آئے پس وہاں بھی وہی عمل کیا جو میں نے تمہارے لیے ذکر کیا ہے یہاں تک کہ آپ سات چکروں سے فارغ ہو گئے

پھر جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے جبکہ آپ مروہ پر تھے پس انہوں نے آپ کو حکم دیا کہ آپ لوگوں کو حکم دیں کہ وہ احرام کھول دیں سوائے اس کے جو قربانی کا جانور ساتھ لایا ہو تو ایک شخص نے کہا کہ کیا ہم احرام کھول دیں جبکہ ہم ابھی مناسک سے فارغ نہیں ہوئے؟ اور وہ عمر تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں اگر مجھے اس معاملے کا پہلے علم ہوتا جس کا بعد میں ہوا تو میں بھی ویسا ہی کرتا جیسا لوگوں نے کیا لیکن میں قربانی کا جانور ساتھ لایا ہوں اور قربانی کا جانور لانے والا تب تک احرام نہیں کھولتا جب تک قربانی اپنے مقام تک نہ پہنچ جائے تو سراقہ بن مالک بن جعشم نے آپ سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول کیا یہ حکم صرف اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے؟ تو آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ ہمیشہ کے لیے اور آپ نے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں پیوست کیا اور تین بار فرمایا کہ عمرہ حج میں داخل ہو گیا ہے(1)

(1)الوسائل ۱۵۴ /۸

4-معاویہ بن عمار نے اپنی کتاب میں کہا ہے کہ جب تم واپسی کا ارادہ کرو تو حصبہ پہنچو اور وہ بطحاء ہے وہاں تھوڑی دیر ٹھہرنا چاہو تو ٹھہر جاؤ کیونکہ ابو عبداللہ (امام صادق) علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میرے والد وہاں اترا کرتے تھے پھر وہاں سے کوچ کرتے اور سوئے بغیر مکہ میں داخل ہو جاتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں اس وقت اترے تھے جب انہوں نے عائشہ کو ان کے بھائی عبد الرحمن کے ساتھ تنعیم بھیجا تھا تاکہ وہ اس بیماری (عذر) کی وجہ سے عمرہ کر سکیں جو انہیں لاحق ہو گئی تھی کیونکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا تھا کہ لوگ حج اور عمرہ دونوں کے ساتھ واپس جا رہے ہیں اور میں صرف حج کے ساتھ واپس جا رہی ہوں تب آپ نے انہیں بھیجا۔ پس جب وہ مکہ میں داخل ہوئیں تو انہوں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز پڑھی پھر صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی اور پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں تو آپ اسی دن وہاں سے روانہ ہو گئے۔

معاویہ بن عمار کی کتاب سے اقتباس کردہ احادیث مکمل ہوئیں

TIKTOK HAQ COMMUNITY

3

مستطرفات نوادر البزنطي

احمد بن محمد بن ابی نصر بزنطی کی کتاب النوادر سے منتخب کردہ احادیث امام رضا علیہ السلام کے صحابی جن کے نام میں ب کے نیچے ایک نقطہ پھر ز ن اور بغیر نقطے والی ط ہے یہ ایک جگہ کا نام ہے جس کی طرف انہیں منسوب کیا جاتا ہے اور اسی سے بزنطی کپڑے مشہور ہیں

1-احمد بن محمد بن ابی نصر نے کہا کہ مجھے عبدالکریم نے بیان کیا انہوں نے ابو عبداللہ (امام صادق) علیہ السلام سے روایت کی کہ میں نے آپ سے وضو کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ علی علیہ السلام کا وضو ایک ایک بار ہی تھا

2- احمد نے مثنیٰ سے انہوں نے زرارہ اور ابوحمزہ سے اور انہوں نے ابو جعفر (امام باقر) علیہ السلام سے وضو کے بارے میں جمیل کی حدیث جیسی روایت نقل کی مگر مثنیٰ کی حدیث میں یہ ہے کہ آپ نے اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا پھر اس سے اپنے سر اور پاؤں کا مسح کیا اور جان لو کہ فضیلت ایک ایک بار دھونے میں ہے پس جس نے دو بار سے زیادہ کیا اسے اجر نہیں ملے گا

3- احمد نے کہا کہ مجھے یہ حدیث عبدالکریم نے ابن ابی یعفور سے انہوں نے ابو عبداللہ (امام صادق) علیہ السلام سے بیان کی کہ اگر تم نے دائیں سے پہلے بائیں ہاتھ سے شروع کر لیا اور اپنے سر اور پاؤں کا مسح کر لیا پھر تمہیں یقین ہوا کہ تم نے بائیں سے شروع کیا تھا تو اب بائیں ہاتھ کو دوبارہ دھوؤ پھر سر اور پاؤں کا مسح کرو اور جب تمہیں وضو کی کسی چیز میں شک ہو جائے جبکہ تم دوسرے عمل میں داخل ہو چکے ہو تو تمہارے شک کی کوئی حیثیت نہیں شک تب معتبر ہے جب تم کسی عمل کے دوران ہو اور ابھی اسے مکمل نہ کیا ہو

4-احمد نے کہا اور عبداللہ بن بکیر نے زرارہ سے انہوں نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی کہ عمار بن یاسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کی یا رسول اللہ مجھے رات کو جنابت لاحق ہوئی اور میرے پاس پانی نہیں تھا آپ نے پوچھا تم نے کیا کیا انہوں نے کہا میں نے اپنے کپڑے اتارے اور مٹی پر لیٹ کر اس میں لوٹ پوٹ ہوا آپ نے فرمایا گدھا ایسا کرتا ہے اللہ عزوجل نے تو فرمایا ہے کہ پاک مٹی سے تیمم کرو پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر ایک کو دوسرے پر مارا پھر اپنی پیشانی کا مسح کیا پھر اپنی دونوں ہتھیلیوں کا ایک دوسرے پر مسح کیا پھر بائیں سے دائیں پر اور دائیں سے بائیں پر مسح کیا

5 -احمد نے کہا مجھ سے عبداللہ بن بکیر نے حمزہ بن حمران اور حسن بن زیاد سے بیان کیا ان دونوں نے کہا ہم ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس گئے جبکہ آپ کے پاس کچھ لوگ تھے آپ نے انہیں عصر کی نماز پڑھائی جبکہ ہم عصر پڑھ چکے تھے ہم نے آپ کی ہر رکعت میں سبحان ربی العظیم کی گنتی کی تو وہ تینتیس بار تھی اور ان میں سے ایک نے اپنی حدیث میں وبحمدہ کا بھی ذکر کیا جو رکوع اور سجدے دونوں میں برابر تھا اور اس کا مطلب واللہ اعلم یہ ہے کہ آپ جانتے تھے کہ وہ لوگ نماز طویل کرنا پسند کرتے ہیں اس لیے آپ نے ایسا کیا کیونکہ امام کے لیے مستحب یہی ہے کہ جب وہ لوگوں کو نماز پڑھائے تو اسے مختصر رکھے

6 -احمد نے کہا مجھ سے مفضل نے محمد حلبی سے انہوں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول نماز قائم کرو سورج ڈھلنے سے لے کر رات کی تاریکی تک اور فجر کے قرآن کا بھی اہتمام کرو بے شک فجر کے قرآن پر گواہی دی جاتی ہے کے بارے میں روایت کی کہ آپ نے فرمایا دلوک الشمس سے مراد سورج کا زوال ہے غسق اللیل سے مراد آدھی رات ہے اور قرآن الفجر سے مراد فجر کی دو رکعتیں ہیں

7-انہوں نے کہا: میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو کمرے کے ایک کونے میں نماز پڑھتا ہے اور اس کی بیوی یا بیٹی دوسرے کونے میں اس کے برابر نماز پڑھتی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ایسا نہیں ہونا چاہیے مگر یہ کہ ان کے درمیان کوئی پردہ ہو، پس اگر پردہ ہو تو نماز کافی (درست) ہے۔

8-انہوں نے کہا: میں نے ان سے عرض کیا کہ مسجد کی طرف میرا راستہ ایک ایسی گلی سے ہے جس میں پیشاب کیا جاتا ہے، بسا اوقات میں وہاں سے گزرتا ہوں اور میں نے جوتے نہیں پہنے ہوتے تو اس کی نمی میرے پاؤں سے لگ جاتی ہے۔ انہوں نے فرمایا: کیا تم اس کے بعد خشک زمین پر نہیں چلتے؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں (چلتا ہوں)۔ انہوں نے فرمایا: تو کوئی حرج نہیں، زمین کا ایک حصہ دوسرے حصے کو پاک کر دیتا ہے۔ میں نے عرض کیا: میں گیلی مینگنی یا لید پر پاؤں رکھ دیتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا: کوئی حرج نہیں، بخدا بسا اوقات میں خود اس پر پاؤں رکھ دیتا ہوں پھر نماز پڑھتا ہوں اور اسے دھوتا نہیں ہوں۔

9- اور ان سے مروی ہے، انہوں نے عبدالکریم سے، انہوں نے ابوبصیر سے روایت کی کہ انہوں نے کہا: میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس جنبی کے بارے میں سوال کیا جو پانی کا برتن اٹھائے ہوئے ہو اور اپنی انگلی اس میں ڈال دے؟ انہوں نے فرمایا: اگر اس کا ہاتھ ناپاک تھا تو اسے بہا دے اور اگر اسے کوئی نجاست نہیں لگی تھی تو اسی سے غسل کر لے، یہ ان چیزوں میں سے ہے جن کے بارے میں اللہ عزوجل نے فرمایا ہے: "اور اس نے دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی"۔

TIKTOK HAQ COMMUNITY

10-انہی سے مروی ہے انہوں نے عبدالکریم سے انہوں نے محمد بن میسر سے روایت کی انہوں نے کہا: میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس جنبی شخص کے بارے میں سوال کیا جو راستے میں تھوڑے پانی تک پہنچتا ہے اور اس سے غسل کرنا چاہتا ہے لیکن اس کے پاس کوئی برتن نہیں جس سے پانی نکالے اور اس کے ہاتھ بھی ناپاک ہیں؟ انہوں نے فرمایا: وہ اپنا ہاتھ پانی میں ڈالے اور وضو کرے پھر غسل کر لے، یہ ان چیزوں میں سے ہے جن کے بارے میں اللہ نے فرمایا ہے: "اور اس نے دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی"۔

11- اور ان سے اس جنبی کے بارے میں سوال کیا گیا جو راستے میں تھوڑے پانی تک پہنچتا ہے اور اس سے غسل کا ارادہ رکھتا ہے لیکن اس کے پاس برتن نہیں اور پانی ایک گڑھے میں ہے چنانچہ اگر وہ غسل کرے تو غسل کا پانی واپس اسی پانی میں گرے گا تو وہ کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا: وہ ایک چلو پانی اپنے سامنے چھڑکے، ایک چلو پیچھے ایک چلو دائیں اور ایک چلو بائیں، پھر غسل کر لے۔

12- اور ان سے (علی کے واسطے سے) مروی ہے، انہوں نے حلبی سے روایت کی، انہوں نے کہا: میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا: کیا آدمی وضو کے بغیر سجدہ کی آیت پڑھ سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اگر وہ عزائم (واجب سجدوں) میں سے ہو تو سجدہ کرے۔

13- اور اس شخص کے بارے میں (سوال کیا گیا) جو نماز میں اپنے سامنے دو یا تین قدم چلتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں اس میں کوئی حرج نہیں۔ اور اس شخص کے بارے میں جو نماز کی حالت میں اپنے جوتے کو ہاتھ یا پاؤں سے قریب کرتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔

14-عبداللہ بن مغیرہ نے عبداللہ بن سنان سے، انہوں نے ولید بن صبیح سے اور انہوں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی، انہوں نے کہا: میں ان کے پاس بیٹھا تھا اور ان کے پاس کھجوروں کا ایک بڑا برتن تھا ایک سائل آیا تو انہوں نے اسے (کھجوریں) دیں، پھر دوسرا آیا تو اسے بھی دیں پھر تیسرا آیا تو اسے بھی دیں، پھر چوتھا آیا تو آپ نے فرمایا: اللہ تمہیں وسعت عطا فرمائے۔ پھر آپ نے فرمایا: اگر کسی شخص کے پاس تیس یا چالیس ہزار کا مال ہو اور وہ چاہے کہ اسے حق (نیکی کے کاموں) میں تقسیم کر دے اور کچھ باقی نہ رہے، پھر وہ خود بے مال ہو جائے، تو وہ ان تین لوگوں میں سے ہوگا جن کی دعا رد کر دی جاتی ہے۔راوی نے کہا: میں نے عرض کیا: میں آپ پر فدا ہوں وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ شخص جسے اللہ نے مال دیا اور اس نے اسے غیر مناسب جگہوں پر خرچ کر دیا، پھر کہتا ہے: اے میرے رب! مجھے رزق عطا فرما، تو اسے کہا جاتا ہے: کیا میں نے تجھے رزق نہیں دیا تھا؟اور وہ شخص جو اپنی بیوی کے خلاف دعا کرے جبکہ وہ اس پر ظلم کر رہا ہو، تو اسے کہا جاتا ہے: کیا میں نے اس کا معاملہ تیرے ہاتھ میں نہیں دے دیا تھا (یعنی طلاق کا اختیار)؟ اور وہ شخص جو اپنے گھر میں بیٹھ جائے اور طلبِ رزق چھوڑ دے، پھر کہتا ہے: اے میرے رب! مجھے رزق عطا فرما تو اسے کہا جاتا ہے: کیا میں نے تیرے لیے رزق کی تلاش کا راستہ نہیں بنایا تھا؟

15- راوی نے کہا: میں نے ان سے بال لمبے رکھنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ 'مشعرین' تھے یعنی وہ بالوں کو کانوں کی لو تک رکھتے تھے۔

16- راوی نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رات نمازِ عشاء میں تاخیر فرمائی یہاں تک کہ رات کا ایک حصہ گزر گیا، پھر عمر آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا: اے اللہ کے رسول! عورتیں اور بچے سو گئے ہیں اور رات بیت گئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے اور ان سے فرمایا: تمہارے لیے جائز نہیں کہ مجھے اذیت دو اور نہ ہی مجھے حکم دو، تمہارا کام صرف سننا اور اطاعت کرنا ہے۔

17-آپ نے فرمایا: جس نے سجدے کی آیت پڑھی اور اس کے پاس ایسا شخص موجود ہو جو باوضو نہ ہو، تو (سننے والا) سجدہ کرے۔

18- اور آپ نے فرمایا: مجھے عبدالکریم نے سلیمان بن خالد سے اور انہوں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت بیان کی، انہوں نے کہا: میں نے ان سے عرض کیا: کون سی چیز افضل ہے، جمعہ کے دن کی دو رکعتیں (سنتیں) پہلے پڑھوں یا فرض کے بعد؟ آپ نے فرمایا: انہیں فرض کے بعد پڑھو۔

19- اور ایک شخص سے مروی ہے، انہوں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی، انہوں نے کہا: میں نے ان سے جمعہ کے دن زوال سے پہلے کی دو رکعتوں کے بارے میں پوچھا؟ آپ نے فرمایا: میں تو جب سورج ڈھل جاتا ہے تو فرض سے آغاز کرتا ہوں۔ کتاب کے مصنف (احمد بن محمد بن ابی نصر) نے کہا: نماز میں قنوت کا کوئی وقت متعین نہیں ہے اور میں نے کتاب کے شروع میں قنوت کی وضاحت کر دی ہے۔

20- اور جو جمعہ کی نماز پڑھنا چاہے وہ ان آداب کے ساتھ آئے جو ہم نے امام کے لیے بیان کیے ہیں۔ جب زوال ہو جائے تو مؤذن اذان دے اور امام خطبہ دے۔ خطبے میں آپ کی دعا کا ایک حصہ تھا جسے میں نے چھوڑ دیا کیونکہ مقصود کچھ اور تھا۔

21- راوی نے کہا: میں نے ان سے اس پیشاب کے بارے میں پوچھا جو جسم کو لگ جائے؟ آپ نے فرمایا: اس پر دو بار پانی بہا دو کیونکہ وہ بھی پانی ہی ہے۔ اور میں نے اس کپڑے کے بارے میں پوچھا جسے پیشاب لگ جائے؟ آپ نے فرمایا: اسے دو بار دھوؤ۔

22- اور عبداللہ بن عجلان سے مروی ہے، انہوں نے کہا کہ ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا: اگر تمہیں زوال کے بارے میں شک ہو تو دو رکعتیں پڑھ لو، پھر جب یقین ہو جائے کہ زوال ہو چکا ہے تو فرض شروع کرو۔

TIKTOK HAQ COMMUNITY

23-اور اس شخص کے بارے میں (سوال کیا گیا) جسے ایسے زخم ہوں جن سے مسلسل خون رستا ہو وہ کیا کرے؟ فرمایا: وہ نماز پڑھے اگرچہ خون بہہ رہا ہو۔

24- اور میں نے ان سے پوچھا کہ مرد اور عورت پر غسل کب واجب ہوتا ہے؟ فرمایا: جب دخول ہو جائے تو غسل مہر اور رجم (اگر قابل سزا ہو) واجب ہو جاتا ہے۔

25- علاء نے محمد بن مسلم سے روایت کی انہوں نے کہا: میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے خواب میں کچھ نہیں دیکھا لیکن جب بیدار ہوا تو تری (رطوبت) دیکھی؟ فرمایا: اس پر غسل واجب نہیں ہے۔

26- آپ نے فرمایا: وہ زخم والا شخص جو نہ اسے پٹی سے باندھ سکے اور نہ خون روک سکے، وہ نماز پڑھے اور دن میں ایک بار سے زیادہ اپنا کپڑا نہ دھوئے۔

27- آپ نے فرمایا: ایامِ تشریق میں ہر نماز کے بعد تکبیر کہو۔ میں نے عرض کیا: کتنی بار؟ فرمایا: جتنا چاہو یہ فرض نہیں ہے۔

28- آپ نے فرمایا: اس شخص کے بارے میں جو ایسی سورت پڑھے جس میں سجدہ ہو اور وہ بھول جائے پھر رکوع اور دو سجدے (نماز کے) کر لے پھر اسے یاد آئے؟ فرمایا: اگر وہ 'عزائم' (واجب سجدوں) میں سے ہو تو سجدہ کرے۔ اور عزائم چار ہیں: الم تنزیل (سجدہ)، حم السجدہ (فصلت) اقرا باسم ربک (علق) اور النجم۔ راوی نے کہا: علی بن الحسین علیہما السلام ہر اس سورت میں سجدہ کرنا پسند فرماتے تھے جس میں سجدہ ہو۔

29-عبدالکریم نے محمد بن مسلم سے روایت کی، انہوں نے کہا: میں نے ابوجعفر علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول "حج کے مہینے معلوم ہیں، پس جو ان میں حج لازم کر لے..." کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے فرمایا: اے محمد! اللہ نے لوگوں پر کچھ شرائط لگائیں اور ان سے کچھ وعدے کیے۔ پس جس نے اللہ کا عہد پورا کیا اللہ اپنا وعدہ پورا کرے گا۔ میں نے عرض کیا: وہ کیا ہے جو ان پر شرط لگائی اور ان سے وعدہ کیا؟ فرمایا:جو شرط ان پر لگائی وہ یہ قول ہے: "حج کے مہینے معلوم ہیں، پس جو ان میں حج لازم کر لے تو حج کے دوران نہ عورتوں سے ملاپ (رفث) ہو، نہ گناہ (فسوق) اور نہ لڑائی جھگڑا (جدال)۔

TIKTOKHAQCOMMUNITY

اور جو وعدہ ان سے کیا وہ یہ ہے: پھر جو دو دن میں جلدی (واپسی) کرے اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو تاخیر کرے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں اس کے لیے جو تقویٰ اختیار کرے۔ پس وہ اس طرح لوٹتا ہے کہ اس کا کوئی گناہ نہیں ہوتا۔میں نے عرض کیا: آپ کا کیا خیال ہے اس شخص کے بارے میں جو 'رفث' (جماع) میں مبتلا ہو جائے اس پر کیا ہے؟ فرمایا: وہ قربانی کا جانور ہانکے (قربانی کرے) اور اپنے اور اپنی بیوی کے درمیان علیحدگی کر دے یہاں تک کہ دونوں مناسکِ حج پورے کر لیں اور اس جگہ واپس پہنچ جائیں جہاں ان سے یہ فعل سرزد ہوا تھا۔ میں نے عرض کیا: اگر وہ اس راستے کے علاوہ کسی اور راستے سے لوٹنا چاہیں جس سے آئے تھے؟ فرمایا: جب مناسک پورے کر لیں تو پھر اکٹھے ہو سکتے ہیں۔میں نے عرض کیا: جو 'فسوق' (جھوٹ) میں مبتلا ہو جائے اس پر کیا ہے؟ آپ نے اس کے لیے کوئی حد (کفارہ) مقرر نہیں کی بلکہ فرمایا: وہ اللہ سے استغفار کرے اور تلبیہ پڑھے۔میں نے عرض کیا: جو 'جدال' (جھگڑا یعنی لا واللہ اور بلیٰ واللہ کہنا) میں مبتلا ہو جائے اس پر کیا ہے؟ فرمایا: جب وہ دو بار سے زیادہ جھگڑا کرے تو حق پر ہونے والے پر ایک بکری کا خون (قربانی) ہے اور غلطی پر ہونے والے پر ایک گائے کی قربانی ہے۔

30-ان سے مروی ہے انہوں نے ابوبصیر سے روایت کی انہوں نے کہا: میں نے ان سے اس محرم (حالتِ احرام میں موجود شخص) کے بارے میں سوال کیا جو کوئی کام کرنا چاہتا ہے، تو اس کا ساتھی اسے کہتا ہے: "اللہ کی قسم! تم یہ کام نہیں کرو گے" اور وہ جواب میں کہتا ہے: "اللہ کی قسم! میں یہ ضرور کروں گا" اور وہ بار بار ایک دوسرے کے سامنے قسمیں کھاتے ہیں۔ کیا اس طرح کے جھگڑے (جدال) پر اس شخص پر کوئی چیز (کفارہ) واجب ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، اس نے تو اس سے اپنے بھائی کی عزت و تکریم کا ارادہ کیا تھا، (کفارے والا) جدال تو وہ ہے جو اللہ کی معصیت و نافرمانی کے لیے ہو۔

TIKTOK HAQCOMMUNITY

31- جمیل نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے متمتع کے بارے میں سوال کیا کہ جب وہ اپنا سر منڈوا لے تو اس کے لیے کیا کیا حلال ہو جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ عورتوں اور خوشبو کے علاوہ ہر چیز۔ میں نے عرض کیا کہ اور مفرد کے لیے؟ فرمایا کہ عورتوں کے علاوہ ہر چیز۔ راوی نے کہا کہ پھر آپ نے فرمایا کہ اور وہ گمان کرتا ہے کہ آپ نے خوشبو بھی کہا لیکن آپ اسے کوئی بڑی بات نہیں سمجھتے تھے۔

32- ان سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام سے سندھی مرغی کے بارے میں سوال کیا گیا کہ کیا اسے حرم سے باہر لے جایا جا سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جی ہاں کیونکہ وہ خود سے اڑنے کی طاقت نہیں رکھتی وہ بس پروں کو تھوڑا تھوڑا پھڑپھڑاتی ہے۔

33- میں نے آپ علیہ السلام سے اس محرم کے بارے میں سوال کیا جو مچھر اور پسو کو مار دے جب وہ اسے اذیت دیں؟ آپ نے فرمایا کہ جی ہاں۔

34- ان سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص کپڑے کے لیے مجبور ہو جائے جبکہ وہ حالتِ احرام میں ہو اور اس کے پاس قبا کے سوا کچھ نہ ہو تو وہ اسے الٹا کر لے اور اس کا اوپر والا حصہ نیچے کر دے اور اسے پہن لے۔

35- میں نے آپ سے سوال کیا کہ کیا وہ شخص جس نے ابھی تک حج نہ کیا ہو زکوٰۃ کے مال سے حج کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جی ہاں۔

36- اور متمتع کے لیے کتنا کافی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ایک بکری۔

37- اور کیا عورت ریشم پہن سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں۔

38- میں نے عرض کیا کہ ایک شخص نے طواف کیا اور اسے معلوم نہ رہا کہ اس نے سات چکر لگائے ہیں یا آٹھ؟ آپ نے فرمایا کہ وہ دو رکعت نمازِ طواف پڑھے۔ میں نے عرض کیا کہ اگر اس نے آٹھ چکر لگا لیے ہوں اور وہ یہ سمجھ رہا ہو کہ سات ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ علی علیہ السلام کی کتاب میں ہے کہ جب وہ آٹھ چکر لگا لے تو ان کے ساتھ چھ چکر اور ملا لے پھر اس کے بعد نمازیں پڑھے۔ اور آپ سے نماز کے بارے میں سوال کیا گیا کہ انہیں کیسے پڑھے کیا اکٹھی پڑھے یا کیسے؟

آپ نے فرمایا کہ پہلے واجب طواف کی دو رکعتیں پڑھے پھر صفا و مروہ کی طرف نکل جائے جب وہاں کی سعی سے فارغ ہو جائے تو واپس آکر دوسرے طواف کی دو رکعتیں پڑھے۔

39-ان سے انہوں نے عنبسہ بن مصعب سے روایت کی انہوں نے کہا کہ میں نے آپ سے عرض کیا کہ میرا ایک بیٹا بیمار تھا تو میں نے اللہ سے عہد کیا کہ اگر وہ تندرست ہو گیا تو میں مکہ تک پیدل چل کر جاؤں گا۔ پھر میں پیدل نکلا یہاں تک کہ جب عقبہ پہنچا تو مجھ میں قدم اٹھانے کی سکت نہ رہی چنانچہ اس رات میں سوار ہو گیا یہاں تک کہ جب صبح ہوئی تو میں پھر پیدل چلا یہاں تک کہ منزل تک پہنچ گیا تو کیا مجھ پر کوئی کفارہ ہے؟ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ ایک قربانی کر دو یہ مجھے زیادہ پسند ہے۔ میں نے عرض کیا کہ کیا یہ مجھ پر لازم ہے یا لازم نہیں؟ آپ نے فرمایا کہ جس نے اللہ کے لیے اپنے اوپر کوئی چیز لازم کی اور اس نے اپنی پوری کوشش اس میں صرف کر دی تو اس پر کچھ نہیں۔ ابوبصیر نے بھی کہا کہ اس بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ جس نے اللہ کے لیے نذر مانی اور اپنی پوری کوشش کر لی تو اس پر کچھ نہیں اور اللہ اپنے بندے کا عذر زیادہ قبول کرنے والا ہے۔

40- اور اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے بیت اللہ کا واجب طواف کیا اور تین چکر لگائے پھر اس نے بیت اللہ کو خالی پایا اور اس میں داخل ہو گیا؟ آپ نے فرمایا کہ اس نے اپنا طواف توڑ دیا اور سنت کی مخالفت کی لہذا وہ دوبارہ طواف کرے۔

41- حلبی نے کہا کہ میں نے آپ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس نے بیت اللہ کا طواف کیا اور ایک چکر حجر کے اندر سے گزر کر چھوٹا کر دیا وہ کیا کرے؟ آپ نے فرمایا کہ وہ اس ایک طواف کا اعادہ کرے۔

42- حلبی سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے آپ سے عرض کیا کہ حجرِ اسود کا استلام کیوں رکھا گیا؟ آپ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے بنی آدم سے میثاق لیا تو جنت سے پتھر کو بلایا اور اسے حکم دیا پس اس نے وہ میثاق اپنے اندر سمو لیا چنانچہ وہ اس شخص کے لیے گواہی دیتا ہے جو اس کے پاس وفائے عہد کے ساتھ آئے۔

43-راوی نے کہا کہ میں نے عرض کیا کہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کیوں رکھی گئی؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ کیونکہ ابلیس لعنت اللہ علیہ ابراہیم علیہ السلام کے سامنے ظاہر ہوا تھا تو ابراہیم علیہ السلام اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے کہ وہ ان سے کلام کرے اس سے دور بھاگے اور وہ شیطان کے ٹھکانے تھے۔

44-راوی نے کہا کہ میں نے عرض کیا کہ تلبیہ (لبیک کہنا) کیوں رکھا گیا؟ آپ نے فرمایا کہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا تھا "اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دو" چنانچہ ابراہیم علیہ السلام ایک ٹیلے پر چڑھے اور ندا دی تو ہر طرف سے اسے سنا گیا اور جواب دیا گیا۔

45- راوی نے کہا کہ میں نے عرض کیا کہ (آٹھ ذوالحجہ کو) ترویہ کا نام کیوں دیا گیا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اس لیے کہ عرفات میں پانی نہیں تھا اور وہ مکہ سے پانی اٹھا کر لے جاتے تھے تو ایک دوسرے کو پکار کر کہتے تھے کہ تم نے پانی بھر لیا ہے (ترویم) اسی وجہ سے اسے ترویہ کا نام دیا گیا۔

46- راوی نے کہا کہ میں نے ان سے سوال کیا کہ (حج میں) پیدل چلنا افضل ہے یا سواری پر؟ آپ نے فرمایا کہ اگر آدمی مالدار ہو اور وہ اس لیے پیدل چلے تاکہ خرچ کم ہو تو سواری پر جانا افضل ہے۔

47- اور میں نے آپ علیہ السلام سے پیدل چلنے والے کے بارے میں سوال کیا کہ اس کا پیدل چلنا کب ختم ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جب وہ جمرہ کو کنکریاں مار لے اور واپسی کا ارادہ کرے تو سوار ہو کر واپس آئے کیونکہ اس کا پیدل چلنا مکمل ہو چکا ہے اور اگر وہ (پھر بھی) پیدل چلے تو کوئی حرج نہیں۔

48- اور میں نے آپ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس نے زیارت (طوافِ زیارت) کو واپسی کے دن تک مؤخر کر دیا؟ آپ نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں لیکن اس کے لیے عورتیں تب تک حلال نہیں ہوں گی جب تک وہ بیت اللہ کی زیارت اور طوافِ نساء نہ کر لے۔

49-راوی نے کہا کہ میں نے آپ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو طوافِ نساء بھول گیا یہاں تک کہ اپنے گھر والوں کے پاس واپس پہنچ گیا؟ آپ نے فرمایا کہ وہ کسی کو بھیجے جو اس کی طرف سے طواف کرے اور اگر وہ طواف کرنے سے پہلے فوت ہو جائے تو اس کا وارث اس کی طرف سے طواف کرے۔ راوی نے کہا کہ میں نے آپ کو فرماتے سنا کہ جس نے تنعیم سے عمرہ کیا وہ تلبیہ کہنا اس وقت بند کر دے جب مسجد (حرام) پر اس کی نظر پڑے۔

50- راوی نے کہا کہ میں نے آپ سے اللہ عزوجل کے اس قول "پس اللہ کو یاد کرو جیسے تم اپنے باپ دادا کو یاد کرتے ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ" کے بارے میں سوال کیا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ مشرکین ایامِ تشریق کے دوران منیٰ میں فخر کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہمارا باپ ایسا تھا اور ہمارا باپ ویسا تھا اور وہ اپنے (باپ دادا کے) فضل کا ذکر کرتے تھے تو اللہ نے فرمایا کہ "پس اللہ کو یاد کرو جیسے تم اپنے باپ دادا کو یاد کرتے ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ یاد کرو"۔

51- راوی نے کہا کہ میں نے آپ کو فرماتے سنا کہ جس نے اپنے بالوں کو جما لیا ہو یا گوندھ لیا ہو تو اس کے لیے بال کتروانا (تقصیر) کافی نہیں ہے بلکہ اس پر سر منڈوانا (حلق) واجب ہے اور جس نے بال نہ جمائے ہوں اسے اختیار ہے کہ چاہے بال کتروائے یا منڈوائے اور سر منڈوانا افضل ہے۔

52- راوی نے کہا کہ میں نے آپ علیہ السلام سے حجر (حطیم) کے بارے میں سوال کیا؟ آپ نے فرمایا کہ تم لوگ اسے حطیم کہتے ہو جبکہ وہ اسماعیل علیہ السلام کی بکریوں کا باڑہ تھا اور انہوں نے اس میں اپنی والدہ کو دفن کیا تھا اور انہوں نے اس بات کو ناپسند کیا کہ ان کی قبر پاؤں تلے آئے اس لیے اس پر دیوار بنا کر اسے گھر دیا گیا اور اس میں دیگر انبیاء کی قبریں بھی ہیں۔

TIKTOK HAQ COMMUNITY

53-راوی نے کہا کہ میں نے آپ علیہ السلام سے برص (سفید داغ والی) عورت کے بارے میں سوال کیا؟ آپ نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے ایسی عورت کے بارے میں یہ فیصلہ فرمایا جس کا نکاح اس کے ولی نے کر دیا تھا جبکہ وہ برص کی مرئضہ تھی کہ اس کے لیے مہر واجب ہے کیونکہ شوہر نے اس سے نزدیکی کو حلال سمجھا اور مہر اس شخص پر ہوگا جس نے اس کا نکاح کروایا کیونکہ اس نے دھوکہ دیا اور اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور کوئی دوسرا آدمی اس کا نکاح کروا دے جبکہ وہ شخص اس عورت کے اندرونی معاملے (بیماری) سے واقف نہ ہو تو اس نکاح کروانے والے پر کچھ نہیں ہوگا اور مہر اس عورت سے واپس لیا جائے گا۔

54- آپ نے فرمایا کہ مجھے محمد بن سماعہ نے عبدالحمید سے انہوں نے محمد بن مسلم سے اور انہوں نے ابوجعفر علیہ السلام سے روایت کی کہ میں نے آپ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس نے کسی شخص کی آزاد بیٹی کا رشتہ مانگا لیکن جب شوہر کے پاس رخصتی کی رات آئی تو باپ نے اس کے پاس اپنی دوسری بیٹی بھیج دی جو لونڈی سے تھی؟ آپ نے فرمایا کہ اس لڑکی کو اس کے باپ کے پاس واپس کر دیا جائے گا اور شوہر کو اس کی (اصل) بیوی واپس دی جائے گی اور اس کا مہر اس کے باپ پر ہوگا۔

55- راوی نے کہا کہ مجھے حماد نے حذیفہ بن منصور سے روایت کی کہ انہوں نے ابوعبداللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حقِ مہر بارہ اوقیہ اور ایک نش تھا اور ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے اور نش آدھے اوقیہ کو کہتے ہیں۔

احمد بن محمد بن ابی نصر البزنطی کی کتاب نوادر سے منتخب کردہ احادیث مکمل ہوئیں۔

TIKTOK HAQ COMMUNITY

4

من كتاب ابان بن تغلب

ابان بن تغلب (جو امام باقر اور امام صادق علیہ السلام کے صحابی ہیں) کی کتاب سے ماخوذ احادیث

1-ابان کہتے ہیں کہ مجھ سے قاسم بن عروہ بغدادی نے انہوں نے عبید بن زرارہ سے روایت کی کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: چھوٹی چیونٹیوں (ذر) کو مارنے کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: انہیں مار دو، خواہ وہ تمہیں اذیت دیں یا نہ دیں۔

2-ابان کہتے ہیں کہ ہم سے محمد بن عبداللہ بن غالب نے انہوں نے محمد حلبی سے اور انہوں نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: چیونٹیوں کو مارنے میں کوئی حرج نہیں ہے

3- انہوں نے ابان بن عثمان سے اور انہوں نے مسمع کردین سے روایت کی کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے جانوروں کو آپس میں لڑانے (تحریش) کے بارے میں سوال کیا۔ آپ نے فرمایا: میں ان تمام کو ناپسند کرتا ہوں سوائے کتے کے۔

4-ابان کہتے ہیں کہ مجھے علی بن اسباط نے حجال سے اور انہوں نے حماد (یا داؤد) سے خبر دی کہ ابوعبیدہ کی وفات کے بعد ان کی اہلیہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: میں صرف اس بات پر روتی ہوں کہ ان کا انتقال عالمِ مسافرت (غربت) میں ہوا۔ امام نے ان سے فرمایا: وہ مسافر اور غریب نہیں ہیں کیونکہ ابوعبیدہ ہم اہل بیت میں سے ہیں۔

5-اسماعیل بن مھران نے عبیداللہ بن ابی الحارث ہمدانی سے روایت کی کہ قریش کی ایک جماعت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے پاس آئی اور کہنے لگی: اے امیر المومنین اگر آپ معززین اور اشراف کو (مال کی تقسیم میں) فضیلت دیتے تو وہ آپ کی خیر خواہی کے لیے زیادہ موزوں ہوتا۔ حضرت علی علیہ السلام غصے میں آگئے اور فرمایا: اے لوگو کیا تم مجھے حکم دیتے ہو کہ میں ان لوگوں پر ظلم کر کے کامیابی (یا عدل) تلاش کروں جن کا میں حاکم بنایا گیا ہوں؟ اللہ کی قسم جب تک قصہ سنانے والا قصہ سنائے گا اور جب تک میں آسمان میں ستارہ دیکھوں گا ایسا نہیں ہوگا۔ اللہ کی قسم اگر یہ مال میرا اپنا بھی ہوتا تب بھی میں ان کے درمیان برابر تقسیم کرتا تو پھر یہ تو ان کا اپنا (بیت المال کا) مال ہے۔پھر آپ نے فرمایا: اے لوگو جو شخص نااہل پر احسان کرتا ہے اسے صرف کمینوں کی تعریف اور جاہلوں کی ثنا ملتی ہے اور اگر اس کا پاؤں پھسل جائے تو وہ (جس پر احسان کیا تھا) بدترین ساتھی اور برا دوست ثابت ہوتا ہے۔

6- محمد بن عبداللہ بن زرارہ نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے ہشام بن سالم سے اور انہوں نے عبداللہ بن ابی یعفور سے روایت کی کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا: ہم دنیا سے محبت کرتے ہیں لیکن ہمیں دنیا کا نہ دیا جانا ہمارے لیے بہتر ہے اور جس کو بھی دنیا سے کچھ دیا گیا اس کے آخرت کے حصے میں کمی کر دی گئی۔ابن ابی یعفور کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان جاؤں ہم تو دنیا سے محبت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تم دنیا کے اس مال کا کیا کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا: میں اس سے شادی کرتا ہوں حج کرتا ہوں اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتا ہوں اپنے بھائیوں کی مدد کرتا ہوں اور صدقہ دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: یہ دنیا نہیں ہے بلکہ یہ تو آخرت ہے۔

TIKTOK HAQ COMMUNITY

7-علی بن اسباط اور عبدالرحمن بن ابی نجران اور حسن بن علی بن بنت الیاس نے محمد بن حمران کے واسطے سے امام جعفر صادق علیہ السلام (یا زرارہ) سے روایت کی کہ انبیاء میں سب سے آخر میں جو جنت میں داخل ہوں گے وہ سلیمان بن داؤد علیہ السلام ہیں اور یہ اس وجہ سے ہے جو کچھ انہیں دنیا میں عطا کیا گیا تھا (یعنی ان کی عظیم سلطنت کا حساب)۔

8-علی بن حکم بن زبیر نے ابان بن عثمان سے اور انہوں نے ہارون بن خارجہ سے روایت کی کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: ہم ان مخالفین کے پاس جاتے ہیں تاکہ ان سے حدیث سنیں جو ہمارے لیے ان کے خلاف حجت بنے۔ آپ نے فرمایا: ان کے پاس نہ جاؤ اور نہ ہی ان کی بات سنو اللہ ان پر اور ان کے مشرکانہ مذاہب پر لعنت کرے۔

9-محمد بن ولید نے یونس بن یعقوب سے اور انہوں نے عطیہ (ابو الغرام کے بھائی) سے روایت کی کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے سنا: ہم دنیا سے محبت کرتے ہیں لیکن ہمیں یہ نہیں دی جاتی اور یہ ہمارے لیے بہتر ہے اور کسی بندے کو دنیا سے کچھ نہیں دیا گیا مگر یہ کہ اس کے آخرت کے حصے میں کمی کر دی گئی۔ اور ہمارا وہ شیعہ نہیں ہے جس کے پاس ایک لاکھ یا پچاس ہزار یا چالیس ہزار (درہم) ہوں بلکہ اگر میں چاہوں تو تیس ہزار بھی کہہ دوں اور کسی شخص نے کبھی بھی دس ہزار درہم حلال طریقے سے جمع نہیں کیے۔

TIKTOK HAQ COMMUNITY

10-ابان کہتے ہیں کہ مجھے ثعلبہ بن میمون نے محمد بن قیس اسدی سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو منافقوں سے (اپنی بیٹیوں کا) نکاح کیا تھا؛ ایک ابوالعاص بن ربیع اور دوسرے کا نام لینے سے آپ (امام) خاموش رہے۔

11-اسماعیل بن مہران نے درست بن مبارک سے اور انہوں نے محمد بن قیس عطار سے روایت کی کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: عرب اور عجم میں سے صرف وہی لوگ ہم سے محبت کرتے ہیں جو صاحبِ شرافت گھرانوں سے ہوں اور جو پاکیزہ ولادت (حلال زادہ) ہوں، اور ان دونوں گروہوں میں سے صرف وہی لوگ ہم سے بغض رکھتے ہیں جو آلودہ (بد اصل) اور دھتکارے ہوئے ہوں۔

12-صفوان بن یحییٰ نے یعقوب بن شعیب سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی کہ ان کے والد (امام باقرؑ) نے بتایا کہ امام علی بن حسین (سجاد) علیہ السلام، محمد بن علی الاکبر (محمد بن حنفیہ) کے پاس آئے اور فرمایا: "اس کذاب (مختار ثقفی) کو میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ اللہ، اس کے رسول اور ہم اہل بیت پر جھوٹ باندھ رہا ہے اور یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس کے پاس جبرائیل و میکائیل آتے ہیں۔" محمد بن حنفیہ نے کہا: "اے بھتیجے کیا آپ کے پاس یہ بات کسی سچے آدمی نے پہنچائی ہے؟" امام نے فرمایا: "جی ہاں۔" محمد بن حنفیہ نے کہا: "جایئے اور میری طرف سے روایت کیجیے کہ میں یہ بات نہیں کہتا اور میں اس شخص سے بیزار ہوں جو ایسی بات کہتا ہے۔"

جب امام سجادؑ وہاں سے چلے گئے تو عبداللہ بن محمد اور ان کی بیوی (یا لونڈی) محمد بن حنفیہ کے پاس آئے اور کہا: "علی بن حسین آپ کے پاس یہ بات صرف اس لیے لائے ہیں کیونکہ وہ اس مال و متاع پر حسد کر رہے ہیں جو وہ (مختار) آپ کی طرف بھیجتا ہے۔ اس پر محمد بن حنفیہ نے امام سجادؑ کو پیغام بھیجا: میری طرف سے (اس بارے میں) کوئی روایت نہ کیجیے گا کیونکہ اگر آپ نے مجھ سے منسوب کر کے کچھ کہا تو میں کہہ دوں گا کہ میں نے یہ نہیں کہا!

13-حنان بن سدیر کہتے ہیں کہ میں اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت کے ساتھ امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس تھا کہ "کثیر النواء کا ذکر ہوا۔ امام کو اس کے بارے میں کوئی بات پہنچی تھی تو آپ نے ہم سے فرمایا: "اگر تم اس کے بارے میں تحقیق کرو گے تو اسے زنازادہ پاؤ گے۔جب ہم کوفہ آئے تو میں نے اس کے گھر کا پوچھا۔ مجھے ایک بڑے گھر کا پتا دیا گیا، وہاں ایک بوڑھی عورت تھی جس کی عمر بہت زیادہ تھی۔ ہم نے اس سے کثیر النواء کے بارے میں پوچھا۔ اس نے کہا: تمہیں اس کے بارے میں پوچھنے کی کیا ضرورت ہے؟ہم نے کہا: "ہمیں اس کے بارے میں جاننا ہے۔اس نے بتایا: "وہ اسی گھر میں پیدا ہوا تھا اور اپنی ماں کے بطن سے پیدا ہونے والے چھ زنازادوں میں سے چھٹا تھا۔

(محمد بن ادریس حلی کہتے ہیں: یہ وہی کثیر النواء ہے جس کی طرف زیدیوں کا فرقہ "بتریہ" منسوب ہے، کیونکہ اس کا ہاتھ کٹا ہوا/ناقص تھا)۔

14-ہارون بن مسلم نے مسعدہ بن صدقہ سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی کہ آپ کے والد (امام باقرؑ) نے فرمایا: اہل جنت کی اکثریت "بُلہ" (بھولے بھالے لوگوں) کی ہوگی۔ راوی کہتا ہے میں نے عرض کیا: کیا اس سے مراد وہ ذہنی مریض ہیں جن کی عقل کام نہیں کرتی؟ آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو ناپسندیدہ باتوں سے چشم پوشی کرتے ہیں اور (برائی کے سامنے) انجان بن جاتے ہیں۔

15-معمر بن خلاد نے امام رضا علیہ السلام سے روایت کی کہ (تاریخ میں) ایک شخص ایسا تھا کہ جب بھی اس کے پاس مال آتا وہ اس میں سے کچھ حصہ لیتا اور کہتا: یہ عمرو کا طوق ہے (یعنی اس کے بچپن کا زیور)۔ جب عمرو بڑا ہوا تو اہل مدینہ نے (بطور ضرب المثل) کہنا شروع کر دیا: عمرو اب طوق سے بڑا ہو گیا ہے (یعنی اب وہ ان چھوٹی باتوں سے اوپر نکل گیا ہے)۔

TIKTOKFAQCOMMUNITY

16-سماعہ بن مہران کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا: جب قیامت کا دن ہوگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہنم کے کنارے سے گزریں گے ان کے ساتھ علی حسن اور حسین علیہم السلام بھی ہوں گے۔ جہنم سے ایک پکارنے والا پکارے گا: یا رسول اللہ! میری فریاد سنیے (تین بار) مگر آپ جواب نہیں دیں گے۔ پھر وہ پکارے گا: یا امیر المومنین! میری فریاد سنیے (تین بار) مگر وہ بھی جواب نہیں دیں گے۔ پھر وہ پکارے گا: یا حسن میری فریاد سنیے وہ بھی جواب نہیں دیں گے۔ پھر وہ پکارے گا: یا حسین یا حسین یا حسین میری فریاد سنیے میں آپ کے دشمنوں کا قاتل ہوں۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امام حسینؑ سے فرمائیں گے: تمہارے پاس اس کی حجت تمام ہو گئی۔ پس امام حسین علیہ السلام ایک جھپٹنے والے عقاب کی طرح اس پر گریں گے اور اسے جہنم سے نکال لائیں گے۔ راوی کہتا ہے میں نے امام سے عرض کیا: میں آپ پر قربان جاؤں یہ شخص کون ہے؟ آپ نے فرمایا: "مختار"۔ میں نے پوچھا: اسے آگ کا عذاب کیوں دیا گیا حالانکہ اس نے انتقامِ خونِ حسینؑ کا وہ عظیم کام کیا تھا؟ آپ نے فرمایا: کیونکہ اس کے دل میں ان دونوں (خلفاء) کی محبت کا کچھ حصہ باقی تھا اور اس ذات کی قسم جس نے محمدؐ کو حق کے ساتھ بھیجا اگر جبرائیل و میکائیل کے دل میں بھی ان کی ذرہ برابر محبت ہوتی تو اللہ انہیں بھی منہ کے بل جہنم میں ڈال دیتا۔

ابان بن تغلب کی کتاب سے منتخب شدہ احادیث یہاں مکمل ہوئیں وہ ائمہ علیہم السلام کے نزدیک انتہائی بلند مقام کے حامل تھے۔

5

من کتاب جمیل بن دراج

جمیل بن دراج کی کتاب سے جو اقتباسات ہم نے منتخب کیے ہیں وہ یہ ہیں

SIKTOKPAKQCOMMUNITY

1-جمیل نے اپنے بعض ساتھیوں کے ذریعے امامین میں سے کسی ایک علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اس شخص کے بارے میں جو ایسی بچی کو طلاق دے دے جو ابھی سن بلوغ کو نہ پہنچی ہو اور اس جیسی بچیاں حاملہ نہ ہوتی ہوں جبکہ وہ اس سے ہمبستری کر چکا ہو یا ایسی عورت جو حیض سے مایوس ہو چکی ہو اور اس کا خون آنا بند ہو گیا ہو اور اس جیسی عورتیں بچے پیدا نہ کرتی ہوں تو آپ نے فرمایا کہ ایسی عورتوں پر کوئی عدت نہیں ہے اگرچہ ان سے ہمبستری کی جا چکی ہو

2-جمیل نے اپنے بعض ساتھیوں کے ذریعے امامین میں سے کسی ایک علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص اپنی کسی ضرورت کے لیے حرم سے باہر جائے اور پھر اسی دن واپس آ جائے تو آپ نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ وہ بغیر احرام کے داخل ہو جائے

3- جمیل نے زرارہ کے ذریعے امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اس شخص کے بارے میں جس نے پالتو کبوتر کا شکار کیا تو آپ نے فرمایا کہ جب وہ اپنے پروں کا مالک ہو جائے یعنی اڑنے لگے تو وہ اسی کا ہے جس نے اسے پکڑا

4- جمیل نے حسین الخراسانی کے ذریعے امامین میں سے کسی ایک علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا تمہارے دن کا غسل تمہاری رات کے لیے کافی ہے اور تمہاری رات کا غسل تمہارے دن کے لیے کافی ہے

5- جمیل سے روایت ہے انہوں نے امام باقر یا امام صادق علیہما السلام میں سے کسی ایک سے روایت کی کہ آپ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو سفر میں ظہر اور عصر کی نماز پڑھنا بھول گیا یہاں تک کہ وہ اپنے گھر (اپنے شہر) پہنچ گیا تو آپ نے فرمایا وہ چار رکعت (پوری) نماز پڑھے۔اور اس شخص کے بارے میں فرمایا جو مقیم ہونے کی حالت میں ظہر اور عصر کی نماز بھول گیا یہاں تک کہ وہ سفر پر نکل گیا تو آپ نے فرمایا وہ اپنے سفر میں چار رکعت (پوری) نماز پڑھے اور آپ نے فرمایا کہ جب کسی شخص پر نماز کا وقت اس حال میں داخل ہو کہ وہ مقیم ہو پھر وہ سفر پر روانہ ہو جائے تو وہ اس نماز کو جس کا وقت مقیم ہونے کی حالت میں ہوا تھا اپنے سفر میں چار رکعت (پوری) پڑھے۔

جمیل بن دراج کی کتاب سے لی گئی احادیث مکمل ہوئیں۔

TIKTOK HAQ COMMUNITY

6
من كتاب السياري

TIKTOK HAQ COMMUNITY

اور ان میں سے وہ احادیث بھی ہیں جو ہم نے سیاری کی کتاب سے منتخب کی ہیں۔ ان کا نام ابو عبداللہ ہے جو امام موسیٰ کاظمؑ اور امام رضا علیہما السلام کے صحابی ہیں۔

1-سیاری نے کہا کہ میں نے امام علیہ السلام کو فرماتے سنا: عبادت زیادہ نمازیں پڑھنے اور زیادہ روزے رکھنے کا نام نہیں ہے بلکہ اصل عبادت اللہ تبارک و تعالیٰ (کی قدرت اور معرفت) میں فکر کرنا ہے۔

2- امام علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب عثمان کے پاس مالِ فئے میں سے سونے کی کوئی چیز آتی تو وہ اسے الگ کر لیتے اور کہتے کہ یہ طوق (ہار) عمرو کے لیے ہے۔ جب یہ سلسلہ بڑھ گیا تو ان سے کہا گیا کہ عمرو اب اس طوق کے لیے بہت بڑا ہو چکا ہے (یعنی اب وہ بچہ نہیں رہا) چنانچہ یہ ایک مثال بن گئی۔

3- راوی کہتا ہے کہ میں نے امام علیہ السلام کو فرماتے سنا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اس وقت آپ حضرت عائشہ کے گھر میں تھے۔ جب آپ کو اس کے آنے کی اطلاع دی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ اپنے قبیلے کا برا آدمی ہے۔ پھر آپ اس کی طرف باہر تشریف لے گئے اس سے مصافحہ کیا اور اس کے سامنے مسکرائے۔ جب آپ واپس اندر آئے تو عائشہ نے آپ سے کہا کہ آپ نے اس کے بارے میں وہ (ناپسندیدہ) بات کہی تھی لیکن پھر آپ باہر گئے تو اس سے مصافحہ کیا اور اس کے سامنے مسکرائے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سب سے برا وہ ہے جس کی زبان کی وجہ سے لوگ اس سے بچیں۔

4-راوی نے کہا کہ میں نے امام علیہ السلام کو فرماتے سنا: اللہ عزوجل نے قرآن میں ایک شخص کا نام لینے کے بجائے کنایہ (فلان) استعمال کیا ہے حالانکہ وہ (اللہ) بڑی قوت اور عزت والا ہے تو پھر ہمارا کیا حال ہونا چاہیے (ہمیں بھی کنایہ کرنا چاہیے)۔

5- ابو عبداللہ سیاری نے اپنے ایک ساتھی سے روایت کی کہ امام ابو عبداللہ (صادق) علیہ السلام کے سامنے آلِ محمد میں سے خروج کرنے والوں (قیام کرنے والوں) کا ذکر ہوا۔ آپ نے فرمایا: میں اور میرے شیعہ ہمیشہ خیر میں رہیں گے جب تک آلِ محمد میں سے کوئی خروج کرنے والا خروج کرتا رہے گا اور میری خواہش ہے کہ آلِ محمد میں سے کوئی خروج کرنے والا نکلے اور اس کے اہل و عیال کے اخراجات میرے ذمہ ہوں۔

6- امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ کروبیون ہماری شیعوں کی ایک ایسی قوم ہے جو پہلی مخلوق میں سے ہے۔ اللہ نے انہیں عرش کے پیچھے قرار دیا ہے۔ اگر ان میں سے ایک کا نور بھی زمین والوں پر تقسیم کر دیا جائے تو ان کے لیے کافی ہو جائے۔ پھر آپ نے فرمایا: جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے وہ سوال کیا جو کیا تھا تو اللہ نے کروبیوں میں سے ایک کو حکم دیا تو اس نے پہاڑ پر تجلی ڈالی جس نے اسے ریزہ ریزہ کر دیا۔

7- ابو عبداللہ سیاری نے محمد بن اسماعیل سے اور انہوں نے اپنے بعض راویوں سے روایت کی کہ جس نے اپنے بھائی کے بچے ہوئے پانی (جھوٹے) کو برکت کے طور پر پیا اللہ ان دونوں کے درمیان ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو قیامت قائم ہونے تک ان کے لیے استغفار کرتا رہتا ہے۔

8-راوی نے کہا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا: جب تم کسی بندے کو دیکھو کہ وہ لوگوں کے گناہوں کی تلاش میں رہتا ہے اور اپنے گناہ بھول چکا ہے تو جان لو کہ وہ (خدا کی طرف سے) دھوکے میں آ گیا ہے۔

9- راوی نے کہا کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے عرض کیا: مجھے ایک عیسائی طبیب کی ضرورت پڑ گئی ہے تو کیا میں اسے سلام کروں اور اس کے لیے دعا کروں؟ آپ نے فرمایا: ہاں (لیکن) تمہاری دعا اسے کوئی فائدہ نہیں دے گی۔

10- امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک فرشتہ آسمان میں ندا دیتا ہے کہ اے اللہ سرکہ رکھنے والوں اور خلال کرنے والوں پر برکت نازل فرما اور سرکہ اس نیک آدمی کی مانند ہے جو اپنے اہل خانہ کے لیے برکت کی دعا کرتا ہے۔ میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان جاؤں خلال کرنے والے اور سرکہ رکھنے والے کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ جن کے گھروں میں سرکہ ہو اور وہ جو کھانے کے بعد خلال کرتے ہیں کیونکہ جبریل علیہ السلام خلال کا حکم لے کر آسمان سے قسم اور گواہی کے حکم کے ساتھ نازل ہوئے تھے۔

11- امام علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک شخص عمر کے پاس آیا اور کہا کہ اس کی بیوی نے اس سے جھگڑا کیا اور اسے کہا: اے کمینے! تو اس شخص نے جواب دیا: اگر میں کمینہ ہوں تو تجھے طلاق ہے۔ عمر نے اس سے کہا: اگر تم قصہ گو لوگوں کے پیچھے چلنے والے ہو اور بغیر کسی ضرورت کے چلتے پھرتے ہو اور بادشاہوں کے دروازوں پر جاتے ہو تو وہ تم سے جدا ہو گئی (یعنی تم کمینے ثابت ہوئے اور طلاق واقع ہو گئی)۔ تب امیر المومنین علیہ السلام نے اس شخص سے فرمایا: اگر تم ان لوگوں میں سے ہو جو اس بات کی پرواہ نہیں کرتے کہ انہوں نے کیا کہا اور ان کے بارے میں کیا کہا گیا تو تم ویسے نہیں ہو جیسا تم نے (اپنی بیوی سے) کہا تھا (یعنی طلاق واقع نہیں ہوئی)۔

FIKR-O-HAQ COMMUNITY

12-اور انہی سیاری سے مروی ہے انہوں نے اپنے بعض اصحاب سے اور انہوں نے بطورِ رفع امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: جب تم ہماری حدیث کا اصل مفہوم اور معنی پا لو تو پھر تم اسے جس طرح چاہو بیان کر سکتے ہو۔اور بعض راویوں نے امام سے کہا: اگر میں حدیث کے الفاظ میں کمی یا زیادتی کر دوں یا الفاظ کو آگے پیچھے کر دوں بشرطیکہ اصل معنی وہی رہے تو کیا اس میں کوئی حرج ہے؟آپ نے فرمایا: یہ لوگ دوسرے گروہ حدیث کو بالکل ویسا ہی لاتے ہیں جیسا وہ سنتے ہیں جبکہ ہم بسا اوقات الفاظ آگے پیچھے کر دیتے ہیں اور کمی بیشی کر دیتے ہیں تو آپ نے فرمایا: وہ تو الفاظ کی چکنی چپڑی باتیں اور دھوکا ہے اگر تم نے اصل معنی پا لیا ہے تو پھر الفاظ کی تبدیلی میں کوئی حرج نہیں۔

13- راوی کہتا ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس کچھ مہمان آئے۔ جب انہوں نے کوچ کرنے کا ارادہ کیا تو آپ کے غلاموں نے ان کی مدد نہیں کی۔ مہمانوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول کے بیٹے! کاش آپ اپنے غلاموں کو حکم دیتے کہ وہ کوچ کرنے میں ہماری مدد کرتے؟ آپ نے ان سے فرمایا: ہمارا قاعدہ یہ ہے کہ جب تم ہم سے کوچ کر کے جا رہے ہو تو پھر ہم تمہارے جانے میں مدد نہیں کریں گے۔

14- راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص کسی شہر میں داخل ہو تو وہ وہاں موجود اپنے ہم مذہب لوگوں کا مہمان ہے یہاں تک کہ وہ وہاں سے کوچ کر جائے۔ مہمان کے لیے مناسب نہیں کہ وہ نفلی روزہ رکھے مگر میزبان کی اجازت سے تاکہ میزبان اس کے لیے کھانا تیار نہ کریں اور وہ روزے کی وجہ سے ضائع نہ ہو جائے۔

TAKKOK HAQ COMMUNITY

اور میزبانوں کے لیے بھی مناسب نہیں کہ وہ مہمان کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ رکھیں ایسا نہ ہو کہ مہمان شرم محسوس کرے اور کھانا کھانے کی خواہش کے باوجود ان کی وجہ سے کھانا چھوڑ دے۔ (سیاری کہتے ہیں) پھر امام نے مجھ سے پوچھا: تم کہاں ٹھہرے ہو؟ میں نے آپ کو جگہ بتا دی۔ جب اگلا دن ہوا تو آپ صبح سویرے میرے پاس تشریف لائے آپ کے ساتھ آپ کا خادم تھا جس کے سر پر ایک خوان (بڑا تھال) تھا جس میں طرح طرح کے کھانے تھے۔ میں نے عرض کیا: اللہ آپ پر رحم کرے یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: سبحان اللہ! کیا میں نے کل تمہیں امام باقر علیہ السلام سے حدیث نہیں سنائی تھی؟ پھر آپ تشریف لے گئے۔

15-راوی کہتا ہے کہ مجھ سے ہمارے اصحاب کی ایک جماعت نے بطورِ رفع روایت کی کہ امام نے فرمایا: ہمارے شیعوں کی بہترین فضیلت یہ ہے کہ وہ کبھی بھی بدکار عورتوں سے پیدا نہیں ہوئے، نہ دورِ جاہلیت میں اور نہ اسلام میں۔ وہ معزز گھرانوں شرافت (خاندانی) جوہر اور صحیح حسب و نسب والے لوگ ہیں۔

16- انہی سے مروی ہے انہوں نے محمد بن جمہور سے انہوں نے بشیر دہان سے انہوں نے سکونی سے روایت کی کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: عرب و عجم اور دیگر لوگوں میں سے صرف وہی لوگ ہم سے محبت کرتے ہیں جو معزز گھرانوں شرافت (خاندانی) جوہر اور صحیح حسب و نسب والے ہیں اور ان میں سے ہم سے وہی بغض رکھتا ہے جو ناپاک اور (اپنے خاندان سے) زبردستی جڑا ہوا (بدنژاد) ہو۔

17- انہی سے مروی ہے انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے ایک شخص سے جس کا نام لیا گیا انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ عزوجل کے اس قول پھر رات تک روزوں کو پورا کرو کے بارے میں روایت کی کہ آپ نے فرمایا: (اس سے مراد) سرخی (شفق) کا غائب ہو جانا ہے۔

TIKTOK HAQ COMMUNITY

18-انہی سے مروی ہے انہوں نے ہشام بن محمود سے روایت کی کہ ایک شخص امام جعفر صادق علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے اس سے فرمایا: تمہارا بھائی تمہاری شکایت کیوں کر رہا ہے؟ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول کے بیٹے! وہ میری شکایت اس لیے کر رہا ہے کہ میں نے اس سے اپنا پورا حق مانگا ہے۔ راوی کہتا ہے کہ امام (پہلے) ٹیک لگائے ہوئے تھے پھر آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا: کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ جب تم اپنا حق پورا پورا (بغیر کسی رعایت کے) وصول کرتے ہو تو تم نے برا نہیں کیا؟ اللہ عزوجل اپنی کتاب میں فرماتا ہے: اور وہ اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور حساب کی سختی (برے حساب) سے خوف کھاتے ہیں۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ وہ اللہ سے اس بات کا خوف کھاتے ہیں کہ اللہ ان پر ظلم کرے گا؟ نہیں، اللہ کی قسم! بلکہ وہ اس بات سے ڈرتے ہیں کہ اللہ ان سے (رعایت کے بغیر) پورا پورا حساب لے گا اور (اس طرح) انہیں ہلاک کر دے گا۔ ہاں، جس نے (حق کا) پورا پورا مطالبہ کیا اس نے برا کیا۔ آپ نے یہ جملہ تین بار دہرایا۔

سیاری کی کتاب سے اخذ کردہ احادیث مکمل ہوئیں

TIKTOKSHAHCOMMUNITY

7

من جامع البزنطي صاحب الرضا علیہ السلام

یہ احمد بن محمد بن ابی نصر بزنطی (امام رضا علیہ السلام کے صحابی) کی کتاب "جامع" سے منتخب کردہ روایات کا ترجمہ ہے، جنہیں ابنِ ادریس حلی نے نقل کیا ہے:

TIKTOK BAQ COMMUNITY

1-انہوں نے (بزنطی نے) اس کتاب میں کہا: میں نے امامؑ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو نماز میں سلام پھیرنے سے پہلے اپنی پیشانی سے مٹی پونچھتا ہے آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں (جائز ہے)۔

2- پوچھا: اس شخص کے بارے میں جو نماز میں (ادھر ادھر) مڑ کر دیکھے کیا اس سے نماز ٹوٹ جائے گی؟ آپؑ نے فرمایا: اگر واجب نماز ہو اور وہ اپنے پیچھے کی طرف مڑ جائے تو اس کی نماز ٹوٹ گئی وہ دوبارہ پڑھے اور پہلی نماز کا اعتبار نہیں ہوگا۔ اور اگر نفل نماز ہو تو نماز نہیں ٹوٹے گی لیکن وہ دوبارہ ایسا نہ کرے۔

3- پوچھا: اس شخص کے بارے میں جو بازار سے پہنا ہوا لباس خریدے اور اسے معلوم نہ ہو کہ وہ کس کا تھا کیا اس میں نماز پڑھنا درست ہے؟ آپؑ نے فرمایا: اگر اس نے مسلمان سے خریدا ہے تو اس میں نماز پڑھے اور اگر نصرانی (عیسائی) سے خریدا ہے تو اسے نہ پہنے اور نہ اس میں نماز پڑھے جب تک اسے دھو نہ لے۔

4- پوچھا: اس شخص کے بارے میں جو سجدہ کرے اور بیٹھنے کے لیے زمین سے ہاتھ نہ اٹھائے بلکہ اسی طرح دوسرا سجدہ کر لے، کیا یہ درست ہے؟ آپؑ نے فرمایا: "یہ نماز میں نقص کمی ہے۔

5-پوچھا: اس شخص کے بارے میں جو نفل نماز میں سو یا اس سے زائد آیات پڑھنا چاہتا ہو لیکن اسے تھکاوٹ یا سستی کا ڈر ہو کیا وہ بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے؟ آپؑ نے فرمایا:وہ اپنی پسند کے مطابق (کھڑے ہو کر) دو رکعتیں پڑھے پھر فارغ ہو کر وہ (باقی آیات) پڑھ لے جو وہ پڑھنا چاہتا تھا یہ اس کے لیے کھڑے ہو کر پڑھنے کے قائم مقام ہو جائے گا۔ اگر وہ دو رکعتوں کے سلام کے بعد بات چیت کر لے تب بھی پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

6- پوچھا: جمعہ کے دن زوال (سورج ڈھلنے) کی حد کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا:جب سورج (سر پر) ٹھہر جائے تو دو رکعتیں پڑھو اور جب زوال ہو جائے تو زوال کے وقت ہی واجب نماز پڑھو۔ اگر دو رکعتیں پڑھنے سے پہلے زوال ہو جائے تو وہ (نفل) نہ پڑھو بلکہ پہلے فریضہ (واجب نماز) شروع کرو اور وہ دو رکعتیں واجب نماز کے بعد قضا کرو۔

اور پوچھا: جمعہ کے دن زوال کی دو رکعتیں اذان سے پہلے ہیں یا بعد میں؟ فرمایا:اذان سے پہلے۔

7- پوچھا: نمازِ کسوف (سورج/چاند گرہن کی نماز) کی حد کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا:جب چاہے (پڑھے) اور جو چاہے پڑھے سوائے اس کے کہ وہ پڑھے اور رکوع کرے (اسی طرح) چار رکوع کرے، پھر پانچویں میں سجدہ کرے پھر دوبارہ کھڑا ہو کر اسی طرح کرے۔

پوچھا: کیا نمازِ کسوف کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھے؟ فرمایا:اگر ایک سورہ ختم کر کے دوسری شروع کرو تو فاتحہ پڑھو اور اگر ایک ہی سورہ کو دو یا تین رکوع میں تقسیم کرو تو فاتحہ نہ پڑھو جب تک سورہ ختم نہ کر لو۔ اور رکوع میں 'سمع اللہ لمن حمدہ' نہ کہو سوائے اس رکوع کے جس کے بعد سجدہ کرنا ہے۔پوچھا: کیا نمازِ کسوف چھوڑنے والے پر اس کی قضا ہے؟ فرمایا: "اگر تم سے چھوٹ جائے تو تم پر قضا نہیں ہے۔

8-پوچھا: اس شخص کے بارے میں جس کی بھیڑیں ہوں اور وہ ان کی چکیاں (دمبے کی دم کا حصہ) کاٹ لے جب کہ وہ زندہ ہوں، کیا ان کٹے ہوئے حصوں سے فائدہ اٹھانا جائز ہے؟ فرمایا: ہاں انہیں پگھلا کر چراغ روشن کر سکتا ہے لیکن انہیں نہ کھائے اور نہ ہی بیچے۔

9- پوچھا: اس شخص کے بارے میں جو اجرت پر قرآنِ مجید لکھتا ہے؟ فرمایا: کوئی حرج نہیں۔

10- پوچھا: اس شخص کے بارے میں جس کے پاس کسی کی امانت ہو اور اسے اس کی ضرورت پڑ جائے کیا اس کے لیے جائز ہےکہ وہ مالک کی اجازت کے بغیر اسے استعمال کر لے جب کہ اس کا پکا ارادہ ہو کہ وہ اسے واپس کر دے گا؟ فرمایا:اگر اس کے پاس (بدلے میں دینے کے لیے) رقم موجود ہے تو لینے اور واپس کر دینے میں کوئی حرج نہیں!

محمد بن ادریس (رحمہ اللہ) کہتے ہیں:اس حدیث (آخری دو) اور اس سے پہلی حدیث کی طرف کوئی توجہ نہ دی جائے کیونکہ یہ شاذ (انوکھی) روایات ہیں اور دلائل ان کے خلاف ہیں۔ اس بات پر اجماع ہے کہ مردار (مردہ جانور یا زندہ سے کٹا عضو) حرام ہے اور اس کا کسی بھی حال میں استعمال منع ہے سوائے مجبور کے۔ اسی طرح اس بات پر بھی اجماع ہے کہ مالک کی اجازت کے بغیر امانت میں تصرف کرنا حرام ہے۔ لہٰذا علم (یقین) کو چھوڑ کر ظن (گمان) کی طرف رجوع نہیں کیا جائے گا اور ویسے بھی شرعی معاملات میں 'خبرِ واحد' (اکا دکا روایات) پر عمل کرنا جائز نہیں جیسا کہ ہم نے واضح کیا ہے۔

TIKTOK HAQ COMMUNITY

11-میں نے آپؑ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے اپنے گھر کے کسی کمرے یا صحن میں (نماز کے لیے) مسجد بنا رکھی ہو، کیا وہ اسے بیت الخلا بنا سکتا ہے؟ فرمایا: کوئی حرج نہیں۔

12- پوچھا: کیا آدمی دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنے؟ فرمایا: اگر چاہو تو دائیں میں پہنو اور چاہو تو بائیں میں۔

13- پوچھا: وہ زین اور لگام جس میں چاندی لگی ہو کیا اس پر سواری کی جا سکتی ہے؟ فرمایا:اگر اس پر چاندی کا پانی چڑھا ہو جسے اتارا نہ جا سکے تو کوئی حرج نہیں ورنہ اس پر سواری نہ کرے۔

14- پوچھا: کیا آدمی اپنی داڑھی کاٹ سکتا ہے؟ فرمایا: رخساروں (گالوں) کی طرف سے کاٹنے میں کوئی حرج نہیں لیکن سامنے (ٹھوڑی) کی طرف سے نہیں۔

15- امام علی علیہ السلام نے فرمایا اور میں نے اپنے بھائی (امامؑ) کو کہتے سنا: جس نے کسی ایسے ضرورت مند کی حاجت بادشاہ حکمران تک پہنچائی جو خود وہاں تک پہنچنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا اللہ تعالیٰ صراط پر اس کے قدموں کو ثبات (مزبوطی) عطا فرمائے گا۔

16- اسحاق بن عمار: میں نے امام صادق علیہ السلام سے کہا: کوئی پرندہ گھر میں آ گرتا ہے تو ہم اسے پکڑ لیتے ہیں حالانکہ ہمارے آس پاس لوگوں کے کبوتر خانے ہیں؟ فرمایا:اگر وہ اڑنے کی طاقت رکھتا ہو تو وہ اسی کا ہے جس نے اسے پکڑا۔میں نے کہا: وہ ہم پر آ گرتا ہے اور ہم اسے پکڑ لیتے ہیں حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ وہ کس کا ہے؟ فرمایا:اگر تم (مالک کو) جانتے ہو تو اسے اس کے مالک کو واپس کر دو۔

TIKTOCKHAQCOMMUNITY

17- حسن بن علی بن یقطین نے اپنے والد علی بن یقطین سے اور انہوں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا سر کے بال جب لمبے ہو جائیں تو بصارت (نظر) کمزور ہو جاتی ہے اور اس کا نور چلا جاتا ہے اور بالوں کو کٹوانا بصارت کو تیز کرتا ہے اور اس کے نور میں اضافہ کرتا ہے۔

18۔ اور جسم کے بال جب لمبے ہو جائیں تو وہ پشت کے پانی (منی) کو خشک کر دیتے ہیں جوڑوں کو ڈھیلا کر دیتے ہیں اور کمزوری و سل (تپِ دق) جیسی بیماریاں پیدا کرتے ہیں جبکہ نورہ (بال صفا پاؤڈر) کا استعمال پشت کے پانی میں اضافہ کرتا ہے بدن کو طاقتور بناتا ہے گردوں کی چربی بڑھاتا ہے اور جسم کو فربہ کرتا ہے۔

19۔ زرارہ کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام اور ان کے بعد امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیس حج کیے جن میں سے دس حج (یا راوی کے شک کے مطابق سات حج) نبوت سے پہلے پوشیدہ طور پر کیے تھے اور آپ نے اس سے پہلے بھی نماز پڑھی تھی جب آپ کی عمر چار سال تھی اور آپ ابو طالب کے ساتھ بصرہ کی سرزمین پر تھے جو وہ مقام ہے جہاں قریش مکہ سے تجارت کے لیے جایا کرتے تھے۔

20۔ ہشام بن سالم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہماری ذمہ داری صرف یہ ہے کہ تمہاری طرف اصول (بنیادی قواعد) پیش کر دیں اور تمہاری ذمہ داری یہ ہے کہ ان سے ذیلی مسائل (فروع) نکالنا۔

21۔ احمد بن محمد بن ابی نصر نے امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہم پر اصول تم تک پہنچانا ہے اور تم پر ان سے فروعی مسائل نکالنا ہے۔

22-سلیمان بن خالد کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ کوئی چیز یا کوئی انسان یا کوئی جن یا آسمانوں میں کوئی فرشتہ ایسا نہیں ہے مگر یہ کہ ہم ان پر اللہ کی حجت ہیں اور اللہ نے ایسی کوئی مخلوق پیدا نہیں کی جس پر ہماری ولایت پیش نہ کی گئی ہو اور ہمارے ذریعے ان پر حجت تمام نہ کی گئی ہو پس کچھ ہم پر ایمان لانے والے ہیں اور کچھ انکار کرنے والے کافر ہیں یہاں تک کہ آسمان زمین اور پہاڑ بھی (اسی حکم میں شامل ہیں)۔

23۔ صدقہ بن احدب کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب تم اپنے کسی بھائی سے ملو جو حج سے واپس آیا ہو تو کہو تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے تمہارا راستہ آسان کیا تمہارے رہنما کو ہدایت دی اور تمہیں عافیت کے ساتھ واپس لایا جبکہ تمہارا حج مکمل ہو گیا اور سفر میں تمہاری مدد ہوئی اللہ تمہارا حج قبول فرمائے تمہارے اخراجات کا نعم البدل عطا کرے اسے تمہارے لیے حج مبرور بنائے اور تمہارے گناہوں کے لیے پاکیزگی کا ذریعہ قرار دے۔

24۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے 'سفلہ' (گھٹیا شخص) کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا سفلہ وہ ہے جو بازاروں میں (کھڑے ہو کر) کھاتا ہے۔

25۔ امام محمد باقر یا امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا اس شخص پر کوئی ملامت نہیں جو اپنی قوم سے محبت کرے اگرچہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہوں تو میں نے عرض کی کہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے کہ 'تم ایسی کوئی قوم نہ پاؤ گے جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتی ہو اور وہ ان سے دوستی کرے جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں' تو آپ نے فرمایا یہ وہ مطلب نہیں جو تم سمجھ رہے ہو بلکہ مومن اللہ کی خاطر کافر سے بغض رکھتا ہے اس سے دلی محبت نہیں کرتا لیکن وہ (انسانی ہمدردی کے تحت) اس کا حق ادا کرتا ہے اور اسے کھانا کھلاتا ہے اور لوگوں کی نسبت اسے ترجیح دیتا ہے۔

26-ابن ابی یعفور نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا سنت یہ ہے کہ جنازے کا استقبال اس کی دائیں جانب سے کیا جائے جو تمہاری بائیں جانب ہو گی پھر تم جنازے کے پیچھے کی طرف جاؤ اور اس کے گرد گھومو یہاں تک کہ دوبارہ سامنے کی طرف آ جاؤ۔

27۔ صفوان بن یحییٰ نے داؤد بن حصین سے روایت کی ہے کہ امام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جسے گواہی کے لیے بلایا جائے اور وہ الفاظ و معانی کے اضافے اور ایسی وضاحت کے ساتھ گواہی کو درست طریقے سے پیش کرے جس سے حق ثابت اور صحیح ہو جائے اور وہ حق کے معاملے میں کسی نرمی یا رعایت سے کام نہ لے تو اس کا اجر روزہ دار، عبادت گزار اور اللہ کی راہ میں تلوار سے جہاد کرنے والے کے برابر ہے۔

28۔ اسی سند کے ساتھ داؤد بن حصین سے روایت ہے کہ میں وہاں حاضر تھا جب کسی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص کے پاس گواہی موجود ہے لیکن یہ قاضی گواہی قبول نہیں کرتے مگر اس صورت میں جب وہ ان کے اپنے مذہب اور نظریے کے مطابق درست ہو اور جب میں گواہی دینے کھڑا ہوتا ہوں تو مجھے ضرورت پڑتی ہے کہ میں اس میں تبدیلی کروں اور الفاظ میں وہ اضافہ کروں جس کا میں نے مشاہدہ نہیں کیا ورنہ ان کے فیصلے میں حق دار کا حق ثابت نہیں ہو پائے گا تو کیا ایسا کرنا حلال ہے؟ امام نے فرمایا ہاں اللہ کی قسم یہ تو بہترین اجر و ثواب کا کام ہے پس تم جس قدر ممکن ہو اسے ان کے فیصلوں کے معیار کے مطابق درست کرو تاکہ حق ثابت ہو سکے۔

29۔ ابو بصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا شطرنج کی خرید و فروخت حرام ہے اس کی قیمت کھانا حرام (سحت) ہے اسے پاس رکھنا کفر ہے اور اس کے ساتھ کھیلنا شرک ہے اور شطرنج کھیلنے والے کو سلام کرنا گناہ اور ہلاک کر دینے والا گناہِ کبیرہ ہے اس میں ہاتھ ڈالنے والا ایسا ہے جیسے خنزیر کے گوشت میں ہاتھ ڈالنے والا اور اس کی نماز اس وقت تک قبول نہیں جب تک وہ اپنا ہاتھ اسی طرح نہ دھو لے جیسے خنزیر کے گوشت کو چھونے کے بعد دھویا جاتا ہے اس کی طرف دیکھنا ایسا ہے جیسے اپنی ماں کی شرمگاہ کی طرف دیکھنا اور اس سے کھیلنے والا اور کھیل کے دوران اس کی طرف دیکھنے والا اور اس حالت میں کھیلنے والے کو سلام کرنے والا سب گناہ میں برابر ہیں اور جو اس کھیل کی مجلس میں بیٹھا اس نے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لیا اور اس کی یہ زندگی قیامت کے دن اس کے لیے حسرت کا باعث ہو گی اور تم اس کھیل میں مگن رہنے والے دھوکے باز کی ہم نشینی سے بچو کیونکہ یہ ان مجلسوں میں سے ہے جس کے شرکاء اللہ کے غضب کے مستحق ہو چکے ہیں وہ ہر لمحہ عذاب کے منتظر ہوتے ہیں اور اندیشہ ہے کہ وہ عذاب تمہیں بھی ان کے ساتھ اپنی لپیٹ میں لے لے۔

30-راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا ظہر اور عصر کے درمیان محمد اور آلِ محمد پر صلوات پڑھنا ستر رکعت نماز کے برابر ہے اور جو شخص جمعہ کے دن عصر کے بعد یہ کہے

اللهم صل على محمد وآل محمد، الأوصياء المرضيين بأفضل صلواتك وبارك عليهم بأفضل بركاتك، والسلام عليهم وعلى أرواحهم وأجسادهم ورحمة الله وبركاته

تو اس کے لیے اس دن جنوں اور انسانوں کے مجموعی عمل کے برابر ثواب ہو گا۔

TIKTOK/HAQ COMMUNITY

31-اور انہی سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شراب کے بارے میں پوچھا گیا جس میں نمک یا کوئی اور چیز ڈالی جائے تاکہ وہ سرکہ بن جائے تو آپ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے اس کا علاج کیا (یعنی اس میں چیزیں ڈالیں) اور اس کے برتن کا منہ مٹی سے بند کر دیا پھر وقت سے پہلے یا بعد میں اسے کھول کر دیکھا تو وہ اب بھی شراب ہی تھی کیا میرے لیے اسے اپنے پاس رکھنا جائز ہے؟ آپ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ تمہارا ارادہ شراب کو سرکہ بنانا ہے نہ کہ فساد پھیلانا۔

32- اور انہی سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد بزرگوار سے روایت کی کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ وہ شخص کتنا اچھا ہے جو دین میں فقیہ (سمجھ بوجھ رکھنے والا) ہو کہ اگر لوگ اس کے محتاج ہوں تو وہ انہیں نفع پہنچائے اور اگر لوگ اس کے محتاج نہ ہوں تو وہ اپنی ذات کو نفع پہنچائے۔

33- انہی سے مروی ہے کہ ابو الربیع شامی نے کہا ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے اور گھر لوگوں سے بھرا ہوا تھا تو آپ نے فرمایا وہ ہم میں سے نہیں ہے جو اپنے ساتھی کے ساتھ اچھا برتاؤ نہ کرے اور اپنے رفیق کے ساتھ اچھی رفاقت نہ نبھائے اور جس کے ساتھ نمک کھایا (یعنی ساتھ کھانا کھایا) اس کا حق ادا نہ کرے اور جس کے ساتھ میل جول ہو اس کے ساتھ حسنِ اخلاق سے پیش نہ آئے۔

34- اور انہی سے مروی ہے کہ حسین بن ابی العلاء نے کہا ہم مکہ کی طرف نکلے اور ہم بیس سے کچھ زیادہ مرد تھے تو میں ہر منزل پر ان کے لیے ایک بکری ذبح کرتا تھا جب میں

امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھ سے فرمایا اے حسین کیا تم مومنین کو ذلیل کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا میں اس سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں تو آپ نے فرمایا مجھے خبر ملی ہے کہ تم ہر منزل پر ان کے لیے ایک بکری ذبح کرتے تھے؟ میں نے عرض کیا میرا ارادہ صرف اللہ کی خوشنودی تھا آپ نے فرمایا کیا تم نے نہیں دیکھا کہ ان میں ایسے لوگ بھی تھے جو تمہارے جیسا کام کرنا چاہتے تھے لیکن ان کی مالی استطاعت ایسی نہ تھی جس کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو حقیر سمجھنے لگے؟ میں نے عرض کیا میں اللہ سے استغفار کرتا ہوں اور دوبارہ ایسا نہیں کروں گا۔

35-انہی سے مروی ہے کہ ہشام بن سالم نے کہا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے یونس بن ظبیان کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا اللہ ان پر رحم کرے اور ان کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے وہ اللہ کی قسم حدیث کے معاملے میں امانت دار تھے۔

36- یونس بن ظبیان نے کہا میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کی آنکھوں میں شدید تکلیف (دکھن) تھی جس کی وجہ سے ہم غمگیں ہو گئے پھر جب ہم اگلی صبح حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ کی آنکھ میں نہ کوئی تکلیف تھی اور نہ ہی کوئی اثر باقی تھا ہم نے عرض کیا ہم آپ پر قربان جائیں کیا آپ نے کسی چیز سے آنکھوں کا علاج کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں ایک علاج کے ذریعے ہم نے پوچھا وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا وہ ایک تعوذ (دعا) ہے پھر ہم نے اسے لکھ لیا اور وہ یہ ہے: میں اللہ کی عزت کی پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی قوت کی پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی قدرت کی پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے نور کی پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی عظمت کی پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے جلال کی پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے جمال کی پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی بہا (رونق) کی پناہ مانگتا ہوں اور میں اللہ کے جمع کی پناہ مانگتا ہوں ہم نے پوچھا اللہ کا جمع کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ کی تمام صفات و کمالات

اور میں اللہ کے عفو کی پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی مغفرت کی پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے رسول کی پناہ مانگتا ہوں اور میں ائمہ کی پناہ مانگتا ہوں (اور آپ نے ایک ایک کر کے سب کا نام لیا) پھر فرمایا اس چیز کے شر سے جس سے میں ڈرتا ہوں اے اللہ تو پاکیزہ لوگوں کا رب ہے۔

37-اور انہی سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اپنے بھائی کے پاس مروت اور ادب کا تقاضا یہ ہے کہ جب کوئی اپنے بھائی کے دسترخوان پر کھانا کھائے تو اپنے ہاتھ اس (میزبان) کے ہاتھ اٹھانے سے پہلے اٹھا لے اور فرمایا جب تمہارا بھائی تمہارے پاس آئے تو اس سے یہ نہ کہو کہ کیا آج تم نے کچھ کھایا ہے؟ بلکہ جو کچھ تمہارے پاس موجود ہو وہ اس کے سامنے پیش کر دو کیونکہ سخی وہ ہے جو اس چیز کو خرچ کرے جو اس کے پاس موجود ہو۔

38- انہوں نے کہا کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے تہمت والی جگہوں سے بچو اور تم میں سے کوئی بھی راستے میں اپنی ماں کے ساتھ (بات کرنے کے لیے) نہ رکے کیونکہ ہر دیکھنے والا یہ نہیں جانتا ہوگا کہ یہ اس کی ماں ہے۔

39- امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے راوی کہتا ہے کہ میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو کسی دوسرے شخص کی جان کی ضمانت ایک معینہ مدت تک کے لیے لیتا ہے کہ اگر وہ اسے (مطلوبہ وقت پر) نہ لایا تو اس پر اتنے درہم لازم ہوں گے؟ آپ نے فرمایا اگر وہ اسے مقررہ وقت پر لے آیا تو اس پر کوئی مال واجب نہیں ہے اور وہ ہمیشہ اس کی جان کا ضامن ہے (یعنی صرف حاضر کرنے کا ذمہ دار ہے) سوائے اس کے کہ وہ پہلے درہموں کا ذکر کرے (یعنی مال کی ضمانت دے) پس اگر اس نے درہموں کی ضمانت پہلے دی ہے تو وہ ان کا ضامن ہوگا اگر وہ اسے اس مدت تک نہ لا سکا جو اس نے مقرر کی تھی۔

TIKTOK HAQ COMMUNITY

40اور انہی سے مروی ہے کہ حارث بن مغیرہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا چھ خصلتیں ایسی ہیں جو مومن میں نہیں ہوتیں: تنگی (سختی)، بدمزاجی ہٹ دھرمی جھوٹ حسد اور سرکشی۔

41- اور انہی سے مروی ہے کہ فضل بن ابی قرہ کوفی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کوئی مومن ایسا نہیں جس میں 'دعابہ' نہ ہو میں نے عرض کیا دعابہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا مزاح (خوش طبعی)۔

42-اور انہی سے مروی ہے کہ حنان مولٰی سدیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور ہمارے ایک ساتھی نے اپنے والد سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی اور ہمارے کئی ساتھیوں نے اس کا ذکر کیا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا فطرس نامی ایک فرشتہ عرش کا طواف کیا کرتا تھا پھر اس نے اللہ کے کسی معاملے میں سستی کی جس کی وجہ سے اس کے بازو کاٹ دیے گئے اور اسے سمندر کے جزیروں میں سے ایک جزیرے میں پھینک دیا گیا پس جب امام حسین علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں امام حسین علیہ السلام کی ولادت کی مبارکباد دینے کے لیے اترے تو ان کا گزر فطرس کے پاس سے ہوا فطرس نے جبرائیل علیہ السلام کی پناہ لی جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ مجھے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف بھیجا گیا ہے تاکہ میں انہیں ان کے ہاں پیدا ہونے والے مولود کی مبارکباد دوں اگر تم چاہو تو میں تمہیں اپنے ساتھ ان کے پاس لے چلوں فطرس نے کہا میں چاہتا ہوں پس جبرائیل علیہ السلام نے اسے اٹھایا اور رسول اللہ کے سامنے لا کر رکھ دیا اور فطرس نے (عاجزی سے) اپنی انگلی سے ان کی طرف اشارہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا اپنا بازو حسین (علیہ السلام) کے جسم سے مس کرو اس نے اپنا بازو حسین علیہ السلام سے مس کیا تو وہ (صحیح ہو کر دوبارہ آسمان کی طرف) بلند ہو گیا۔

43-اور امیر المومنین علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ لوگوں کے سامان کی حفاظت کے پیشِ نظر رنگریز دھوبی اور سنار کو ضامن ٹھہراتے تھے (یعنی اگر ان کی کوتاہی سے نقصان ہو تو وہ ذمہ دار ہوں گے) لیکن آپ ڈوبنے آگ لگنے اور کسی ایسی چیز کا ضامن نہیں ٹھہراتے تھے جس پر قابو نہ پایا جا سکے پس جب جہاز اور اس کا سامان ڈوب جائے اور لوگوں کو وہ تمام کا تمام مل جائے تو جو کچھ سمندر لہروں کے ذریعے ساحل پر پھینک دے وہ اس کے مالک کا ہے اور وہ اس کا زیادہ حقدار ہے اور جس سامان کے لیے لوگوں نے غوطہ لگایا اور اسے باہر نکالا جبکہ اس کا مالک اسے (امید توڑ کر) چھوڑ چکا تھا تو وہ ان نکالنے والوں کا ہے۔

44-اور انہی سے مروی ہے کہ محمد بن فضیل بصری نے کہا کہ ایک رات امام موسیٰ کاظم علیہ السلام بصرہ میں ہمارے ہاں قیام فرما ہوئے تو آپ نے ہماری ایک چھت پر مغرب کی نماز ادا کی، میں نے آپ کو مغرب کے بعد سجدے میں یہ کہتے ہوئے سنا: "اے اللہ! اس فاسق پر لعنت کر جو فاسق کا بیٹا ہے"۔

جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا: اللہ آپ کے حالات بہتر کرے، یہ کون ہے جس پر آپ نے اپنے سجدے میں لعنت کی؟

آپ نے فرمایا: یہ ابن یقطین کا غلام یونس ہے۔ میں نے عرض کیا: اس نے آپ کے چاہنے والوں میں سے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے، وہ انہیں آپ کے آباؤ اجداد علیہم السلام کے حوالے سے یہ فتویٰ دیتا تھا کہ طلوعِ فجر سے طلوعِ آفتاب تک اور عصر کے بعد سے غروبِ آفتاب تک نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: اس نے میرے والد (یا فرمایا میرے آباؤ اجداد) پر جھوٹ باندھا ہے، اللہ اس پر لعنت کرے، اور سواد (عراق کا ایک علاقہ) کے ایک غلام کی کیا حیثیت ہو سکتی ہے۔

45- اور انہی سے مروی ہے کہ ائمہ علیہم السلام نے فرمایا: جو شخص کھڑے ہو کر شلوار (پاجامہ) پہنے تین دن تک اس کی حاجت پوری نہیں ہوگی۔

جامع بزنطی سے منتخب کردہ احادیث مکمل ہوئیں

8

کتاب "مسائل الرجال" اور امام علی نقی علیہ السلام کی طرف لکھے گئے خطوط اور ان کے جوابات سے منتخب کردہ حصے

TIKTOK HAQ COMMUNITY

1-احمد بن محمد بن عبید اللہ بن حسن بن عیاش جوہری اور عبداللہ بن جعفر حمیری کی روایت ایوب بن نوح کے مسائل سے:
انہوں نے ہمارے بعض اصحاب کو لکھا: فلاں شخص کو نصیحت (سرزنش) کرو اور اس سے کہو کہ اللہ جب کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو جب اسے نصیحت کی جائے تو وہ اسے قبول کر لیتا ہے۔

2- ایوب بن نوح سے مروی ہے کہ بشیر بن بشار نے میرے ہاتھ (امام کی خدمت میں) خط بھیجا کہ میں آپ پر قربان جاؤں، ایک شخص نے ایک عورت سے شادی کی جس سے اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا، پھر اس نے عورت کو طلاق دے دی، تو اس کے لیے اپنے بچے کو (ماں سے) واپس لینا کب واجب ہے؟ آپ نے جواب میں لکھا: جب بچہ سات سال کا ہو جائے پھر اگر وہ اسے لینا چاہے تو لے سکتا ہے اور اگر (ماں کے پاس) چھوڑنا چاہے تو چھوڑ سکتا ہے۔

3- احمد بن محمد نے کہا کہ مجھ سے ہمارے کئی ساتھیوں نے بیان کیا کہ میں نے ابوالحسن (امام علی نقی) علیہ السلام سے امام محمد تقی علیہ السلام کی وفات کے دوسرے سال عرض کیا: ایک شخص راستے میں فوت ہو گیا اور اس نے ایک حج کی وصیت کی تھی اور یہ کہا تھا کہ (حج کے اخراجات سے) جو بچ جائے وہ آپ (امام) کا ہے، تو ہمارے ساتھیوں میں اختلاف ہو گیا، بعض نے کہا کہ اس کی طرف سے میقات (وقت/ مقامِ احرام) سے حج کیا جائے تاکہ مال زیادہ بچ سکے، اور بعض نے کہا کہ وہاں سے حج کیا جائے جہاں وہ فوت ہوا ہے، تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کی طرف سے وہیں سے حج کیا جائے جہاں وہ فوت ہوا ہے۔

4- علی بن ریان کے مسائل سے، انہوں نے امام کو لکھا: ایک شخص گھر میں ہے جہاں دیواریں اسے مغرب کی سرخی دیکھنے شفق کے غائب ہونے اور عشا کی نماز کا وقت پہچاننے سے روکتی ہیں وہ کب نماز پڑھے اور کیا کرے؟ آپ علیہ السلام نے جواب میں لکھا: اگر صورتحال ایسی ہی ہے تو عشا کی نماز ستاروں کے گتھ جانے (خوب نمایاں ہونے) پر پڑھے، اور مغرب ستاروں کے پھیلنے اور سورج کے غروب کی سفیدی (ختم ہونے) پر پڑھے۔

5- داؤد بن صرمی کے مسائل سے انہوں نے کہا: میں نے آپ سے پوچھا کہ مکہ میں کس جگہ نماز پڑھنا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: مقامِ ابراہیم اول کے پاس کیونکہ وہ ابراہیم، اسماعیل اور محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام ہے۔

6- انہوں نے کہا کہ مجھ سے بشیر بن بشار نیشاپوری نے بیان کیا کہ میں نے آپ سے لومڑی، پوستین سمور سنجاب (گلہری کی قسم) اور ان پرندوں کی کھال میں نماز کے بارے میں پوچھا جو مشرکین یا مسلمانوں کے شہروں سے شکار کیے جاتے ہیں، کیا تقیہ کے بغیر ان میں نماز پڑھی جا سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: سنجاب اور خوارزم کے پرندوں (کی کھال) میں نماز پڑھ لو، لیکن لومڑی اور سمور میں نماز نہ پڑھو۔

7-انہوں نے کہا: میں نے آپ سے ماہِ رمضان میں امام حسین علیہ السلام اور ان کے آباؤ اجداد کی زیارت کے لیے سفر کرنے کے بارے میں پوچھا؟ آپ نے فرمایا: رمضان کی فضیلت اور اس کا اجر اتنا عظیم ہے جو دوسرے مہینوں کا نہیں پس جب یہ مہینہ داخل ہو جائے تو اس کا حکم واضح ہے اس میں روزہ رکھنا اس کی قضا کرنے سے بہتر ہے اور جب رمضان حاضر ہو تو اس کی حرمت کا پاس رکھنا واجب ہے۔

8- انہوں نے کہا: میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو کسی باغ میں داخل ہو، کیا وہ باغ کے مالک کی اطلاع کے بغیر پھل کھا سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

9- انہوں نے پوچھا: ایک غلام جس کے نکاح میں آزاد عورت تھی پھر وہ غلام بھاگ گیا، کیا اس کے بھاگنے کی وجہ سے اس کی بیوی کو طلاق ہو جائے گی؟ آپ نے فرمایا: ہاں اگر وہ عورت خود ایسا چاہے۔

10- انہوں نے کہا: امام نے مجھ سے فرمایا: اے داؤد! اگر میں تم سے کہوں کہ تقیہ چھوڑنے والا نماز چھوڑنے والے کی طرح ہے تو میں سچ کہوں گا۔

11- علی بن مہزیار نے کہا: میں نے امام کو خط لکھا اور اس عورت کے بارے میں پوچھا جو رمضان میں اپنے یا کسی اور کے بچے کو دودھ پلاتی ہے اور روزہ اس پر بہت سخت گزرتا ہے یہاں تک کہ اس پر غشی طاری ہو جاتی ہے اور وہ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتی کیا وہ دودھ پلائے اور روزہ افطار کرے اور بعد میں قضا کرے یا دودھ پلانا چھوڑ دے اور روزہ رکھے؟ اور اگر وہ ایسی ہو جو دایہ (بچے کو دودھ پلانے والی دوسری عورت) کا انتظام نہ کر سکتی ہو تو کیا کرے؟ آپ نے لکھا: اگر وہ دایہ کا انتظام کر سکتی ہے تو دایہ مقرر کرے اور اپنا روزہ پورا کرے، اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو روزہ افطار کرے اور اپنے بچے کو دودھ پلائے اور جب ممکن ہو تو روزے کی قضا کرے۔

12- محمد بن علی بن عیسیٰ کے مسائل: انہوں نے کہا کہ میں نے شیخ (امام علی نقی یا امام کاظم کے حوالے سے سوال) کو لکھا کہ بالوں یا اون کے بنے ہوئے کپڑوں کی کن اقسام میں نماز پڑھنا بہتر ہے؟ آپ نے جواب دیا: میں ان میں سے کسی بھی چیز میں نماز کو پسند نہیں کرتا۔ انہوں نے کہا: میں نے دوبارہ جواب لکھا کہ ہم تقیہ والے لوگوں میں رہتے ہیں اور ہمارا علاقہ ایسا ہے جہاں کوئی شخص بالوں/اون کے کپڑوں (وَبَر) کے بغیر سفر نہیں کر سکتا اور اگر وہ اسے اتار دے تو اسے اپنی جان کا خوف ہے اور تمام لوگ وہ نہیں کر سکتے جو ائمہ کر سکتے ہیں تو آپ کی کیا رائے ہے؟ آپ کا جواب آیا: (ایسی صورت میں) تم فنک اور سمور پہن لو۔

13- انہوں نے کہا: میں نے آپ کو لکھا کہ ناصبی (اہل بیت سے دشمنی رکھنے والے) کو پہچاننے کے لیے کیا اس سے زیادہ امتحان کی ضرورت ہے کہ وہ جبت و طاغوت (دشمنانِ اہل بیت) کو مقدم رکھتا ہو اور ان کی امامت کا قائل ہو؟ جواب آیا: جو اس عقیدے پر ہے وہ ناصبی ہے۔

14-انہوں نے کہا: میں نے آپ (امام) کو خط لکھا اور بنو عباس کی حکومت کے لیے کام کرنے اور ان کے اموال میں سے جو کچھ میں لے سکوں، اسے حاصل کرنے کے بارے میں پوچھا کہ کیا اس کی کوئی رخصت ہے اور اس بارے میں شرعی طریقہ کار کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا: جس کام میں داخلہ جبر اور مجبوری کی بنا پر ہو، اللہ اس کا عذر قبول کرنے والا ہے، لیکن اس کے علاوہ (اپنی مرضی سے شامل ہونا) مکروہ ہے، اور بہر حال اس کا تھوڑا (کام یا مال) اس کے زیادہ سے بہتر ہے۔ اور اس عمل کا کفارہ وہ کام ہے جو تم ان کے ذریعے سے حاصل ہونے والے رزق سے انجام دیتے ہو، اور تمہارے ہاتھوں ایسے کام ہوں جو ہمارے اور ہمارے چاہنے والوں کے حق میں تمہیں خوش کر دیں۔انہوں نے کہا: میں نے اس کے جواب میں دوبارہ لکھا اور آپ کو مطلع کیا کہ ان کے معاملات میں شامل ہونے کے بارے

TIKTOKHAQCOMMUNITY

میں میرا نظریہ یہ ہے کہ اس طرح ان (بنو عباس) کے دشمنوں کو نقصان پہنچانے کا راستہ مل جاتا ہے اور ان سے بدلہ لینے میں ہاتھ کھل جاتا ہے، اور میں اس عمل کے ذریعے ان کے مقابلے میں آپ (اہلِ بیت) کا قرب حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ تو آپ نے جواب دیا: جو شخص اس نیت سے یہ کام کرے تو اس کا اس عمل میں داخل ہونا حرام نہیں ہے، بلکہ یہ اجر اور ثواب کا باعث ہے!

15- انہوں نے کہا: میں نے امام علیہ السلام کو خط لکھا اور ان مسکینوں کے بارے میں پوچھا جو راستوں میں بیٹھے رہتے ہیں جیسے جزائری ساسانی اور دیگر لوگ کیا ان کا مذہب جانے بغیر انہیں صدقہ دینا جائز ہے؟ آپ نے جواب دیا: جس نے کسی ناصبی (اہلِ بیت کے دشمن) کو صدقہ دیا تو اس کا یہ صدقہ اس کے خلاف ہے نہ کہ اس کے حق میں (یعنی اس کا ثواب نہیں) لیکن جس شخص کا مذہب اور حال معلوم نہ ہو اسے دینا زیادہ بہتر اور افضل ہے، اور اس کے بعد جس پر تم نرمی کرو اور رحم کھاؤ جبکہ اس کے عقیدے کی چھان بین ممکن نہ ہو تو اسے صدقہ دینے میں کوئی حرج نہیں ہے ان شاء اللہ۔

16- اور میں نے امام علیہ السلام کو لکھا: میں آپ پر قربان جاؤں ہمارے ہاں ایسا سالن پکایا جاتا ہے جس میں کچا انگور (حصرم) ڈالا جاتا ہے اور بسا اوقات انگور کا رس (عصیر) بھی ڈالا جاتا ہے جبکہ وہ گوشت ہوتا ہے جو اس کے ساتھ پکایا جاتا ہے اور ائمہ سے انگور کے رس کے بارے میں روایت ہے کہ جب اسے آگ پر رکھا جائے تو اسے تب تک نہ پیا جائے جب تک اس کے دو تہائی (2/3) حصے اڑ نہ جائیں اور ایک تہائی باقی رہ جائے اور جو رس ہانڈی میں ڈالا جاتا ہے وہ بھی اسی درجے میں ہے، لہذا لوگوں نے اسے کھانے سے پرہیز کیا ہے جب تک کہ ہمارے مولا اس بارے میں اجازت نہ دے دیں تو آپ علیہ السلام نے اپنے دستِ مبارک سے لکھا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

17- انہوں نے کہا: میں نے امام علیہ السلام سے اس علم احادیث کے بارے میں پوچھا جو آپ کے آباؤ اجداد صلوات اللہ علیہم سے ہم تک پہنچا ہے اور اس میں ہمارے درمیان اختلاف ہو گیا ہے تو اس اختلاف کے باوجود ان پر عمل کیسے کیا جائے یا جن باتوں میں اختلاف ہو وہ آپ کی طرف کیسے لوٹائی جائیں؟ آپ علیہ السلام نے لکھا: جس کے بارے میں تمہیں یقین ہو جائے کہ وہ ہمارا قول ہے تو اسے لازم پکڑ لو اور جس کا تمہیں علم نہ ہو (کہ یہ ہمارا قول ہے یا نہیں) اسے ہماری طرف لوٹا دو۔

18- اور انہی سے مروی ہے طاہر سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں نے امام علیہ السلام کو خط لکھا اور اس شخص کے بارے میں پوچھا جو کسی دوسرے کو مال دیتا ہے تاکہ وہ اس کے بدلے اسے کوئی چیز بیس درہم میں بیچے پھر سال گزر جاتا ہے اور اس کے پاس کچھ نہیں ہوتا تو وہ اسے کوئی دوسری چیز بیچ دیتا ہے تو آپ نے مجھے جواب دیا: جس طریقے سے لوگ عام طور پر خرید و فروخت کرتے ہیں وہ حلال ہے اور جس طریقے سے لوگ خرید و فروخت نہیں کرتے (یعنی صرف حیلہ سازی ہو) تو وہ ربا (سود) ہے

کتاب "مسائل الرجال اور ان کی خط و کتابت" سے منتخب کردہ احادیث مکمل ہوئیں

FIKR O HAQ COMMUNITY

9

من کتاب حریز بن عبد اللہ السجستانی

حریز بن عبداللہ سجستانی کی کتاب سے منتخب کی گئی احادیث حریز مشائخ کے جلیل القدر طبقے میں سے ہیں

1- انہوں نے کہا اور ابو بصیر نے بیان کیا کہ امام ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا اگر تم میں ہمت ہو کہ جمعہ کے دن بیس رکعت نماز پڑھ سکو تو ضرور پڑھو چھ رکعتیں سورج نکلنے کے بعد اور چھ رکعتیں زوال سے پہلے جب سورج بلند ہو جائے اور اپنی ہر دو رکعت نفل کے درمیان سلام کے ذریعے فاصلہ کرو اور دو رکعتیں زوال سے عین پہلے اور چھ رکعتیں نماز جمعہ کے بعد ادا کرو۔

2- زرارہ نے بیان کیا کہ امام ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا فرض نمازوں کی چار رکعتوں میں سے آخری دو رکعتوں میں کچھ نہ پڑھو خواہ تم امام ہو یا غیر امام میں نے عرض کیا پھر میں ان میں کیا کہوں آپ نے فرمایا اگر تم امام ہو تو تین مرتبہ کہو سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ پھر تکبیر کہو اور رکوع میں چلے جاؤ اور اگر تم امام کے پیچھے ہو تو پہلی دو رکعتوں میں کچھ نہ پڑھو بلکہ خاموشی سے اس کی قرات سنو اور آخری دو رکعتوں میں بھی کچھ نہ کہو کیونکہ اللہ عزوجل مومنوں سے فرماتا ہے کہ جب قرآن پڑھا جائے یعنی امام کے پیچھے فرض نماز میں تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے اور آخری دو رکعتیں پہلی دو رکعتوں کے تابع ہیں۔

3- زرارہ نے بیان کیا کہ امام ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا اللہ نے بندوں پر جو نمازیں فرض کی تھیں وہ دس رکعتیں تھیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان میں سات رکعتوں کا اضافہ کیا اور سہو یعنی بھول چوک ان ہی (اضافی رکعتوں) میں ہوتی ہے اور ان میں قرات نہیں ہے پس جس نے پہلی دو رکعتوں میں شک کیا وہ دوبارہ پڑھے یہاں تک کہ اسے یاد رہ جائے اور یقین ہو جائے اور جس نے آخری دو رکعتوں میں شک کیا وہ اپنے گمان پر عمل کرے۔

4- انہوں نے کہا کہ امام ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا قنوت پوری کی پوری بلند آواز میں ہے۔

5- انہوں نے کہا میں نے عرض کیا آپ کا کیا خیال ہے کہ جو شخص کسی شہر میں آئے اسے کب نماز قصر کرنی چاہیے اور کب پوری پڑھنی چاہیے آپ نے فرمایا جب تم کسی زمین میں داخل ہو اور تمہیں یقین ہو کہ وہاں تمہارا قیام دس دن کا ہے تو پوری نماز پڑھو اور اگر تمہیں معلوم نہ ہو کہ وہاں کتنا قیام ہے اور تم یہ کہتے ہو کہ میں کل چلا جاؤں گا یا پرسوں تو ایک مہینہ گزرنے تک قصر کرتے رہو پھر جب مہینہ گزر جائے تو پوری نماز پڑھو اگرچہ تم اسی گھڑی وہاں سے نکلنا چاہتے ہو۔

6- انہوں نے کہا اور امام ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا یہ جان لو کہ اول وقت ہمیشہ افضل ہے پس جتنی جلدی ہو سکے نیکی کی طرف سبقت کرو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین عمل وہ ہے جس پر بندہ ہمیشگی اختیار کرے اگرچہ وہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔

TRUE HAQ COMMUNITY

7-انہوں نے کہا اور امام ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا فرض نماز کے وقت کوئی بھی نفل نماز نہ پڑھو کیونکہ فرض کے وقت نفل کی قضا نہیں کی جاتی پس جب فرض کا وقت داخل ہو جائے تو پہلے فرض سے شروعات کرو۔ اور فرمایا کہ ایک قدم دو قدم چار قدم ایک ہاتھ اور دو ہاتھ (سائے کا پیمانہ) کے اوقات نفل نماز کی جگہ کی مناسبت سے مقرر کیے گئے ہیں۔

8- انہوں نے کہا اور امام ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا فرض نماز کی ایک ہی رکعت میں دو سورتیں ملا کر نہ پڑھو کیونکہ (ایک سورت پڑھنا) ہی افضل ہے۔

9- اور فرمایا کہ دو سجدوں کے درمیان اقعاء (ایڑیوں پر بیٹھنے) میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن تشہد کی جگہ اقعاء نہیں کرنا چاہیے کیونکہ تشہد بیٹھنے کی حالت میں ہے اور اقعاء کرنے والا شخص (حقیقت میں) بیٹھا ہوا نہیں ہوتا۔

10- انہوں نے کہا کہ میں نے ان سے پوچھا کیا عورت اور مرد ایک دوسرے کے آمنے سامنے نماز پڑھ سکتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں بشرطیکہ ان کے درمیان ایک کجاوے کے برابر جگہ کا فاصلہ ہو۔

11- انہوں نے کہا اور زرارہ نے بیان کیا کہ میں نے امام ابو جعفر علیہ السلام سے عرض کیا کہ اگر نماز کا وقت ہو جائے اور کوئی شخص باوضو نہ ہو اور وہ سواری سے نیچے اترنے پر قادر نہ ہو تو کیا کرے آپ نے فرمایا وہ اپنی سواری کے نمدے یا زین یا گھوڑے کی گردن کے بالوں سے تیمم کر لے کیونکہ ان میں غبار ہوتا ہے۔

12- انہوں نے کہا اور زرارہ نے امام ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا ایک رکعت میں دو سورتوں کو جمع نہ کیا جائے اور نہ ہی فرض یا نفل طواف کے دو ہفتوں (چودہ چکروں) کو آپس میں جوڑا جائے اور نہ ہی دو روزوں کو (افطار کیے بغیر) ملایا جائے اور نہ دو نمازوں کو (بغیر فاصلہ) جوڑا جائے اور نہ ہی فرض اور نفل نماز کو ایک ساتھ ملایا جائے۔

13- اور ابان بن تغلب نے امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا اللہ عزوجل شعبان کی پندرہویں رات (شبِ برات) اپنی مخلوق میں سے اتنے لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے جتنے قبیلہ بنی کلب کی بکریوں کے بال ہیں۔

14- انہوں نے کہا کہ میں نے ان سے پوچھا کہ ایک شخص نے پیشاب کیا اور اس کے پاس پانی نہیں تھا آپ نے فرمایا وہ اپنے عضو کے جڑ سے لے کر سرے تک تین بار اسے دبائے (استبراء کرے) اور سرے کو جھٹکے پھر اس کے بعد اگر کچھ نکلے تو وہ پیشاب نہیں ہے بلکہ وہ رگوں کی تری (ودِی) ہے۔

15- انہوں نے کہا اور زرارہ نے بیان کیا کہ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا عورت اپنے شوہر کے برابر میں نماز پڑھ سکتی ہے آپ نے فرمایا عورت مرد کے برابر میں تب نماز پڑھے جب اس کے اور مرد کے درمیان اتنی جگہ ہو جس سے گزرا نہ جا سکے یا ایک ہاتھ کی ہڈی (ایک ہاتھ) کے برابر یا اس سے زیادہ فاصلہ ہو۔

16- انہوں نے کہا اور امام ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا اگر کچھ لوگ نماز پڑھیں اور ان کے اور امام کے درمیان اتنا فاصلہ ہو جسے عبور نہ کیا جا سکے (یعنی بہت زیادہ فاصلہ یا رکاوٹ ہو) تو وہ امام ان کا امام نہیں ہے۔

17- انہوں نے کہا کہ فضیل نے مجھے امام ابو جعفر علیہ السلام کے حوالے سے بتایا کہ آپ نے مجھ سے فرمایا اے فضیل ہمارے چاہنے والوں میں سے جس سے بھی تم ملو اسے ہمارا سلام پہنچا دو اور ان سے کہہ دو کہ میں اللہ کے حضور ان کے کچھ کام نہیں آ سکوں گا سوائے تقویٰ اور پرہیزگاری کے پس اپنی زبانوں کی حفاظت کرو اور اپنے ہاتھوں کو (برائی سے) روکے رکھو اور تم پر صبر اور نماز لازم ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صبر اور نماز کے ذریعے مدد چاہو بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

18- انہوں نے کہا اور آپ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے ہر نماز کی اصل دو رکعتیں فرض کی تھیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان میں سات رکعتوں کا اضافہ کیا جن میں وہم (شک) واقع ہوتا ہے اور ان میں قرات نہیں ہے۔

19- انہوں نے کہا اور فضیل و زرارہ نے امام ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی کہ ہم نے ان سے پوچھا کیا اگر میں جمعہ کے لیے فجر کے بعد غسل کروں تو یہ کافی ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔اور زرارہ نے امام ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا جب تم نے طلوعِ فجر کے بعد غسل کر لیا تو تمہارا یہی ایک غسل جنابت، جمعہ، عرفہ، قربانی کے دن، سر منڈوانے، ذبح کرنے اور زیارت (کعبہ) کے لیے کافی ہے پس جب تم پر اللہ کے کئی حقوق (غسل) جمع ہو جائیں تو ایک ہی غسل تمہاری طرف سے ان سب کے لیے کافی ہو جائے گا۔

زرارہ نے کہا کہ اسی طرح عورت کے لیے بھی ایک ہی غسل اس کی جنابت، احرام، جمعہ، حیض سے پاکی اور عید کے لیے کافی ہے۔

20- انہوں نے کہا اور زرارہ نے امام ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی کہ جب کسی رکاوٹ (اگلی نماز کے وقت) کے بعد یقین حاصل ہو جائے تو وہ اس (پچھلی نماز) کی قضا کرے اور یقین پر قائم رہے اور وہ رکاوٹ (عصر) اور شک والی نماز دونوں کو پڑھے پس اگر اسے ظہر کے بارے میں اس وقت شک ہو جب وہ ابھی عصر پڑھ رہا ہو تو وہ اسے (ظہر کو) دوبارہ پڑھے اور اگر اسے عصر پڑھنے کے بعد شک ہوا ہو تو وہ (ظہر) گزر گئی (یعنی اسے صحیح مانا جائے گا) سوائے اس کے کہ اسے یقین ہو جائے کیونکہ عصر ظہر کے درمیان ایک رکاوٹ ہے پس شک کی وجہ سے رکاوٹ کو نہ چھوڑے مگر یہ کہ یقین حاصل ہو جائے۔

21- انہوں نے کہا اور ابنِ مسلم نے بیان کیا کہ امام ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص اس امام کے پیچھے (سورہ فاتحہ یا سورت) پڑھے جس کی وہ اقتدا کر رہا ہے اور وہ اسی حال میں مر جائے تو وہ فطرت (اسلام) کے علاوہ پر اٹھے گا۔

حریز بن عبد اللہ سجستانی (رحمتہ اللہ علیہ) کی کتاب سے منتخب شدہ احادیث مکمل ہوئیں اور حریز کی کتاب ایک معتبر اصل (بنیادی مآخذ) ہے جس پر عمل کیا جاتا ہے۔

10

من کتاب المشیخۃ تصنیف الحسن بن محبوب السراد صاحب الرضا علیہ السلام

یہ روایات ہم نے کتاب المشیخۃ سے لی ہیں جو حسن بن محبوب السراد کی تصنیف ہے، جو امام رضا علیہ السلام کے اصحاب میں سے تھے۔ وہ ہمارے نزدیک ثقہ، بلند مرتبہ، کثیر روایت کرنے والے اور اپنے زمانے کے چار ارکان میں سے ایک تھے۔

1-ابو ایوب نے سماعہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: پہاڑی علاقے کے ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس نے سرکاری ملازمت ظالم حکومت کے کاموں سے مال حاصل کیا پھر وہ اس میں سے صدقہ دیتا ہے، صلہ رحمی کرتا ہے حج کرتا ہے اور فقراء کو مال دیتا ہے تاکہ جو اس نے کمایا ہے وہ بخش دیا جائے اور وہ یہ کہتا ہے کہ بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹاتی ہیں۔امام علیہ السلام نے فرمایا: بے شک گناہ گناہ کو ختم نہیں کرتا، لیکن نیکی گناہ کو گرا دیتی ہے۔ پھر امام علیہ السلام نے فرمایا: اگر اس نے حرام اور حلال کو آپس میں ملا دیا ہو اور وہ دونوں اس طرح خلط ملط ہو گئے ہوں کہ حرام کی حلال سے پہچان ممکن نہ رہے تو پھر کوئی حرج نہیں۔

2- ابو ایوب نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہ السلام میں سے کسی ایک سے خیانت اور چوری کے مال کی خریداری کے بارے میں پوچھا۔امام علیہ السلام نے فرمایا: ایسا کرنا درست نہیں سوائے اس کے کہ اس کے ساتھ کوئی اور چیز مل گئی ہو، لیکن جو چیز بذاتِ خود چوری کی ہو وہ ہرگز نہ خریدی جائے، البتہ اگر تم سرکاری سامان (حکومتی مال) سے کچھ خریدتے ہو تو تمہارے لیے اس میں کوئی حرج نہیں۔

3- ابو ایوب نے سماعہ بن مہران سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو اپنے بیج سے سو جریب غلہ یا کوئی اور فصل کاشت کرتا ہے پھر اس کے پاس کوئی دوسرا شخص آ کر کہتا ہے کہ مجھ سے اپنے بیج کا آدھا حصہ اور اس زمین پر ہونے والے اخراجات کا آدھا حصہ لے لو اور مجھے (کاشتکاری میں) شریک کر لو؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

4- ابو ایوب نے ضریس کناسی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس گھی اور پنیر کے بارے میں پوچھا جو ہمیں رومیوں (مشرکین) کی زمین میں ملے کیا ہم اسے کھا سکتے ہیں؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: جس کے بارے میں تمہیں علم ہو جائے کہ اس میں حرام (ناپاک چیز) کی ملاوٹ ہو چکی ہے اسے نہ کھاؤ، لیکن جس کے بارے میں تمہیں (حرام ہونے کا) علم نہ ہو اسے کھاؤ یہاں تک کہ تمہیں اس کے حرام ہونے کا یقین ہو جائے۔

5- ابو ایوب نے سماعہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ہمارے (شیعوں) میں سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس کے پاس جنگی ساز و سامان ہو اور وہ (مالی طور پر) ضرورت مند ہو، کیا وہ اسے بیچ کر اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے یا صدقہ (زکوٰۃ وغیرہ) لے لے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: وہ اسے بیچ دے اور اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے۔

6- ابو ایوب نے سماعہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ہمارے میں سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس کے پاس اتنا مال ہو جس سے وہ گزارا کر سکتا ہو لیکن وہ مقروض ہو، کیا وہ یہ مال اپنے اہل و عیال کو کھلائے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے وسعت دے اور وہ اپنا قرض ادا کرے؟ یا تنگی کے زمانے اور کمانے کی دشواری میں اپنے سر پر مزید قرض لے لے؟ یا جو اس کے پاس ہے اس سے اپنا قرض ادا کر دے اور (خود) صدقہ قبول کر لے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا:

وہ اپنے پاس موجود مال سے قرض ادا کرے اور (خود) صدقہ قبول کر لے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: انسان لوگوں کا مال نہ کھائے مگر یہ کہ اس کے پاس ایسی چیز ہو جس سے وہ ان کے حقوق ادا کر سکے بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ایمان والو! ایک دوسرے کا مال ناحق طریقے سے نہ کھاؤ۔اور امام علیہ السلام نے فرمایا: مجھے یہ پسند نہیں کہ کوئی شخص قرض لے مگر یہ کہ اس کے پاس اسے ادا کرنے کی گنجائش ہو خواہ اس کی جائیداد میں ہو یا اس کی تجارت میں چاہے اسے لوگوں کے دروازوں پر پھرنا پڑے اور لوگ اسے ایک ایک دو دو لقمے دے کر ٹال دیں (یعنی وہ صدقہ لینے پر مجبور ہو جائے لیکن قرض ادا کرے)۔ سوائے اس صورت کے کہ اس کا کوئی سرپرست ہو جو اس کے مرنے کے بعد اس کا قرض ادا کرے۔ پھر امام علیہ السلام نے فرمایا: ہم میں سے کوئی مرنے والا ایسا نہیں مرتا مگر یہ کہ اللہ اس کے لیے ایسا ولی مقرر کر دیتا ہے جو اس کے قرض کو ادا کرنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے۔

7- ابن سنان نے کہا: میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے حج کا احرام باندھنے اور اس کی نیت پختہ کرنے کے بارے میں پوچھا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: وہ تلبیہ (لبیک کہنا) ہے، جب وہ تلبیہ کہہ لے اور (حج کی طرف) متوجہ ہو جائے تو اس پر وہ سب واجب ہو جاتا ہے جو ایک محرم پر واجب ہوتا ہے۔

8- جمیل بن صالح نے ابوعبیدہ حذاء سے روایت کی ہے کہ انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ کی قسم! میرے نزدیک میرے اصحاب میں سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار، سب سے زیادہ سمجھ بوجھ رکھنے والا (فقیہ) اور ہماری احادیث کو سب سے زیادہ چھپانے والا (امانت دار) ہو۔ اور میرے نزدیک سب سے بدتر حال اس شخص کا اور مجھ سے سب سے زیادہ دور وہ ہے جو ہماری طرف منسوب حدیث سنے جو ہم سے روایت کی گئی ہو

پھر وہ اسے اپنی عقل میں نہ لائے (سمجھ نہ سکے) اور اسے اپنے دل سے قبول نہ کرے بلکہ اس سے متنفر ہو جائے اس کا انکار کر دے اور اس شخص کو کافر کہے جو اس حدیث پر عقیدہ رکھتا ہو حالانکہ وہ نہیں جانتا کہ شاید وہ حدیث ہماری ہی طرف سے نکلی ہو اور ہماری ہی طرف اس کی سند ہو پس وہ اس (انکار) کی وجہ سے ہماری ولایت سے خارج ہو جائے گا۔

9- سعد بن ابی خلف نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے اپنے ایک فرزند سے فرمایا: اے میرے بیٹے! اس بات سے بچنا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس گناہ میں مبتلا دیکھے جس سے اس نے تمہیں منع کیا ہے اور اس بات سے بھی بچنا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس اطاعت (عبادت) کے مقام پر نہ پائے جس کا اس نے تمہیں حکم دیا ہے۔ تم پر محنت اور کوشش لازم ہے، اور اللہ کی عبادت و اطاعت میں کبھی بھی خود کو کوتاہی سے پاک نہ سمجھنا (یعنی یہ نہ سمجھنا کہ تم نے عبادت کا حق ادا کر دیا ہے)، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت نہیں کی جا سکتی جیسا کہ اس کی عبادت کا حق ہے۔ اور تم مذاق (بے ہودہ ہنسی مذاق) سے بچنا کیونکہ یہ تمہارے ایمان کے نور کو ختم کر دیتا ہے اور تمہاری مروت و وقار کو ہلکا کر دیتا ہے۔ اور چڑچڑے پن (تنگ دلی) اور سستی سے بچنا کیونکہ یہ دونوں تمہیں دنیا اور آخرت کے فائدے سے محروم کر دیتے ہیں۔

10- ابراہیم کرخی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین کام ایسے ہیں کہ انہیں کرنے والا ملعون ہے ملعون ہے ملعون ہے: مسافروں کے بیٹھنے کے سائے میں قضائے حاجت کرنے والا باری سے (پودوں یا جانوروں کو) پلائے جانے والے پانی کو روکنے والا، اور چلتے ہوئے راستے کو بند کرنے والا۔

11- ابو ایوب الخراز نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اس شخص کا کوئی دین نہیں جو اللہ کی معصیت کرنے والے کی اطاعت کو اپنا دین بنا لے اور اس کا بھی کوئی دین نہیں جو اللہ پر جھوٹ گھڑ کر اسے دین کا حصہ بنا لے اور اس شخص کا بھی کوئی دین نہیں جو اللہ کی آیات میں سے کسی بھی چیز کا انکار کرے۔

12-ابن محبوب نے اپنی کتاب میں لکھا ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذی القعدہ کے مہینے کی چار راتیں باقی تھیں جب مدینہ سے نکلے اور چار ذی الحجہ کو مکہ میں داخل ہوئے آپ مکہ کے بالائی حصے یعنی "عقبہ مدنیین سے داخل ہوئے اور مکہ کے نچلے حصے سے (واپسی پر) باہر نکلے۔

13- ابن سنان نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: اگر تم نماز پڑھ رہے ہو اور اپنے کپڑے پر خون دیکھو جو تم نے پہلے نہیں دیکھا تھا تو اپنی نماز مکمل کرو اور فارغ ہو کر اسے دھو لو۔ آپ نے فرمایا: لیکن اگر تم نے نماز شروع کرنے سے پہلے اسے دیکھا تھا اور نہیں دھویا پھر نماز کے دوران تمہاری نظر اس پر پڑی، تو نماز توڑ دو اسے دھوؤ اور اپنی نماز دوبارہ پڑھو۔

14- ابن سنان نے جابر جعفی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: تم میں سے جو کوئی فرض نماز کے بعد اپنے پاؤں (نماز کی حالت سے) موڑنے سے پہلے تسبیحِ فاطمہ (سلام اللہ علیہا) پڑھے گا اسے بخش دیا جائے گا۔

15- راوی نے کہا: میں نے امام علیہ السلام سے سوال کیا کہ میرے کچھ پڑوسی ہیں جن میں سے کچھ اس امر (اہل بیت کی ولایت) کو پہچانتے ہیں اور کچھ نہیں پہچانتے انہوں نے مجھ سے فرمائش کی ہے کہ میں ان کے لیے اذان دوں اور انہیں نماز پڑھاؤں، تو میں ڈرا کہ کہیں میرے لیے اس کی گنجائش نہ ہو؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: ان کے لیے اذان دو انہیں نماز پڑھاؤ اور (نماز کے) اوقات کا خاص خیال رکھو۔

TUKHOKHAQ COMMUNITY

16- علاء ابو ایوب اور ابن بکیر نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو کئی مہینے ایسے علاقوں میں قیام کرتا ہے جہاں پانی نہیں ہوتا وہ صرف چارے اور اونٹوں کی بہتری کی خاطر وہاں رکتا ہے (یعنی وہ تیمم پر گزارا کرتا ہے)؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: نہیں (یعنی ایسا نہیں کرنا چاہیے)۔

17- علاء ابو ایوب اور ابن بکیر نے محمد بن مسلم سے اور انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کی جو سجدہ کرنے کے بعد شک کرے کہ اس نے رکوع کیا تھا یا نہیں؟ امام نے فرمایا: وہ اپنے شک کی پروا نہ کرے اور نماز جاری رکھے یہاں تک کہ اسے یقین ہو جائے کہ رکوع نہیں کیا اس پر کچھ واجب نہیں۔ فرمایا: لیکن اگر اسے یقین ہو جائے کہ رکوع رہ گیا ہے تو وہ ان دو سجدوں کا اعتبار نہ کرے جن کے ساتھ رکوع نہیں ہوا تھا اور اپنی بقیہ نماز رکوع کے ساتھ مکمل کرے اور اس پر سجدہ سہو نہیں ہے۔

18- ابو ایوب نے محمد بن مسلم سے اور انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کی جس کی بیوی کے پاس دو گواہوں نے آکر گواہی دی کہ اس کا غائب شوہر اسے طلاق دے چکا ہے چنانچہ عورت نے عدت گزاری اور دوسرا نکاح کر لیا پھر غائب شوہر واپس آ گیا اور دعویٰ کیا کہ اس نے طلاق نہیں دی اور گواہوں میں سے ایک نے بھی خود کو جھٹلا دیا؟ امام نے فرمایا: دوسرے شوہر کا اس عورت پر کوئی حق نہیں رہے گا اور جس نے (جھوٹی) گواہی دی تھی اس سے مہر لیا جائے گا اور وہ مہر دوسرے شوہر کو واپس کیا جائے گا پہلا شوہر ہی اس عورت کا زیادہ حقدار ہے اور وہ عورت دوسرے شوہر کی عدت گزارے گی اور پہلا شوہر اس وقت تک اس کے قریب نہ جائے جب تک عدت ختم نہ ہو جائے۔

19- ابو ولاد حناظ نے کہا: امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس نصرانی عورت کے بارے میں پوچھا گیا جو ایک مسلمان کے نکاح میں ہو اور وہ زنا کرے اور بچہ پیدا ہو جائے جسے مسلمان اپنا ماننے سے انکار کر دے؟ امام نے فرمایا: وہ (مسلمان) اس سے لعان کرے۔ پوچھا گیا: پھر بچے کا کیا کیا جائے؟ فرمایا: وہ بچہ اپنی ماں کے ساتھ رہے گا اور میاں بیوی میں جدائی کر دی جائے گی اور وہ عورت اس مرد کے لیے ابد تک حرام ہو جائے گی۔

20- ہیثم بن واقد جزری نے کہا: میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جسے اللہ تعالیٰ گناہوں کی ذلت سے نکال کر تقویٰ کی عزت کی طرف لے آئے اللہ اسے بغیر مال کے غنی کر دیتا ہے بغیر قبیلے کے اسے معزز بنا دیتا ہے اور بغیر انسانوں کے (اپنی یاد سے) اسے انسیت عطا کرتا ہے۔ جو اللہ سے ڈرے گا اللہ ہر چیز کو اس سے ڈرا دے گا اور جو اللہ سے نہیں ڈرے گا اللہ اسے ہر چیز سے ڈرائے گا۔ جو اللہ کی طرف سے ملنے والے تھوڑے سے رزق پر راضی ہو گیا اللہ اس کے تھوڑے سے عمل سے راضی ہو جائے گا۔ جو حلال کی طلب میں شرم محسوس نہیں کرتا اور اس پر قناعت کرتا ہے اس کے اخراجات ہلکے ہو جاتے ہیں اور اس کے گھر والے خوش حال رہتے ہیں۔ اور جو دنیا سے بے رغبتی (زہد) اختیار کرتا ہے اللہ اس کے دل میں حکمت راسخ کر دیتا ہے اس کی زبان پر حکمت جاری کر دیتا ہے، اسے دنیا کے عیوب اس کی بیماریوں اور علاج کی بصیرت عطا کرتا ہے اور اسے دنیا سے سلامتی کے ساتھ جنت دار السلام کی طرف رخصت کرتا ہے۔

TIATOK HAQ COMMUNITY

21- ابوحمزہ ثمالی نے روایت کی ہے کہ امام علی بن الحسین زین العابدین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے: اے ابن آدم! تو اس وقت تک خیر و بھلائی پر رہے گا جب تک تیرے اپنے نفس کے اندر سے ایک نصیحت کرنے والا (ضمیر) موجود ہو جب تک اپنا محاسبہ کرنا تیری ہمت اور مقصد رہے اور جب تک (خدا کا) خوف تیرا شعار (اندرونی لباس) اور غم تیرا دثار (اوپر والی چادر) رہے۔ اے ابن آدم! بے شک تو مرنے والا ہے دوبارہ اٹھایا جانے والا ہے اللہ کے حضور کھڑا کیا جانے والا ہے اور تجھ سے سوال کیا جائے گا پس جواب تیار رکھ۔

22- ہیثم نے کہا: میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ ہمارے پاس جزیرہ (علاقے کا نام) میں ایک شخص ہے جو کبھی کبھار ان لوگوں کو خبر دیتا ہے جو اس کے پاس چوری شدہ چیز یا اس جیسی کسی اور بات کے بارے میں پوچھنے آتے ہیں کیا ہم اس سے سوال کر سکتے ہیں؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: جو شخص کسی جادوگر کاہن (نجومی) یا جھوٹے کے پاس جائے اور اس کی باتوں کی تصدیق کرے اس نے اس کتاب کا انکار کیا جو اللہ نے نازل فرمائی ہے۔

23- ابو ایوب نے سماعہ سے روایت کی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ عزوجل کے اس قول پس ایک حاکم (فیصلہ کرنے والا) مرد کے گھر والوں سے اور ایک عورت کے گھر والوں سے بھیجو کے بارے میں سوال کیا: آپ کا کیا خیال ہے اگر وہ دونوں حاکم مرد اور عورت سے اجازت مانگیں اور کہیں کہ کیا تم دونوں نے اصلاح یا جدائی کا اختیار ہمیں سونپ دیا ہے؟ اور مرد و عورت اس پر ہاں کہیں اور گواہوں کو اس پر گواہ بنا دیں تو کیا ان دونوں کا فیصلہ (جدائی) ان پر نافذ ہو جائے گا؟ امام نے فرمایا: ہاں لیکن یہ جدائی صرف اس صورت میں ہو گی جب عورت پاک ہو اور مرد نے اس سے قربت نہ کی ہو۔

ان سے پوچھا گیا: اگر ایک حاکم کہے کہ میں نے ان میں جدائی کر دی ہے اور دوسرا کہے کہ میں نے جدائی نہیں کی؟ امام نے فرمایا: ان دونوں کا فیصلہ تب تک نافذ نہیں ہو گا جب تک وہ دونوں جدائی پر متفق نہ ہو جائیں، جب وہ دونوں متفق ہو جائیں تو مرد اور عورت پر ان کا فیصلہ نافذ ہو جائے گا۔

24- عبداللہ بن سنان نے ابوحمزہ سے روایت کی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا: نصب (دشمنی یا انحراف) کا کم ترین درجہ کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ تم اپنی طرف سے کوئی نئی چیز (بدعت) ایجاد کرو پھر اسی کی بنیاد پر (لوگوں سے) محبت کرو اور اسی کی بنیاد پر دشمنی رکھو۔

25- عبداللہ بن سنان نے ابوحمزہ سے روایت کی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: ہمارے (حقیقی) شیعہ تو گونگے ہوتے ہیں (یعنی وہ بہت کم گو اور رازدار ہوتے ہیں)۔

26- عبداللہ بن سنان نے کہا: میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: یہ علم کلام والے (بحث کرنے والے) کہتے ہیں کہ وہ (امام کی) اطاعت کرتا ہے اور اطاعت نہیں کرتا۔ اگر یہ لوگ جان لیتے کہ تخلیق کی ابتدا کیسے ہوئی اور اس کی اصل کیا ہے تو کبھی دو بندوں میں بھی اختلاف نہ ہوتا۔

27- عبداللہ بن سنان نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: ہر وہ چیز جس میں حرام اور حلال (دونوں کا امکان) ہو وہ تمہارے لیے ہمیشہ حلال ہے جب تک کہ تم اس میں سے حرام کو بعینہٖ (صاف طور پر) نہ پہچان لو پس جب پہچان لو تو اسے چھوڑ دو۔

28- صفوان بن یحییٰ نے ابوجریر قمی سے روایت کی ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا: کیا میں اپنے مادری بھائی (ماں شریک) کا نکاح اپنی پدری بہن (باپ شریک) سے کر سکتا ہوں؟ (یعنی لڑکا اور لڑکی آپس میں محرم نہیں ہیں)۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: ان کا آپس میں نکاح کر دو۔

29- فضل نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے مجھ سے فرمایا: بھلائی پہنچاؤ اور بھلائی کی بات کرو اور "امّعہ" (بے ڈھنگے یا ہر ایک کے پیچھے چلنے والے) نہ بنو۔ میں نے پوچھا: "امّعہ" کیا ہے؟ فرمایا: یہ نہ کہو کہ "میں لوگوں کے ساتھ ہوں" یا "میں بھی عام لوگوں جیسا ہی ایک شخص ہوں"۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: اے لوگو! دو ہی راستے (گھاٹیاں) ہیں: خیر کا راستہ اور شر کا راستہ تو کیا وجہ ہے کہ تمہیں شر کا راستہ خیر کے راستے سے زیادہ محبوب ہے؟

TIKTOKHAQCOMMUNITY

30- یونس بن رباط نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ اس شخص پر رحم کرے جو اپنے بچے کی نیکی (فرمانبرداری) پر اس کی مدد کرے۔ راوی نے پوچھا: وہ اس کی نیکی پر مدد کیسے کرے؟ فرمایا: جو وہ آسانی سے کر سکے اسے قبول کرے جو اس کے لیے مشکل ہو اس سے درگزر کرے اس پر بوجھ نہ ڈالے اور اس کے ساتھ سختی نہ کرے۔ کسی شخص کے کفر کی حد میں داخل ہونے کے درمیان صرف یہی فاصلہ ہے کہ وہ والدین کی نافرمانی (عقوق) یا قطع رحمی (رشتہ داروں سے تعلق توڑنے) میں مبتلا ہو جائے۔ پھر فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: جنت پاکیزہ ہے اللہ نے اسے اور اس کی خوشبو کو معطر کیا ہے اس کی خوشبو دو ہزار سال کی مسافت سے محسوس کی جاتی ہے لیکن والدین کا نافرمان رشتہ توڑنے والا اور تکبر کی وجہ سے زمین پر کپڑا گھسیٹ کر چلنے والا جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔

31- جمیل بن دراج نے محمد بن مسلم سے اور انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص علم سکھاتا ہے اسے علم سیکھنے والے کے برابر اجر ملتا ہے اور اسے سیکھنے والے پر فضیلت بھی حاصل ہے۔ پس علم کو علم کے حاملین (علماء) سے سیکھو اور اپنے بھائیوں کو ویسے ہی سکھاؤ جیسے علماء نے تمہیں سکھایا ہے۔

32- عبدالرحمان بن حجاج نے کہا: میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے عرض کی: آپ کا کیا خیال ہے اگر مجھے کسی طبیب (ڈاکٹر) کی ضرورت پڑے اور وہ نصرانی ہو کیا میں اسے سلام کر سکتا ہوں اور اس کے لیے دعا کر سکتا ہوں؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: ہاں، کیونکہ تمہاری دعا اسے (آخرت میں) کوئی فائدہ نہیں دے گی۔

33- علی بن ابی حمزہ نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو مر گیا اور اس نے وارثوں میں اپنا باپ چچا اور دادا چھوڑے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: باپ کی موجودگی میں دادا کو حصہ نہیں ملے گا (باپ دادا کے لیے حجاب بن جائے گا) ساری میراث باپ کے لیے ہے نہ کہ دادا کے لیے اور چچا اور دادا کے لیے (میراث میں سے) کچھ نہیں ہے۔

34- عبدالعزیز عبدی نے حمزہ بن حمران سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا: لڑکے پر مکمل حدود (شرعی سزائیں) کب واجب ہوتی ہیں کہ وہ اس پر نافذ کی جائیں اور اسے ان کا ذمہ دار ٹھہرایا جائے؟ امام نے فرمایا: جب وہ یتیمی (بچپنے) سے نکل جائے اور بلوغت کو پہنچ جائے۔ میں نے پوچھا: کیا اس کی کوئی مقررہ حد ہے جو پہچانی جا سکے؟ فرمایا: جب اسے احتلام ہو جائے اور وہ پندرہ سال کا ہو جائے یا (زیرِ ناف) بال آ جائیں، اگر اس سے پہلے بھی یہ علامات ظاہر ہو جائیں تو اس پر مکمل حدود نافذ ہوں گی اور اسے ذمہ دار قرار دیا جائے گا۔میں نے پوچھا: لڑکی پر مکمل حدود کب واجب ہوتی ہیں کہ وہ ان کی ذمہ دار ہو اور اس کے حق میں حدود نافذ ہوں؟ فرمایا: لڑکی کا حکم لڑکے جیسا نہیں ہے لڑکی جب شادی شدہ ہو اور اس کے ساتھ شبِ زفاف (رخصتی) ہو جائے اور وہ نو سال کی ہو تو اس کی یتیمی ختم ہو جاتی ہے اس کا مال اس کے حوالے کر دیا جاتا ہے خرید و فروخت میں اس کے معاملات جائز قرار پاتے ہیں اور اس پر مکمل حدود نافذ ہوتی ہیں۔ امام نے مزید فرمایا: لڑکے کا معاملہ خرید و فروخت میں تب تک جائز نہیں ہوتا اور وہ یتیمی سے نہیں نکلتا جب تک وہ پندرہ سال کا نہ ہو جائے یا اسے احتلام ہو جائے یا بال آ جائیں۔

35- ابو ولاد الحناط اور عبداللہ بن سنان نے کہا کہ ہم نے ابوعبداللہ علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے مریض کے لیے مناسب ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کو اپنی بیماری کی اطلاع دے تاکہ وہ اس کی عیادت کریں تو وہ ان کی وجہ سے اجر پائے اور وہ اس کی وجہ سے اجر پائیں راوی نے کہا کہ امام سے عرض کی گئی کہ ہاں وہ تو اس کی طرف چل کر آنے کی وجہ سے اجر پاتے ہیں لیکن وہ مریض ان کی وجہ سے کیسے اجر پاتا ہے امام نے فرمایا کہ ان کے لیے نیکیوں کے حصول کا سبب بننے کی وجہ سے وہ ان کے بدلے اجر پاتا ہے پس اس کے لیے اس عمل کی وجہ سے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور اس کے دس درجات بلند کیے جاتے ہیں اور اس کے دس گناہ مٹا دیے جاتے ہیں پھر امام علیہ السلام نے فرمایا کہ تم میں سے میت کے وارثوں کے لیے مناسب ہے کہ وہ میت کے بھائیوں کو اس کی موت کی خبر دیں تاکہ وہ اس کے جنازے میں شریک ہوں اور اس پر نماز پڑھیں اور اس کے لیے مغفرت طلب کریں تو ان کے لیے اجر لکھا جائے گا اور

اس کی میت کے لیے استغفار لکھا جائے گا اور وہ وارث ان کی وجہ سے اجر حاصل کرے گا اور ان کے استغفار کے ذریعے جو اس نے اپنی میت کے لیے حاصل کیا اس کا بھی اسے اجر ملے گا

36 -عبداللہ بن غالب نے رقبہ العبدی سے انہوں نے ربیعہ السعدی سے اور انہوں نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ قیامت کے دن سات مومن میرے رب کے عرش کے سائے تلے ہوں گے وہ حکمران جو عادل اور میانہ رو ہو وہ مالدار جو اپنے مال میں اللہ عزوجل کی اطاعت کے مطابق عمل کرے اور جب صدقہ دے تو اپنے دائیں ہاتھ سے اس طرح دے کہ اسے اپنے بائیں ہاتھ سے چھپائے وہ شخص جسے کوئی صاحب جمال عورت اپنی طرف بلائے تو وہ کہے کہ میں رب العالمین سے ڈرتا ہوں وہ شخص جس کا دل مسجدوں میں لگا رہے اور وہ وہاں بیٹھ کر نماز کے وقت کا انتظار کرے وہ شخص جو جوانی کو پہنچا تو اس نے اپنی طاقت جوانی اور توانائی ان کاموں میں صرف کی جن سے اللہ محبت کرتا ہے اور راضی ہوتا ہے وہ شخص جس نے اللہ اور روزِ قیامت کو یاد کیا تو اللہ کے خوف سے اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور وہ شخص جو اپنے مومن بھائی سے ملا اور کہا کہ اللہ کی قسم میں تم سے اللہ کی خاطر محبت کرتا ہوں تو اس کے مومن بھائی نے جواب دیا کہ اللہ کی قسم میں بھی تم سے اللہ کی خاطر محبت کرتا ہے پس دونوں نے اس پر ایک دوسرے کی تصدیق کی

37 -راوی نے کہا کہ مجھ سے ہذیل بن حیان صیرفی نے اپنے بھائی جعفر بن حیان صیرفی سے روایت بیان کی کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ میرے پاس ایک شخص آتا ہے اور مجھ سے درہموں کے بدلے دینار خریدتا ہے میں اس کے سامنے درہموں کی ایک تھیلی نکالتا ہوں جس میں دس ہزار درہم ہوتے ہیں وہ درہموں کو دیکھتا ہے اور میں اس سے قیمت طے کر لیتا ہوں پھر میں اس سے کہتا ہوں کہ میں نے یہ پانچ ہزار درہم اس قیمت پر تمہیں پانچ سو دینار کے بدلے بیچ دیے وہ کہتا ہے کہ میں نے خرید لیے اور میں راضی ہوں پھر وہ مجھے ایک تھیلی دیتا ہے جس میں چھ سو دینار ہوتے ہیں میں اسے اس سے لے لیتا ہوں اور وہ مجھ سے کہتا ہے کہ میں نے ان چھ سو دینار میں سے پانچ سو دینار ان پانچ ہزار درہموں کی قیمت کے طور پر تمہیں ہبہ (دے) دیے ہیں میں تھیلی پکڑ لیتا ہوں جبکہ

اس نے اس مجلس میں نہ مجھ سے درہم تولے ہوتے ہیں نہ نقد لیے ہوتے ہیں اور نہ ہی میں نے اس مجلس میں اس سے دینار تولے یا پرکھے ہوتے ہیں وہ بعد میں میرے پاس آتا ہے تو میں اسے تول کر اور پرکھ کر دے دیتا ہوں امام نے مجھ سے فرمایا کہ کیا اس تھیلی میں جو تم نے اس کے سامنے نکالی تھی پانچ ہزار درہم پورے تھے اور اس تھیلی میں جو اس نے تمہیں دی پانچ سو دینار پورے تھے میں نے کہا کہ جی ہاں اس میں پورا مال تھا بلکہ اس سے زیادہ تھا امام نے فرمایا کہ پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے

38 -حارث بن احول نے برید العجلی سے روایت کی کہ میں نے ابوجعفر علیہ السلام سے پوچھا کہ نماز میں کیا چیز زیادہ افضل ہے قرات کی کثرت یا رکوع اور سجدے میں طویل قیام امام نے فرمایا کہ نماز میں رکوع اور سجدے میں زیادہ دیر ٹھہرنا افضل ہے کیا تم نے اللہ عزوجل کا قول نہیں سنا کہ پس قرآن میں سے جتنا میسر ہو پڑھو اور نماز قائم کرو یہاں نماز قائم کرنے سے مراد رکوع اور سجدے میں طویل قیام ہے راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا کہ پھر زیادہ قرات کرنا بہتر ہے یا زیادہ دعا مانگنا امام نے فرمایا کہ زیادہ دعا مانگنا افضل ہے کیا تم نے اللہ کا وہ قول نہیں سنا جو اس نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا کہ آپ کہہ دیجیے کہ اگر تمہاری دعا نہ ہوتی تو میرا رب تمہاری پروانہ کرتا

39 -ابو محمد نے حارث بن مغیرہ سے روایت کی کہ ایک رات مدینہ کے کسی راستے میں ابوعبداللہ علیہ السلام مجھ سے ملے اور فرمایا اے حارث میں نے کہا جی لبیک امام نے فرمایا کہ تمہارے بیوقوفوں کے گناہ تمہارے علماء پر ڈال دیے جائیں گے پھر آپ تشریف لے گئے حارث کہتے ہیں کہ پھر میں امام کی خدمت میں حاضر ہوا اور اجازت لے کر عرض کی کہ میں آپ پر قربان جاؤں آپ نے یہ کیوں فرمایا کہ تمہارے بیوقوفوں کے گناہ تمہارے علماء پر ڈال دیے جائیں گے اس بات سے مجھ پر بڑی گھبراہٹ طاری ہو گئی ہے امام نے فرمایا کہ ہاں جب تمہیں اپنے کسی آدمی کے بارے میں ایسی ناپسندیدہ بات پہنچے جس کی وجہ سے ہمیں اذیت پہنچتی ہو اور لوگوں میں ہماری بدنامی ہوتی ہو تو کیا چیز تمہیں اس کے پاس جانے اور اسے ڈانٹنے اور نصیحت کرنے اور اسے موثر بات کہنے سے روکتی ہے

TIKTOK HAQ COMMUNITY

میں نے عرض کی کہ وہ ہماری بات نہیں مانے گا اور ہماری اطاعت نہیں کرے گا امام نے فرمایا کہ اگر ایسا ہے تو پھر تم اس کا بائیکاٹ کرو اور اس کے پاس بیٹھنے سے پرہیز کرو

40 -صالح بن رزین نے شہاب سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا جب کسی عورت کے لیے بچے کی پیدائش مشکل ہو جائے تو اس کے لیے ایک چمڑے کے ٹکڑے پر لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم گویا کہ وہ جس دن اسے دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے تو وہ (محسوس کریں گے کہ) وہ نہیں ٹھہرے مگر دن کی ایک گھڑی گویا کہ وہ جس دن اسے دیکھیں گے تو وہ (محسوس کریں گے کہ) وہ نہیں ٹھہرے مگر ایک شام یا اس کی صبح کے برابر جب عمران کی زوجہ نے کہا اے میرے رب بے شک میں نے تیرے لیے نذر مانی ہے اس کی جو میرے پیٹ میں ہے کہ وہ (تیری خدمت کے لیے) آزاد ہوگا پھر اسے ایک دھاگے سے باندھ دو اور اس کی دائیں ران پر کس دو پس جب بچہ پیدا ہو جائے تو اسے اتار دو

41 -راوی نے کہا کہ میں نے امام علیہ السلام سے اللہ تعالٰی کے اس قول کے بارے میں پوچھا کہ اے ایمان والو اپنی پاکیزہ کمائی میں سے خرچ کرو اور اس میں سے بھی جو ہم نے تمہارے لیے زمین سے نکالا ہے اور اس میں سے ناپاک (گھٹیا) چیز کا ارادہ نہ کرو کہ تم اسے خرچ کرو امام نے فرمایا کمائی کے بارے میں اس سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے اسلام لانے سے پہلے ناپاک طریقے سے مال کمایا تھا پھر جب ان کا اسلام اچھا ہو گیا تو انہوں نے اس ناپاک کمائی کو ناپسند کیا اور چاہا کہ اسے اپنے مال سے نکال دیں تو اللہ تعالٰی نے اس بات سے انکار کیا کہ وہ اس کی بارگاہ میں قربت حاصل کریں مگر اپنی پاکیزہ ترین کمائی کے ذریعے

42 -اور اللہ کا یہ قول کہ اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لیے زمین سے نکالا ہے تو امام نے فرمایا اس سے مراد کھجور کی ایک قسم ہے جسے جعرور کہا جاتا ہے جس کی گٹھلی بڑی اور گودا کم ہوتا ہے اور ایک دوسری قسم کی کھجور جسے معافارہ کہا جاتا ہے اور یہ دونوں گھٹیا ترین کھجوریں ہیں پس جب لوگ کھجور کے درختوں کی زکوٰۃ نکالتے تھے تو وہ ان دو قسموں کی کھجوریں لے آتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اس عمل کو رد کر دیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا ان دو درختوں کا اندازہ (تخمینہ) نہ لگاؤ اور ان کی طرف سے کچھ ادا نہ کرو آپ کا مقصد اس بہانے کو ختم کرنا تھا جو لوگ بناتے تھے حالانکہ کچھ لوگ عمدہ کھجوروں کی جگہ یہی گھٹیا کھجوریں ادا کرتے تھے اور اسی بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اور اس میں سے ناپاک (گھٹیا) چیز کا ارادہ نہ کرو کہ تم اسے خرچ کرو حالانکہ تم خود اسے لینے والے نہیں ہو مگر یہ کہ تم اس میں چشم پوشی کرو پس چشم پوشی سے مراد یہ ہے کہ کسی چیز کی قیمت گر جائے اور وہ اسے سستے داموں لے لے

43-عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: "میں تمہیں اللہ سے ڈرنے (تقویٰ) کی وصیت کرتا ہوں۔ لوگوں کو اپنے کندھوں پر سوار نہ کرو (لوگوں پر بوجھ نہ بنو) کہ تم ذلیل ہو جاؤ۔ اللہ عزوجل اپنی کتاب میں فرماتا ہے: اور لوگوں سے اچھی بات کہو۔" پھر امام نے فرمایا: "ان کے مریضوں کی عیادت کرو ان کے جنازوں میں شریک ہو، ان کے حق میں اور ان کے خلاف (حق پر مبنی) گواہی دو اور ان کی مسجدوں میں ان کے ساتھ نماز پڑھو یہاں تک کہ تمہارے اور ان کے درمیان (اخلاق کی بنیاد پر) امتیاز اور فرق واضح ہو جائے۔

44-خالد بن جریر نے ابوالربیع سے روایت کی کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے نادانی میں سود کھایا اور اب اسے چھوڑنا چاہتا ہے۔ امام نے فرمایا: جو گزر گیا وہ اس کا ہے، اور اسے چاہیے کہ مستقبل میں اس سے بچے۔ پھر امام نے فرمایا: ایک شخص امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا: مجھے وراثت میں مال ملا ہے اور میں جانتا ہوں کہ اس کا مالک اس میں سود کا کاروبار کرتا تھا، میں نے عراق اور حجاز کے فقہاء سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ اس کا کھانا جائز نہیں ہے۔ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: اگر تمہیں اس میں سے کوئی ایسی چیز (رقم) معلوم ہے جو الگ پہچانی جاتی ہو اور تم اس کے مالک کو بھی جانتے ہو کہ یہ سود ہے تو اپنا اصل مال لے لو اور باقی چھوڑ دو۔ لیکن اگر وہ مال (حلال و حرام) آپس میں ملا ہوا ہے تو اسے خوشی سے کھاؤ کیونکہ یہ مال اب تمہارا ہے اور اس کام سے بچو جو اس کا (پہلا) مالک کرتا تھا۔ بے شک رسول اللہ ﷺ نے گزشتہ سود کو معاف کر دیا تھا لہذا جو اس سے ناواقف ہو اس کے لیے اسے کھانا جائز ہے یہاں تک کہ اسے پتہ چل جائے اور جب اسے علم ہو جائے تو اس کا کھانا اس پر حرام ہے پس اگر وہ جاننے کے بعد بھی اسے کھائے گا تو اس پر وہی (گناہ و سزا) لازم ہوگی جو سود خور پر ہوتی ہے۔

45-جمیل نے ابوعبیدہ سے روایت کی کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس کی ایک 'ام ولد' (وہ کنیز جس سے اس کی اولاد ہو) تھی اور اس سے ایک لڑکا بھی تھا۔ جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے اس کنیز کے لیے دو ہزار درہم یا اس سے زیادہ کی وصیت کی۔ کیا ورثاء کو یہ حق ہے کہ اسے دوبارہ غلام بنا لیں؟ امام نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ میت کے تہائی مال (ثلث) سے آزاد ہو جائے گی اور اسے وہ مال بھی دیا جائے گا جس کی اس کے لیے وصیت کی گئی تھی۔"

46- جمیل نے ابوعبیدہ کے ذریعے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی کہ میں نے آپ سے اس عورت کے بارے میں پوچھا جس نے شوہر کے ہوتے ہوئے دوسرے مرد سے نکاح کر لیا۔ امام نے فرمایا: اگر اس کا پہلا شوہر اسی شہر میں مقیم تھا جہاں وہ تھی اور ان کی ایک دوسرے تک رسائی ممکن تھی تو اس عورت پر وہ حد واجب ہے جو زانیہ محصنہ (شادی شدہ زناکار) پر ہوتی ہے (یعنی رجم)۔ اور اگر اس کا پہلا شوہر اس سے غائب تھا یا اسی شہر میں تھا مگر ان کی ایک دوسرے تک رسائی ممکن نہ تھی تو اس پر وہ حد ہے جو زانیہ غیر محصنہ پر ہوتی ہے (یعنی کوڑے)۔ اور ان کے درمیان نہ لعان ہوگا اور نہ (طلاق کے ذریعے) علیحدگی (کیونکہ نکاح ہی باطل ہے)۔ میں نے عرض کیا: اسے رجم کون کرے گا یا حد کون لگائے گا جبکہ اس کا شوہر اسے امام کے پاس نہیں لے جانا چاہتا؟ امام نے فرمایا: "اللہ کی حد اس کے بدن پر باقی رہے گی یہاں تک کہ جو اس (حد) کو قائم کرنے والا ہے وہ اسے قائم کرے، یا وہ اللہ سے اس حال میں ملے کہ وہ گناہگار ہو۔ میں نے عرض کیا: اگر وہ اپنے اس کام سے جاہل (ناواقف) ہو؟ تو امام نے فرمایا: "کیا وہ دارِ ہجرت (اسلامی معاشرے) میں نہیں رہتی؟ آج مسلمانوں کی عورتوں میں سے کوئی ایسی عورت نہیں ہے جو یہ نہ جانتی ہو کہ مسلمان عورت کے لیے یہ حلال نہیں کہ وہ (ایک وقت میں) دو شوہر رکھے۔ اگر کوئی عورت بدکاری کرے اور پھر کہہ دے کہ میں نہیں جانتی تھی یا میں جاہل تھی کہ یہ کام حرام ہے تو اللہ کی حدیں معطل ہو کر رہ جائیں گی۔

ان احادیث کا اختتام ہوا جو حسن بن محبوب السراد کی کتاب سے لی گئی ہیں، جو کہ 'کتاب المشیخۃ' ہے اور یہ ایک معتبر کتاب ہے

TIKTOK HQ COMMUNITY

11

من کتاب النوادر تصنیف محمد بن علی بن محبوب الأشعری الجوہری القمی

اور اسی (کتاب) سے ہے جو ہم نے کتاب النوادر سے منتخب کیا ہے۔جو محمد بن علی بن محبوب الاشعری الجوہری القمی کی تصنیف ہے۔اور یہ کتاب ہمارے شیخ ابو جعفر الطوسی (رحمہ اللہ) کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تھی جو "النہایۃ" کے مصنف ہیں۔

TIKTOK HAQ COMMUNITY

1-احمد، انہوں نے حسین بن سعید سے انہوں نے نضر بن سوید سے انہوں نے یحییٰ بن عمران الحلبی سے انہوں نے عمران بن علی سے نقل کیا انہوں نے کہا: میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے فجر سے پہلے اذان کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: اگر جماعت ہو تو نہیں، اور اگر اکیلا (نمازی) ہو تو کوئی حرج نہیں۔

2- عباس بن معروف انہوں نے عبداللہ بن مغیرہ سے انہوں نے معاویہ بن وہب سے نقل کیا انہوں نے کہا: میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس تثویب (اذان اور اقامت کے درمیان اضافی جملے کہنا) کے بارے میں پوچھا جو اذان اور اقامت کے درمیان ہوتی ہے تو آپ نے فرمایا: ہم اسے نہیں جانتے۔

3- اور انہی (عباس) نے حسین سے انہوں نے فضالہ سے انہوں نے علاء سے انہوں نے محمد سے انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا آپ نے فرمایا: میرے والد اپنے گھر میں (نماز کے لیے) "الصلاۃ خیر من النوم" پکارا کرتے تھے اور اگر تم اسے رد کر دو (یعنی نہ کہو) تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(مترجم نے اس حدیث 3 کی وضاحت میں کہا کہ جس زمانے میں یہ احادیث بیان ہوئیں اس وقت حکمران طبقے اور عوامی اکثریت کا عقیدہ "تثویب" (الصلاۃ خیر من النوم) کو اذان کا حصہ سمجھنا تھا۔ امام محمد باقرؑ کا یہ فرمانا کہ میرے والد اپنے گھر میں یہ پکارتے تھے تقیہ کی ایک صورت ہو سکتی ہے تاکہ گھر کے باہر رہنے والے دشمنوں کو کوئی بہانہ نہ ملے۔اسی حدیث کے آخر میں امامؑ کا یہ فرمانا کہ اگر تم اسے رد کر دو (نہ کہو) تو کوئی حرج نہیں خود اس بات کی سب سے بڑی دلیل ہے کہ یہ جملہ اذان کا شرعی اور واجب حصہ نہیں ہے۔ اگر یہ واجب ہوتا تو امامؑ اسے ترک کرنے کی اجازت نہ دیتے۔کچھ فقہاء کا کہنا ہے کہ امام سجادؑ اسے بطورِ اذان نہیں بلکہ محض گھر والوں کو نیند سے بیدار کرنے کے لیے ایک پکار کے طور پر استعمال کرتے تھے جیسے کوئی عام جملہ کہا جاتا ہے۔

شیعہ مذہب میں احادیث کے پرکھنے کا ایک اصول یہ ہے کہ جو روایت "مشہور" اور متواتر احادیث کے خلاف ہو اسے قبول نہیں کیا جاتا۔ سینکڑوں دیگر روایات میں ائمہؑ نے واضح طور پر اسے اذان میں کہنے سے منع کیا ہے اور اسے دوسروں کی ایجاد قرار دیا ہے۔ اسی کتاب (النوادر) کی دوسری حدیث میں بھی امامؑ نے فرمایا: ہم اسے نہیں جانتے۔)

4-اور انہی سے انہوں نے جعفر بن بشیر سے انہوں نے عبید بن زرارہ سے نقل کیا انہوں نے کہا: میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا (میں نے کہا): کیا آدمی نماز قائم ہونے (اقامت) کے بعد بات کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں!

5- اور انہی سے انہوں نے جعفر سے انہوں نے حسن بن شہاب سے نقل کیا انہوں نے کہا: میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا: اس میں کوئی حرج نہیں کہ آدمی بات کرے جبکہ وہ اقامت کہہ رہا ہو یا اقامت کہہ چکنے کے بعد، اگر وہ چاہے۔

6- حسن بن علی انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے عبداللہ بن میمون سے انہوں نے جعفر امام صادق سے انہوں نے اپنے والد امام باقر علیہ السلام سے نقل کیا آپ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا: میں قیامت کے دن براق پر محشور کیا جاؤں گا، اور میری بیٹی فاطمہ میری اونٹنی "عضباء" (جس کے کان میں کٹ ہو) یعنی "قصویٰ" پر محشور کی جائے گی، اور یہ بلال جنت کی اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی پر محشور کیا جائے گا جو اذان دے رہا ہو گا (اشھد أن لا إله إلا الله و أشھد أن محمداً رسول اللہ)پس جب وہ اذان دے گا تو اسے جنت کے جوڑوں میں سے ایک جوڑا پہنایا جائے گا۔

7-انہی سے انہوں نے حسین سے انہوں نے احمد القروی سے انہوں نے ابان سے انہوں نے ابو بصیر سے انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا آپ نے فرمایا: سورج کا ڈھلنا (دلوک الشمس) اس کا زوال ہے اور رات کا اندھیرا (غسق اللیل) رات کے اسی مقام پر ہے جس پر دن میں زوال ہوتا ہے۔

8-احمد بن الحسن بن علی بن فضال انہوں نے علی بن یعقوب الہاشمی سے انہوں نے مروان بن مسلم سے انہوں نے عمار الساباطی سے انہوں نے ابوعبداللہ (امام صادق) علیہ السلام سے نقل کیا آپ نے فرمایا: میں نے ابو الخطاب کو صرف یہ حکم دیا تھا کہ وہ مغرب کی نماز اس وقت پڑھے جب سورج نکلنے کی سمت (مشرق) سے سرخی غائب ہو جائے جو کہ مغرب کے وقت ہوتی ہے پس اس نے اسے وہ سرخی بنا لیا جو مغرب کی جانب (شفق) ہوتی ہے اور وہ اس وقت نماز پڑھتا تھا جب شفق غائب ہو جاتی۔

9- احمد بن الحسن بن علی بن فضال انہوں نے علی بن یعقوب الہاشمی سے انہوں نے مروان بن مسلم سے انہوں نے عبید بن زرارہ سے انہوں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا آپ نے فرمایا: جو نماز پڑھنا چاہے اس کی نماز فوت نہیں ہوتی دن کی نماز فوت نہیں ہوتی جب تک سورج غروب نہ ہو جائے اور رات کی نماز فوت نہیں ہوتی جب تک فجر طلوع نہ ہو جائے، اور فجر کی نماز فوت نہیں ہوتی جب تک سورج طلوع نہ ہو جائے۔

10- محمد بن ابی الصہبان انہوں نے عبدالرحمان بن ابی نجران سے انہوں نے اس سے جس نے ذکر کیا انہوں نے مسمع ابی سیار سے انہوں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا آپ نے فرمایا: رکوع اور سجود میں تمہیں تین تسبیحات یا ٹھہر ٹھہر کر ان کے برابر ذکر کافی ہے اور اس شخص کے لیے کوئی فضیلت نہیں جو (جلدی میں) سبح سبح سبح کہتا ہے۔

11- احمد انہوں نے حسین سے، انہوں نے محمد بن الفضیل سے انہوں نے سعد الجلاب سے، انہوں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا، آپ نے فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام ہر رکعت میں قدریہ سے بیزاری ظاہر کرتے تھے اور فرماتے تھے: بحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد۔

12- احمد، انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے انہوں نے ہشام بن حکم سے نقل کیا انہوں نے کہا: ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: زبان پر سبحان اللہ سے ہلکا اور اس سے زیادہ بلیغ کوئی کلمہ نہیں میں نے عرض کیا: کیا رکوع اور سجود میں تسبیح کی جگہ لا الہ الا اللہ الحمدللہ اور اللہ اکبر کہنا کافی ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں یہ سب اللہ کا ذکر ہے۔

13-اور انہی سے اسی اسناد کے ساتھ انہوں نے کہا: میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو برف پر نماز پڑھتا ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں پس اگر زمین پر قدرت نہ رکھتا ہو تو اپنا کپڑا بچھائے اور اس پر نماز پڑھے۔اور اس شخص کے بارے میں جسے بارش پہنچے اور وہ ایسی جگہ ہو جہاں مٹی کی وجہ سے سجدہ نہ کر سکے اور اسے کوئی خشک جگہ نہ ملے؟ فرمایا: وہ نماز شروع کرے پھر جب رکوع کرے تو ویسے ہی رکوع کرے جیسے نماز پڑھتے ہوئے کرتا ہے پھر جب رکوع سے سر اٹھائے تو کھڑے کھڑے ہی سجدے کا اشارہ کرے اور وہ ایسا ہی کرے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو جائے اور کھڑے ہو کر ہی تشہد پڑھے اور سلام پھیرے۔

15-عباس انہوں نے عبداللہ بن مغیرہ سے انہوں نے عبداللہ بن سنان سے انہوں نے ابوعبداللہ (امام صادق) علیہ السلام سے نقل کیا آپ نے فرمایا: جب تم سجدے سے اٹھو تو کہو: اے اللہ! تیری ہی دی ہوئی طاقت اور قوت کے ساتھ میں کھڑا ہوتا ہوں، بیٹھتا ہوں رکوع کرتا ہوں اور سجدہ کرتا ہوں۔

15- محمد بن احمد بن اسماعیل ہاشمی نے علی بن حسین سے انہوں نے علی بن عمر بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام اور عمرکی بوفکی سے روایت کی ہے محمد بن ادریس رحمہ اللہ کہتے ہیں: بوفکی (باء پر پیش، واو، فاء پر زبر اور کاف کے ساتھ) نیشاپور کے دیہات میں سے ایک گاؤں 'بوفک' کی طرف منسوب ہے یہ ہمارے اصحاب میں سے ایک معتبر (ثقہ) بزرگ ہیں لیکن جو برقی سے مروی ہے اور وہ احمد بن محمد بن خالد بن عبد الرحمان بن محمد بن علی البرقی ابو عبد اللہ ہیں جن کی نسبت 'برقرود' کی طرف ہے جو کہ قم کے نواح میں ایک وادی پر واقع بستی ہے، بوفکی کی حدیث کا تسلسل یہ ہے

انہوں نے علی بن جعفر سے انہوں نے اپنے بھائی (امام موسیٰ کاظم) علیہ السلام سے روایت کی، وہ کہتے ہیں میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو نماز پڑھے اور اس کی شرمگاہ (بے خبری میں) باہر ہو اور اسے علم نہ ہو کیا اس پر نماز کا اعادہ (دوبارہ پڑھنا) ہے یا اس کی کیا حالت ہے؟ آپ نے فرمایا: اس پر اعادہ نہیں ہے اور اس کی نماز مکمل ہو گئی۔

16 - احمد بن حسن بن علی بن فضال نے علی بن یعقوب ہاشمی سے انہوں نے مروان بن مسلم سے انہوں نے ابو کہمس سے انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں: میں نے آپ سے پہلی دو رکعتوں کے بارے میں سوال کیا جب آپ ان میں تشہد کے لیے بیٹھیں اور میں بیٹھے ہوئے یہ کہوں: "السلام علیک أیھا النبي ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" (اے نبی آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں) تو کیا یہ نماز سے نکلنا (نماز کا اختتام) ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، بلکہ جب تم کہو: "السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین" (ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو) تو یہ نماز کا اختتام ہے۔

17-عباس نے حماد بن عیسیٰ سے اور انہوں نے معاویہ بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص یہ محسوس کرتا ہے کہ جب تک وہ دعا اور قرات میں اپنی آواز بلند نہ کرے اس نے گویا کچھ نہیں کیا تو امام نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ علی بن حسین علیہ السلام قرآن پڑھنے میں لوگوں میں سب سے خوش آواز تھے اور اپنی آواز اتنی بلند رکھتے تھے کہ گھر والے سن لیتے تھے اور امام محمد باقر علیہ السلام بھی قرآن پڑھنے میں لوگوں میں سب سے خوش آواز تھے اور جب وہ رات کو نماز کے لیے کھڑے ہوتے اور قرات کرتے تو اپنی آواز بلند فرماتے تھے یہاں تک کہ راستے سے گزرنے والے سقّے اور دیگر لوگ رک جاتے اور آپ کی قرات سننے لگتے تھے۔

18 - احمد بن محمد نے حسین بن سعید سے انہوں نے فضالہ سے انہوں نے حسین بن عثمان سے اور انہوں نے ابن مسکان سے روایت کی (محمد بن ادریس کہتے ہیں کہ ابن مسکان کا نام حسن ہے اور وہ جابر جعفی کے بھتیجے ہیں اور اہل بیت کی محبت میں غرق ہیں) انہوں نے محمد بن مسلم سے روایت کی کہ میں نے امام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو نماز پڑھنے والوں کو سلام کرے تو امام نے فرمایا جب کوئی مسلمان تمہیں نماز کی حالت میں سلام کرے تو اسے سلام کا جواب دو اور کہو السلام علیک اور اپنی انگلی سے اشارہ کرو۔

19 - محمد بن حسین نے محمد بن یحییٰ سے انہوں نے غیاث سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کی جس نے نماز میں چھینک ماری اور کسی دوسرے شخص نے اس کا جواب (یرحمک اللہ) دیا تو امام نے فرمایا اس شخص کی نماز فاسد ہو گئی

(محمد بن ادریس کہتے ہیں کہ تسمیت سین اور شین دونوں کے ساتھ چھینک مارنے والے کے لیے دعا کرنے کو کہتے ہیں) اور محمد بن ادریس جو اس کتاب کے مصنف ہیں کہتے ہیں کہ اس نماز کے فاسد ہونے پر کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ دعا نماز کو قطع نہیں کرتی۔

TIKTOK HAQ COMMUNITY

20 - محمد بن حسین نے حسن بن علی بن فضال سے انہوں نے ابو اسحاق ثعلبہ سے اور انہوں نے عبداللہ بن ہلال سے روایت کی کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہمارے حالات بدل گئے ہیں یعنی خراب ہو گئے ہیں تو امام نے فرمایا تم اپنی واجب نماز میں دعا کیا کرو میں نے عرض کیا کہ کیا واجب نماز میں یہ جائز ہے کہ میں دین اور دنیا کی اپنی حاجت کا نام لے کر دعا مانگوں تو امام نے فرمایا ہاں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قنوت پڑھی تھی اور ایک قوم پر ان کے ناموں ان کے باپ کے ناموں اور ان کے قبیلوں کے ناموں کے ساتھ بددعا کی تھی اور حضرت علی علیہ السلام نے بھی ان کے بعد ایسا ہی کیا تھا۔

21-عباس نے حماد بن عیسیٰ سے انہوں نے معاویہ بن عمار سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے عرض کیا ایک شخص پہلی دو رکعتوں میں قرات کرنا بھول گیا اور اسے آخری دو رکعتوں میں یاد آیا کہ اس نے قرات نہیں کی تھی تو امام نے پوچھا کیا اس نے رکوع اور سجود مکمل کر لیے تھے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں تو امام نے فرمایا میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ اپنی نماز کے آخری حصے کو اس کا اول حصہ قرار دوں۔

22 - علی بن خالد نے احمد بن حسن بن علی بن فضال سے انہوں نے عمرو بن سعید سے انہوں نے مصدق بن صدقہ سے اور انہوں نے عمار ساباطی سے روایت کی کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ جب انسان عزائم یعنی واجب سجدے والی سورتیں پڑھے تو کیا کرے؟ امام نے فرمایا جب تم سجدہ کرو اور جب تم سجدے سے اٹھو تو اس میں تکبیر نہیں ہے لیکن جب تم سجدہ کرو تو وہی کہو جو سجدے میں کہا جاتا ہے۔

23-محمد بن حسین نے صفوان بن یحییٰ اور یعقوب بن یزید سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے اور ان سب نے عبداللہ بن بکیر سے اور انہوں نے عبید بن زرارہ سے روایت کی کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو صبح کی نماز ایک رکعت پڑھ کر تشہد پڑھے اور پھر پلٹ جائے اور ادھر ادھر چلا جائے پھر اسے بعد میں یاد آئے کہ اس نے صرف ایک رکعت پڑھی تھی تو امام نے فرمایا وہ اس کے ساتھ ایک اور رکعت ملا لے۔

24-اور انہی سے روایت ہے انہوں نے حسین سے انہوں نے نضر سے اور انہوں نے ابن سنان سے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو اپنی زکٰوۃ نکالتا ہے اور اس کا کچھ حصہ تقسیم کر دیتا ہے جبکہ کچھ حصہ باقی رہ جاتا ہے جسے وہ مناسب جگہوں پر صرف کرنے کے لیے تلاش کرتا ہے اور اس طرح زکٰوۃ کی تقسیم کے آغاز اور اختتام کے درمیان تین ماہ کا فاصلہ آ جاتا ہے تو امام نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

25 - اور انہی سے روایت ہے انہوں نے حسین سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے علی سے اور انہوں نے ابو بصیر سے روایت کی کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اگر تم اپنی زکٰوۃ اس کا وقت آنے سے ایک یا دو ماہ پہلے دینا چاہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن تمہارے لیے جائز نہیں کہ زکٰوۃ کا وقت آنے کے بعد اسے مؤخر کرو۔

26 - علی بن سندی نے صفوان سے اور انہوں نے عبد الرحمن بن حجاج سے انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی کہ امام نے فرمایا کھانے کے لیے پالے گئے جانور اور وہ جانور جو دو بچوں کی پرورش کر رہا ہو اور دودھ دینے والی بھیڑ اور بھیڑوں کے نر (سانڈ) پر زکٰوۃ نہیں ہے۔

27 - احمد بن ہلال نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے ابان بن عثمان سے اور انہوں نے ابو بصیر سے روایت کی کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے "صفو المال" کے بارے میں پوچھا تو امام نے فرمایا امام غنیمت کی تقسیم سے پہلے بہترین کنیز عمدہ سواری تیز تلوار اور زرہ لے لیتا ہے اسی کو صفو المال کہا جاتا ہے۔

28-اور انہی سے روایت ہے کہ میں نے امام کی طرف خط لکھا اس شخص کے بارے میں جسے اس کا کوئی غلام یا اس سے وابستہ کوئی شخص دو ہزار درہم یا اس سے کم یا زیادہ کا ہدیہ دے تو کیا اس پر خمس واجب ہے؟ امام نے جواب میں لکھا کہ اس میں خمس ہے۔اور اسی شخص کے بارے میں (پوچھا گیا) جس کے گھر میں باغ ہو جس میں پھل ہوں جنہیں اہل و عیال کھاتے ہوں اور وہ اس میں سے کچھ حصہ سو یا پچاس درہم میں بیچ بھی دیتا ہو تو کیا اس پر خمس ہے؟ امام نے لکھا کہ جو حصہ کھا لیا گیا اس پر خمس نہیں ہے لیکن جو بیچا گیا ہے اس پر خمس ہے کیونکہ وہ دیگر املاک کی طرح ہے۔

29 - احمد بن محمد نے حسین بن سعید سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے سیف بن عمیرہ سے اور انہوں نے معلی بن خنیس سے (محمد بن ادریس کہتے ہیں کہ خنیس خائے معجمہ نون اور سین مہملہ کے ساتھ ہے) انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی کہ امام نے فرمایا ناصبی کا مال جہاں بھی پاؤ لے لو اور ہمیں اس کا خمس بھیج دو۔

30-احمد بن حسن نے اپنے والد سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے اور انہوں نے حفص بن بختیری سے روایت کی کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ناصبی کا مال جہاں بھی پاؤ لے لو اور ہمیں اس کا خمس ادا کر دو۔

محمد بن ادریس (رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ ان دونوں روایتوں میں ناصبی سے مراد "اہل حرب" (وہ کافر جو مسلمانوں سے برسرِ پیکار ہوں) ہیں کیونکہ وہ مسلمانوں کے خلاف جنگ برپا کرتے ہیں ورنہ کسی بھی صورت میں کسی مسلمان یا ذمی (اسلامی ریاست میں رہنے والے غیر مسلم) کا مال لینا جائز نہیں ہے۔

31-اور انہی سے روایت ہے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے اور انہوں نے عبد الرحمن بن حجاج سے روایت کی کہ میں نے امام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس کے پاس یتیموں کا مال ہو اور وہ انہیں ادا نہ کرے یہاں تک کہ وہ وفات پا جائیں پھر ان کا وارث یا وکیل اس کے پاس آئے اور اس سے اس بات پر صلح کر لے کہ وہ کچھ مال چھوڑ دے گا اور کچھ لے لے گا اور اسے اس کی ذمہ داری سے بری کر دے گا تو کیا وہ اس سے بری الذمہ ہو جائے گا؟ امام نے فرمایا ہاں۔

32 - علی بن سندی نے صفوان سے انہوں نے عیص بن قاسم سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی کہ میں نے امام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے اپنی بیوی کا مال لے لیا ہو اور عورت اس مال کو واپس لینے پر قادر نہ ہو تو کیا اس عورت پر زکوٰۃ واجب ہے؟ امام نے فرمایا زکوٰۃ تو اس شخص پر ہے جس نے اسے مال سے محروم کر رکھا ہے

TIKTOK HAQ COMMUNITY

33-یعقوب بن یزید نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے عبد الرحمن بن حجاج سے اور انہوں نے محمد بن خالد سے روایت کی کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے صدقات (زکوٰۃ) کے بارے میں پوچھا تو امام نے فرمایا اسے ان لوگوں میں تقسیم کرو جن کا اللہ عزوجل نے ذکر فرمایا ہے اور قرض داروں (غارمین) کے حصے میں سے ان لوگوں کو کچھ نہ دو جو جاہلیت کی پکار پکارتے ہیں۔میں نے عرض کیا جاہلیت کی پکار کیا ہے؟ امام نے فرمایا یہ وہ شخص ہے جو کہتا ہے اے بنی فلاں (اپنے قبیلے کو عصبیت کے لیے پکارنا) جس کے نتیجے میں قتل و غارت اور خون ریزی ہوتی ہو تو ایسے لوگوں کو قرض داروں کے حصے سے ادائیگی نہ کرو اور نہ ہی ان لوگوں کو جو عورتوں کے مہر کے معاملے میں مقروض ہوئے ہوں اور امام نے یہ بھی فرمایا کہ ان لوگوں کو بھی نہ دو جو لوگوں کے مال کے معاملے میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتے کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔

34-علی بن سندی نے صفوان سے انہوں نے اسحاق بن عمار سے اور انہوں نے یونس بن عمار سے روایت کی کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس کے والد پر قرض ہو اور اس کے والد کے اخراجات بھی ہوں تو کیا وہ اپنی زکوٰۃ میں سے اپنے والد کو دے سکتا ہے تاکہ وہ اپنا قرض ادا کر سکے؟ امام نے فرمایا ہاں اور اس کے والد سے زیادہ اس کا حقدار کون ہو سکتا ہے۔

35 - احمد نے موسیٰ بن قاسم سے انہوں نے علی بن جعفر سے اور انہوں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کی کہ میں نے امام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جسے نماز کے دوران یاد آئے کہ اس نے رفع حاجت کے بعد استنجا نہیں کیا تھا تو امام نے فرمایا ہاں وہ نماز چھوڑ کر جائے اور استنجا کرے اور نماز دوبارہ پڑھے اور اگر اسے نماز سے فارغ ہونے کے بعد یاد آئے تو وہ نماز کافی ہے اور اس پر اعادہ (دوبارہ پڑھنا) واجب نہیں ہے۔

محمد بن ادریس (رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ اس پر ہر حال میں اعادہ واجب ہے کیونکہ وہ نجاست کا علم رکھتا تھا اور اسے بھول گیا تھا۔

TIAHQAQ COMMUNITY

36-ہیثم بن ابی مسروق نے حکم بن مسکین سے اور انہوں نے سماعہ سے روایت کی کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے عرض کیا کہ میں پیشاب کرتا ہوں پھر پتھروں سے (استنجا کی خاطر) پونچھ لیتا ہوں پھر مجھ سے ایسی تری نکلتی ہے جو میری شلوار کو خراب کر دیتی ہے تو امام نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

37-اور انہی سے روایت ہے انہوں نے حسین سے انہوں نے حسن سے انہوں نے زرعہ سے اور انہوں نے سماعہ سے روایت کی کہ میں نے امام سے "قلس" کے بارے میں پوچھا اور وہ ڈکار ہے جس سے کھانا پیٹ سے اوپر کی طرف اٹھتا ہے جبکہ انسان روزے سے ہو اور وہ قے (الٹی) کی حد تک نہ پہنچا ہو یا وہ نماز میں کھڑا ہو؟ امام نے فرمایا اس سے نہ وضو ٹوٹتا ہے نہ نماز منقطع ہوتی ہے اور نہ ہی روزہ ٹوٹتا ہے۔

38 - علی بن سندی نے حماد بن عیسیٰ سے انہوں نے حریز سے انہوں نے زرارہ سے اور انہوں نے امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہما السلام میں سے کسی ایک سے روایت کی کہ امام نے فرمایا جب تم طلوع فجر کے بعد غسل کر لو تو تمہارا یہ ایک غسل جنابت، جمعہ، عرفہ، قربانی کے دن، بال منڈوانے، ذبح کرنے اور زیارت کے لیے کافی ہے، پس جب تمہارے پاس اللہ کے بہت سے حقوق (واجب اور مستحب غسل) جمع ہو جائیں تو ایک ہی غسل تمہاری طرف سے کافی ہو گا، پھر امام نے فرمایا اسی طرح عورت کے لیے بھی ایک ہی غسل اس کی جنابت، احرام، جمعہ، حیض سے پاکی اور عید کے لیے کافی ہے، اور زرارہ نے کہا جب بہت سے احرام یا حرمتیں جمع ہو جائیں تو ایک ہی غسل تمہارے لیے کافی ہے۔

39-محمد بن احمد بن اسماعیل ہاشمی نے عبداللہ بن حسن سے انہوں نے اپنے دادا علی بن جعفر سے اور انہوں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کی کہ میں نے امام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جسے نہر یا کسی گڑھے میں جمع شدہ پانی ملے اور اسے یہ خدشہ ہو کہ درندوں نے اس میں سے پی رکھا ہو گا تو کیا وہ اس سے غسل جنابت اور نماز کے لیے وضو کر سکتا ہے؟ اور اگر اسے اس کے علاوہ پانی نہ ملے اور وہ پانی مقدار میں غسل کے لیے ایک صاع اور وضو کے لیے ایک مد کے برابر بھی نہ ہو اور بکھرا ہوا ہو تو وہ کیا کرے؟ امام نے فرمایا اگر اس کی ہتھیلی پاک ہو تو وہ ایک ہاتھ سے چلو بھر پانی لے اور اسے اپنے پیچھے، اپنے آگے، اپنے دائیں اور اپنے بائیں چھڑک دے، پھر اگر اسے اندیشہ ہو کہ یہ پانی کافی نہیں ہو گا تو اپنا سر تین بار دھوئے پھر اپنے ہاتھ سے اپنی کھال (باقی بدن) پر پانی مل لے تو ان شاء اللہ یہ اس کے لیے کافی ہو جائے گا۔

40-احمد بن محمد نے بعض کوفیوں سے انہوں نے مرفوعاً امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اس شخص کے بارے میں جو اپنی بیوی کے ساتھ اس کی دبر (پچھلے مقام) میں جماع کرے جبکہ وہ عورت روزے سے ہو؟ امام نے فرمایا اس سے اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا اور اس پر غسل واجب نہیں ہے۔

(مترجم نے اس حدیث کی وضاحت میں کہا ہے کہ روایت میں ذکر ہے کہ اس صورت میں عورت پر غسل واجب نہیں ہے۔ یہاں یہ نکتہ اہم ہے کہ شیعہ فقہ میں غسلِ جنابت واجب ہونے کی دو بنیادی صورتیں ہیں دخول (انزال ہو یا نہ ہو) اگر مرد کے آلے کا مخصوص حصہ (ختنہ گاہ) داخل ہو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔انزال (منی کا خارج ہونا) اگر دخول نہ بھی ہو لیکن منی خارج ہو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔اس حدیث کی روشنی میں اگر دخول اس حد تک نہ ہوا ہو جو شرعی طور پر جنابت کے حکم میں آتا ہے یا عورت کو انزال نہ ہوا ہو، تو غسل واجب نہیں ہوتا)

41-احمد نے حسن بن محبوب سے انہوں نے علاء بن رزین سے اور انہوں نے محمد بن مسلم سے روایت کی کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ جب عورت خواب میں دیکھے کہ مرد اس کے ساتھ فرج (اگلے مقام) میں جماع کر رہا ہے تو اس پر غسل کیوں واجب کیا گیا ہے؟ جبکہ بیداری میں اگر مرد اس کے ساتھ فرج کے علاوہ (دیگر اعضاء) میں جماع کرے اور عورت کو انزال (منی کا خارج ہونا) ہو جائے تو اس پر غسل کیوں واجب نہیں کیا گیا؟ امام نے فرمایا اس لیے کہ اس نے خواب میں یہ دیکھا کہ مرد نے اس کی فرج میں جماع کیا ہے (جو احتلام کے حکم میں ہے) اس لیے اس پر غسل واجب ہوا اور دوسری صورت (بیداری) میں مرد نے فرج کے علاوہ جماع کیا تھا اس لیے اس پر غسل واجب نہیں ہوا کیونکہ مرد نے دخول نہیں کیا تھا اور اگر وہ بیداری میں بھی دخول کر لیتا تو اس پر غسل واجب ہو جاتا خواہ اسے انزال ہوتا یا نہ ہوتا۔

42-محمد بن عبد الحمید نے محمد بن عمر بن یزید سے انہوں نے محمد بن عذافر سے اور انہوں نے عمر بن یزید سے روایت کی کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ مرد اور عورت پر غسل کب واجب ہوتا ہے؟ امام نے فرمایا ان پر غسل اس وقت واجب ہوتا ہے جب مرد (اپنا آلہ) داخل کر دے اور جب دونوں شرمگاہیں آپس میں مل جائیں تو وہ اپنی شرمگاہوں کو دھوئیں (اور غسل کریں)۔

43 - عباس نے عبداللہ بن مغیرہ سے انہوں نے رفاعہ بن موسیٰ سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی، وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حائضہ عورت کے جھوٹے پانی سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ وہ اپنے ہاتھ دھوتی ہو۔

۴۴ - احمد نے علی بن حکم سے انہوں نے عبداللہ بن یحییٰ کاہلی سے روایت کی کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس عورت کے بارے میں پوچھا جس سے مرد نے جماع کیا اور وہ ابھی غسل کی جگہ پر ہی تھی کہ اسے حیض آگیا کیا وہ (جنابت کا) غسل کرے یا نہ کرے؟ امام نے فرمایا اس کے پاس وہ چیز (حیض) آ گئی ہے جو نماز کو فاسد کر دیتی ہے لہذا وہ غسل نہ کرے۔

45 - الحسن بن علی نے حسین بن یزید سے انہوں نے سکونی سے انہوں نے جعفر صادق سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے سر کے کچھ بال منڈوانے اور کچھ چھوڑ دینے اور ماتھے پر بالوں کی لٹیں لٹکانے اور نقش و نگار والے خضاب سے منع فرمایا اور کہا کہ بنی اسرائیل کی عورتیں ماتھے کی لٹوں اور نقش والے خضاب کی وجہ سے ہی ہلاک ہوئیں

46 - اور انہی سے روایت ہے کہ جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا کہ کسی عورت کے لیے یہ حلال نہیں کہ جب اسے حیض آئے تو وہ بالوں کی لٹیں بنائے یا بالوں کا جوڑا بنائے

47 - محمد بن حسین نے محمد بن یحیی الحزاز سے انہوں نے غیاث سے انہوں نے جعفر صادق سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی علیہم السلام سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ حائضہ عورت نہ نماز کی قضا کرے گی اور نہ ہی سجدہ تلاوت سننے پر سجدہ کرے گی

48 - اور انہی سے روایت ہے کہ علی بن حکم نے اسحاق بن جریر سے روایت کی کہ اسحاق نے کہا کہ ہماری ایک عورت نے مجھ سے درخواست کی کہ میں اس کے لیے ابوعبداللہ جعفر صادق علیہ السلام سے ملاقات کی اجازت مانگوں میں نے اجازت لی تو وہ اپنی ایک خادمہ کے ساتھ داخل ہوئی اور پوچھا کہ اے ابوعبداللہ اللہ کے اس قول کہ زیتون کا درخت نہ مشرقی ہے نہ مغربی سے کیا مراد ہے

آپ نے فرمایا کہ اے عورت اللہ نے یہ مثالیں درختوں کے لیے نہیں بلکہ بنی آدم کے لیے دی ہیں جو پوچھنا چاہتی ہو پوچھو اس نے کہا کہ مجھے ان عورتوں کے بارے میں بتائیں جو عورتوں کے ساتھ غلط کام کرتی ہیں ان کی سزا کیا ہے آپ نے فرمایا کہ ان کی سزا وہی ہے جو زنا کی ہے جب قیامت کا دن ہوگا تو انہیں لایا جائے گا اور انہیں آگ کے لباس پہنائے جائیں گے اور آگ کی اوڑھنیاں اڑھائی جائیں گی اور آگ کے پاجامے پہنائے جائیں گے اور ان کے پیٹ سے سر تک آگ کے ستون داخل کیے جائیں گے جن کے ذریعے انہیں آگ میں پھینکا جائے گا اے عورت اس عمل کی ابتدا قوم لوط نے کی جب مرد مردوں کے ساتھ مشغول ہو کر بے نیاز ہو گئے تو عورتیں مردوں کے بغیر رہ گئیں اور انہوں نے بھی وہی کیا جو ان کے مرد کر رہے تھے اس عورت نے پوچھا کہ اللہ آپ کا بھلا کرے اس عورت کے بارے میں کیا حکم ہے جسے حیض آئے اور خون حیض کے دنوں سے تجاوز کر جائے آپ نے فرمایا کہ اگر اس کے حیض کے دن دس سے کم ہیں تو وہ ایک دن انتظار کرے پھر وہ استحاضہ شمار ہوگا اس نے پوچھا کہ اگر خون مہینہ دو مہینے یا تین مہینے مسلسل جاری رہے تو وہ نماز کیسے پڑھے آپ نے فرمایا کہ وہ اپنے حیض کے دن نماز چھوڑ دے پھر ہر دو نمازوں کے لیے غسل کرے اس نے پوچھا کہ اگر حیض کے دن بدلتے رہتے ہوں کبھی دو تین دن پہلے آ جائے اور کبھی اتنے ہی دن تاخیر سے تو اسے کیسے پتہ چلے گا آپ نے فرمایا کہ حیض کا خون چھپا ہوا نہیں رہتا وہ گرم ہوتا ہے اور اس میں جلن ہوتی ہے جبکہ استحاضہ کا خون فاسد اور ٹھنڈا ہوتا ہے اسحاق کہتے ہیں کہ وہ عورت اپنی خادمہ کی طرف مڑی اور کہنے لگی کہ کیا تمہیں لگتا ہے کہ یہ کبھی عورت تھے جو اتنی باریکی جانتے ہیں

49 - علی بن سندی نے حماد بن عیسی سے انہوں نے حریز سے انہوں نے زرارہ سے انہوں نے ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ اگر عورت کو جنابت کی حالت میں حیض آ جائے تو اس کے لیے ایک ہی غسل کافی ہے

50 - احمد نے حسین سے انہوں نے حسن سے انہوں نے زرعہ سے انہوں نے سماعہ سے روایت کی کہ میں نے امام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو اپنی عورت سے جماع کرے اور غسل جنابت سے پہلے ہی عورت کو حیض آ جائے آپ نے فرمایا کہ اس پر غسل جنابت واجب ہے

51- ابراہیم بن ہاشم نے نوفلی سے انہوں نے سکونی سے انہوں نے جعفر صادق سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے آبا و اجداد علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ علی علیہ السلام ایسے خون میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے جو ذبح کیے بغیر ہو اور کپڑے پر لگ جائے اور آدمی اس میں نماز پڑھ لے یعنی مچھلی کا خون

52 - موسی بن عمر نے اپنے بعض اصحاب سے انہوں نے داؤد رقی سے روایت کی انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ جعفر صادق علیہ السلام سے چمگادڑ کے پیشاب کے بارے میں پوچھا جو میرے کپڑے پر لگ جائے اور میں اسے تلاش کروں لیکن نہ ملے آپ نے فرمایا کہ اپنا کپڑا دھو لو

53 - علی بن سندی نے صفوان سے انہوں نے اسحاق بن عمار سے روایت کی انہوں نے کہا کہ میں نے ابوابراہیم موسی کاظم علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس کے ساتھ سفر میں اس کی بیوی ہو اور اسے پانی نہ ملے تو کیا وہ اپنی بیوی سے نزدیکی کر سکتا ہے آپ نے فرمایا کہ میں اسے پسند نہیں کرتا سوائے اس کے کہ وہ شہوت کے غلبے میں ہو یا اسے اپنے بارے میں (گناہ کا) خوف ہو میں نے کہا کہ وہ اس سے لذت حاصل کرنا چاہتا ہے آپ نے فرمایا کہ وہ حلال ہے میں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ سے روایت ہے کہ ابوذر نے آپ سے اس بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ تم اپنی اہلیہ کے پاس جانے پر اجر دیے جاتے ہو ابوذر نے پوچھا یا رسول اللہ کیا مجھے اجر ملے گا آپ نے فرمایا کہ جس طرح تم حرام کام کرو تو تمہیں گناہ ملتا ہے اسی طرح جب تم حلال کام کرو تو تمہیں اجر ملے گا پھر امام نے فرمایا کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب اسے اپنے بارے میں خوف ہو اور وہ حلال کام کرے تو یہ اسے گناہ سے بچا لیتا ہے

54 - عبیدی نے حماد بن عیسی سے انہوں نے حریز سے انہوں نے محمد بن مسلم سے روایت کی انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو سفر میں جنبی ہو جائے اور اسے برف یا جما ہوا پانی ملے آپ نے فرمایا کہ یہ حالت اضطرار کے درجے میں ہے وہ تیمم کرے اور میں یہ مناسب نہیں سمجھتا کہ وہ دوبارہ اس زمین کی طرف جائے جو اس کے دین کو برباد کر دے

55 - محمد بن حسین نے صفوان سے انہوں نے علاء سے انہوں نے محمد سے انہوں نے امام باقر یا امام صادق علیہ السلام سے روایت کی کہ آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو کئی مہینے ایسے علاقوں میں قیام کرتا ہے جہاں چراگاہوں اور اونٹوں کی مصلحت کی وجہ سے پانی نہیں ہوتا آپ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرے

56 - اور انہی سے روایت ہے انہوں نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے محمد بن سکین اور دیگر سے انہوں نے ابوعبداللہ جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی کہ آپ سے کہا گیا اے فرزند رسول فلاں شخص حالت جنابت میں تھا اور اسے چیچک نکلی ہوئی تھی لوگوں نے اسے غسل دے دیا تو وہ مر گیا آپ نے فرمایا کہ انہوں نے اسے قتل کر دیا انہوں نے اسے تیمم کیوں نہ کرایا انہوں نے پوچھا کیوں نہیں بے شک جہالت کی بیماری کی شفا سوال کرنے میں ہے

57 - اور انہی سے روایت ہے انہوں نے عثمان سے انہوں نے معاویہ بن شریح سے روایت کی انہوں نے کہا کہ ایک شخص نے ابوعبداللہ جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا جبکہ میں آپ کے پاس موجود تھا اس نے کہا کہ ہمیں طوفانی ہوا اور برف کا سامنا ہوتا ہے اور ہم وضو کرنا چاہتے ہیں لیکن ہمیں جمے ہوئے پانی کے علاوہ کچھ نہیں ملتا تو میں کیسے وضو کروں کیا اسے اپنی جلد پر مل لوں آپ نے فرمایا کہ ہاں

58 - علی بن سندی نے حماد سے انہوں نے حریز سے انہوں نے زرارہ سے انہوں نے ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی انہوں نے کہا کہ میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے تیمم کے ساتھ ایک رکعت نماز پڑھ لی تھی پھر ایک آدمی آیا جس کے پاس پانی کے دو مشکیزے تھے آپ نے فرمایا کہ وہ نماز توڑ دے اور وضو کرے پھر (پہلے والی) ایک رکعت پر بنا کرے

59 - حسین بن حسن اللوٗلوٗی نے جعفر بن بشیر سے انہوں نے عبداللہ بن عاصم سے روایت کی انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ جعفر صادق علیہ السلام کو سنا جبکہ آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے تیمم کیا اور نماز میں کھڑا ہو گیا پھر پانی آ گیا آپ نے فرمایا کہ اگر وہ رکوع کر چکا ہے تو اپنی نماز جاری رکھے اور اگر رکوع نہیں کیا تو نماز چھوڑ دے اور وضو کرے اور نماز پڑھے

60-محمد بن احمد العلوی نے عمرکی سے انہوں نے علی بن جعفر سے انہوں نے اپنے بھائی موسی بن جعفر علیہ السلام سے روایت کی کہ میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو جنبی ہو یا باوضو نہ ہو اور اس کے پاس پانی نہ ہو لیکن اسے برف اور مٹی میسر ہو تو ان دونوں میں سے کیا بہتر ہے وہ تیمم کرے یا برف کو اپنے چہرے پر ملے؟ آپ نے فرمایا کہ برف سے غسل کرنا اگر وہ اس کے سر اور جسم کو بھگو دے تو زیادہ بہتر ہے اور اگر وہ اس سے غسل کرنے پر قادر نہ ہو تو پھر تیمم کرے

61 - احمد بن محمد نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے انہوں نے اپنے بعض اصحاب سے انہوں نے ابوالحسن علیہ السلام سے روایت کی کہ بارش کے کیچڑ میں کوئی حرج نہیں اگر وہ تین دن تک کپڑے پر لگا رہے بشرطیکہ یہ معلوم نہ ہو کہ بارش کے بعد اسے کسی چیز نے نجس کر دیا ہے پس اگر تین دن کے بعد اسے (کیچڑ) لگے تو اسے دھو لے اور اگر راستہ صاف ہو تو اسے نہ دھوئے

62 - علی بن سندی نے حماد بن عیسی سے انہوں نے حسین بن مختار سے انہوں نے ابو بصیر سے روایت کی انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ عیسی بن اعین کو نماز میں شک ہو جاتا ہے تو وہ اسے دوبارہ پڑھتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ کیا اسے زکوۃ میں بھی شک ہوتا ہے کہ وہ اسے دو بار ادا کرے

63 - احمد نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے ابوعبداللہ الفراء سے انہوں نے ابوعبداللہ جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی کہ ہمارے اصحاب میں سے ایک شخص نے آپ سے کہا کہ کبھی کبھار بادل والے دن ہم پر (نماز کا) وقت مشتبہ ہو جاتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ کیا تم ان پرندوں کو جانتے ہو جو تمہارے پاس عراق میں ہیں جنہیں مرغ کہا جاتا ہے؟ اس نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا کہ جب ان کی آوازیں بلند ہوں اور وہ ایک دوسرے کو جواب دینے لگیں تو اس وقت نماز پڑھ لیا کرو

64 - محمد بن حسین نے صفوان سے انہوں نے عبداللہ بن بکیر سے انہوں نے زرارہ سے روایت کی کہ ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ واجب نماز میں دو سورتوں کو جمع کرنا مکروہ ہے لیکن مستحب نماز میں اس میں کوئی حرج نہیں

65 - اور انہی سے روایت ہے انہوں نے حسین سے انہوں نے قروی سے انہوں نے ابان سے انہوں نے عمر بن یزید سے روایت کی انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کیا میں ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھ سکتا ہوں آپ نے فرمایا ہاں میں نے کہا کیا یہ نہیں کہا جاتا کہ ہر سورہ کو رکوع اور سجود کا اس کا حق دو آپ نے فرمایا یہ واجب نماز کے لیے ہے جہاں تک نفل نماز کا تعلق ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں

66 - عباس نے عبداللہ بن مغیرہ سے انہوں نے سماعہ سے انہوں نے ابو بصیر سے انہوں نے ابوعبداللہ جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا اس شخص پر سہو کے احکام نہیں ہیں جس نے خود اپنے اوپر سہو کا اقرار کر لیا ہو

TIKTOK FAQ COMMUNITY

67 - یعقوب بن زید نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے محمد بن مسلم سے انہوں نے ابوعبداللہ جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا جب آدمی نماز پڑھنے کے بعد شک کرے اور اسے یہ نہ پتہ چلے کہ اس نے تین رکعتیں پڑھیں یا چار لیکن نماز ختم کرتے وقت اسے یقین تھا کہ اس نے نماز مکمل کر لی ہے تو وہ دوبارہ نماز نہیں پڑھے گا کیونکہ نماز ختم کرتے وقت وہ اس کے بعد والے وقت کی نسبت یادداشت کے زیادہ قریب تھا

68 - عباس نے حماد بن عیسی سے انہوں نے ربعی بن عبداللہ سے انہوں نے فضیل سے روایت کی کہ انہوں نے کہا میں نے ابوعبداللہ جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے سہو (نماز میں بھول چوک) کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کیا اس سے کوئی بچ سکتا ہے کبھی کبھار میں خادم کو اپنے پیچھے بٹھاتا ہوں تاکہ وہ میری نماز (کی رکعتیں) یاد رکھے

مصنف کی کتاب "النوادر" سے منتخب کردہ احادیث ختم ہوئیں

TIKTOK HAQ COMMUNITY

12

من کتاب من لا یحضره الفقیه تصنیف محمد بن علی بن الحسین بن موسی بن بابویه

اور ان میں سے وہ احادیث ہیں جو ہم نے کتاب من لا یحضرہ الفقہ سے منتخب کی ہیں جو محمد بن علی بن حسین بن موسی بن بابویہ کی تصنیف ہے انہوں نے کہا:

1-حماد بن عمرو اور انس بن محمد نے اپنے والد سے ان سب نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے علی بن ابی طالب علیہم السلام سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا اے علی میں تمہیں ایک وصیت کرتا ہوں اسے یاد رکھنا جب تک تم میری وصیت پر عمل کرو گے خیر و بھلائی کے ساتھ رہو گے اے علی جس نے اپنے غصے کو پی لیا حالانکہ وہ اسے نافذ کرنے کی قدرت رکھتا تھا تو اللہ قیامت کے دن اسے ایسے امن اور ایمان سے نوازے گا جس کا ذائقہ وہ محسوس کرے گا اے علی بہترین جہاد یہ ہے کہ انسان اس حال میں صبح کرے کہ اس کا ارادہ کسی پر ظلم کرنے کا نہ ہو اے علی جس کی زبان سے لوگ ڈرنے لگیں وہ اہل نار میں سے ہے اے علی بدترین انسان وہ ہے جس کی عزت لوگ اس کے شر سے بچنے کے لیے کریں

اے علی بدترین انسان وہ ہے جس نے اپنی آخرت دنیا کے بدلے بیچ دی اور اس سے بھی بدتر وہ ہے جس نے اپنی آخرت دوسرے کی دنیا کے لیے بیچ ڈالی اے علی جو شخص عذر پیش کرنے والے کا عذر قبول نہ کرے چاہے وہ سچا ہو یا جھوٹا وہ میری شفاعت حاصل نہیں کر سکے گا اے علی جس نے اللہ کی خاطر شراب چھوڑی اللہ اسے "رحیق مختوم" (جنت کی مہر بند شراب) پلائے گا اے علی شراب پینے والا بت پرست کی طرح ہے اے علی شراب پینے والے کی نماز اللہ عزوجل چالیس دن تک قبول نہیں فرماتا اے علی ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ لائے اس کا ایک قطرہ بھی حرام ہے

اے علی تمام گناہ ایک گھر میں رکھے گئے ہیں اور اس کی چابی شراب پینا قرار دی گئی ہے اے علی شراب پینے والے پر ایک ایسی گھڑی آتی ہے جس میں وہ اپنے رب عزوجل کو نہیں پہچانتا اے علی جو شخص تمہیں تمہارے دین اور دنیا میں فائدہ نہ پہنچائے اس کی ہمنشینی میں تمہارے لیے کوئی بھلائی نہیں اور جو تمہارے حق کو واجب نہ سمجھے تم بھی اس کے حق کو واجب نہ سمجھو اور اس کی کوئی عزت نہیں اے علی مومن میں آٹھ خصلتیں ہونی چاہئیں سختیوں اور ہنگاموں کے وقت وقار بلاء کے وقت صبر خوشحالی کے وقت شکر اور اللہ عزوجل کے دیے ہوئے رزق پر قناعت وہ دشمنوں پر ظلم نہیں کرتا اور دوستوں پر بوجھ نہیں بنتا اس کا اپنا بدن اس کی وجہ سے تھکن میں ہوتا ہے اور لوگ اس سے راحت میں ہوتے ہیں اے علی چار لوگ ایسے ہیں جن کی دعا اللہ رد نہیں کرتا عادل حکمران والد کی اپنے بیٹے کے لیے دعا وہ شخص جو اپنے بھائی کے لیے اس کی پیٹھ پیچھے دعا کرے اور مظلوم جس کے لیے اللہ فرماتا ہے کہ مجھے میری عزت اور جلال کی قسم میں تمہاری ضرور مدد کروں گا چاہے کچھ وقت بعد ہی کیوں نہ ہو اے علی آٹھ لوگ ایسے ہیں کہ اگر ان کی توہین ہو جائے تو وہ اپنے سوا کسی کو ملامت نہ کریں وہ شخص جو ایسے دسترخوان پر جائے جہاں اسے بلایا نہ گیا ہو اور وہ جو گھر کے مالک پر حکم چلائے، اور اپنے دشمنوں سے خیر کا طلبگار ہو، اور کمینوں سے فضل و کرم کا طالب ہو، اور دو شخصوں کے ایسے راز میں دخل دے جس میں انہوں نے اسے شامل نہ کیا ہو، اور سلطان (حاکم) کو ہلکا سمجھے، اور ایسی مجلس میں بیٹھے جس کا وہ اہل نہ ہو، اور اس شخص سے گفتگو کرے جو اس کی بات نہ سن رہا ہو۔اے علی خوشخبری ہے اس کے لیے جس کی عمر لمبی ہو اور عمل اچھا ہو۔اے علی مذاق نہ کرو ورنہ تمہارا وقار ختم ہو جائے گا، اور جھوٹ نہ بولو ورنہ تمہارا نور چلا جائے گا، اور دو خصلتوں سے بچو: بیزاری اور سستی، کیونکہ اگر تم بیزار ہوئے تو حق پر صبر نہیں کر سکو گے، اور اگر تم نے سستی کی تو حق ادا نہیں کر پاؤ گے۔اے علی ولیمہ صرف پانچ موقعوں پر ہے: شادی (عرس) پر، یا بچے کی پیدائش (خرس) پر، یا ختنہ (عذار) پر، یا گھر بنانے اور خریدنے (وکار) پر، یا مکہ سے واپسی (رکاز) پر۔

HIKTOKHAQ.COMMUNITY

پس عرس شادی ہے، اور خرس بچے کی پیدائش پر کھانا ہے، اور عذار ختنہ ہے، اور وکار گھر بنانے اور خریدنے پر ہے، اور رکاز وہ شخص ہے جو مکہ سے آئے۔ابن بابویہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے بعض اہل لغت سے سنا ہے کہ وکار اس کھانے کو کہتے ہیں جس کے لیے لوگوں کو گھر بنانے یا خریدنے پر بلایا جائے، اور سفر سے واپسی پر جو کھانا تیار کیا جائے اسے "نقیعہ" کہا جاتا ہے اور اسے "رکاز" بھی کہتے ہیں۔ اور رکاز غنیمت کو بھی کہتے ہیں، گویا ان کی مراد یہ ہے کہ مکہ سے واپسی پر کھانا کھلانے میں صاحبِ خانہ کے لیے اجرِ جزیل کی غنیمت ہے۔

اے علی تین چیزیں دنیا اور آخرت کے مکارمِ اخلاق میں سے ہیں: یہ کہ تم اسے معاف کر دو جس نے تم پر ظلم کیا، اور اس سے جڑو جس نے تم سے قطع تعلق کیا، اور اس کے ساتھ بردباری سے پیش آؤ جس نے تمہارے ساتھ نادانی کی۔اے علی چار چیزوں سے پہلے چار چیزوں کی طرف سبقت کرو: بڑھاپے سے پہلے اپنی جوانی کو، اور بیماری سے پہلے اپنی صحت کو، اور فقر سے پہلے اپنی غنٰی (مالداری) کو، اور موت سے پہلے اپنی زندگی کو غنیمت جانو۔اے علی حسب و نسب کی آفت فخر کرنا ہے۔اے علی آٹھ لوگ ایسے ہیں جن کی نماز قبول نہیں ہوتی: بھاگا ہوا غلام جب تک اپنے مالک کے پاس واپس نہ آ جائے، وہ نافرمان عورت جس کا شوہر اس سے ناراض ہو، زکوۃ روکنے والا، وضو چھوڑنے والا، وہ بالغ لڑکی جو بغیر دوپٹے کے نماز پڑھے، وہ امامِ جماعت جس سے مقتدی ناخوش ہوں، شرابی، اور "زبین" یعنی وہ جو پیشاب اور پاخانہ روکے ہوئے ہو۔

اے علی چار خصلتیں جس میں ہوں اللہ اس کے لیے جنت میں گھر بناتا ہے: جو یتیم کو پناہ دے، کمزور پر رحم کرے، اپنے والدین پر شفقت کرے، اور اپنے ماتحت کے ساتھ نرمی کرے۔اے علی تین لوگ ایسے ہیں اگر تم ان سے انصاف کرو گے تو وہ تم پر ظلم کریں گے: کمینہ شخص، تمہارے گھر والے، اور تمہارا خادم۔اور تین لوگ تین سے اپنا حق نہیں لے پاتے: آزاد غلام سے، عالم جاہل سے، اور طاقتور کمزور سے۔

اے علی اللہ نے تین لوگوں پر لعنت کی ہے: اکیلا کھانا کھانے والا بیابان میں اکیلا سفر کرنے والا اور اکیلے گھر میں سونے والا۔اے علی تین لوگوں کی ہمنشینی دل کو مردہ کر دیتی ہے: کمینوں کی محفل، مالداروں کی محفل، اور عورتوں کے ساتھ (بے مقصد) گفتگو۔اے علی تین چیزیں جس میں نہ ہوں اس کا کوئی عمل مکمل نہیں: ایسی پرہیزگاری جو اسے اللہ عزوجل کی معصیت سے روک دے، ایسا اخلاق جس سے وہ لوگوں کے ساتھ نباہ کر سکے، اور ایسا حلم جس سے وہ جاہل کی جہالت کا جواب دے سکے۔اے علی میں تمہیں تین چیزوں سے روکتا ہوں: حسد، حرص اور تکبر۔اے علی دکھاوا کرنے والے (تکلف کرنے والے) کی تین نشانیاں ہیں: سامنے خوشامد کرتا ہے، پیٹھ پیچھے غیبت کرتا ہے، اور مصیبت پر طنز کرتا ہے۔اور ریاکار کی تین نشانیاں ہیں: جب لوگوں میں ہو تو چست ہوتا ہے، جب اکیلا ہو تو سستی کرتا ہے، اور چاہتا ہے کہ تمام معاملات میں اس کی تعریف کی جائے۔اے علی زندگی کا سکھ تین چیزوں میں ہے: کشادہ گھر، نیک سیرت و خوبصورت شریکِ حیات، اور اصیل گھوڑا۔اے علی مومن وہ ہے جس سے مسلمان اپنے مال اور جانوں کے بارے میں پرامن ہوں، اور مسلم وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان محفوظ رہیں، اور مہاجر وہ ہے جو برائیوں کو چھوڑ دے۔اے علی ایمان کا سب سے مضبوط کڑا اللہ کے لیے محبت اور اللہ کے لیے دشمنی ہے۔اے علی جس نے اپنی بیوی (کی غلط خواہشات) کی اطاعت کی اللہ اسے اوندھے منہ آگ میں ڈالے گا۔ علی علیہ السلام نے پوچھا وہ کیسی اطاعت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے (غیر شرعی) حماموں، نامحرموں کی شادیوں، بین کرنے والیوں کی محفلوں میں جانے کی اجازت دینا اور باریک لباس پہننے دینا۔اے علی اللہ تبارک و تعالیٰ نے اسلام کے ذریعے جاہلیت کا غرور اور آباؤ اجداد پر فخر کرنا ختم کر دیا ہے، آگاہ رہو کہ تمام لوگ آدم سے ہیں اور آدم مٹی سے تھے، اور اللہ کے نزدیک تم میں سب سے معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔ اے علی جس نے علم اس لیے حاصل کیا کہ اس سے بیوقوفوں سے بحث کرے، یا علماء سے جھگڑا کرے، یا لوگوں کو اپنی طرف مائل کرے، تو وہ جہنمی ہے۔

اے علی اگلوں اور پچھلوں میں سے ہر کوئی قیامت کے دن یہ تمنا کرے گا کہ کاش اسے دنیا میں صرف ضرورت کے مطابق رزق ہی ملا ہوتا۔اے علی اگر مجھے بکری کے پائے کا تحفہ دیا جائے تو میں قبول کروں گا اور اگر مجھے دستی کے گوشت پر بلایا جائے تو میں دعوت قبول کروں گا۔اے علی اسلام برہنہ ہے اس کا لباس حیا، اس کی زینت وفا، اس کی مروت نیک عمل اور اس کا ستون پرہیزگاری ہے، اور ہر چیز کی ایک بنیاد ہوتی ہے اور اسلام کی بنیاد ہم اہل بیت کی محبت ہے۔اے علی برا اخلاق نحوست ہے اور (ناجائز معاملے میں) عورت کی اطاعت ندامت ہے۔اے علی اگر کسی چیز میں نحوست ہوتی تو وہ عورت کی زبان میں ہوتی۔ اے علی ہلکے بوجھ والے (دنیا سے کم رغبت رکھنے والے) نجات پا گئے۔اے علی مسواک کرنا سنت ہے یہ منہ کو پاک کرتی ہے، بینائی کو جلا دیتی ہے رحمن کو راضی کرتی ہے، دانتوں کو سفید کرتی ہے دانتوں کی سڑن ختم کرتی ہے، مسوڑھوں کو مضبوط کرتی ہے بھوک لگاتی ہے بلغم کو ختم کرتی ہے یادداشت میں اضافہ کرتی ہے نیکیوں کو بڑھاتی ہے اور فرشتے اس سے خوش ہوتے ہیں۔اے علی تین چیزیں دل کو سخت کر دیتی ہیں لغو و لہو سننا اور شکار کی طلب اور بادشاہ کے دروازے پر جانا اے علی زانی پر مہر نہیں ہے اور اشارے کنائے پر حد نہیں ہے اور حد کے معاملے میں کوئی سفارش نہیں ہے اور قطع رحمی کے لیے کی جانے والی قسم کی کوئی اہمیت نہیں ہے اے علی عالم کا سونا عابد کی عبادت سے بہتر ہے اے علی عالم کی دو رکعتیں عابد کی ایک ہزار رکعتوں سے بہتر ہیں اے علی سود کے ستر حصے ہیں جن میں سب سے ہلکا ایسا ہے جیسے کوئی شخص بیت اللہ حرام میں اپنی ماں کے ساتھ بدکاری کرے اے علی استطاعت کے باوجود حج چھوڑنے والا کافر ہے اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ لوگوں پر اللہ کا حق ہے کہ جو اس کے گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ حج کرے اور جس نے کفر کیا تو اللہ تمام جہان والوں سے بے نیاز ہےاے علی جس نے حج میں ٹال مٹول کی یہاں تک کہ وہ مر گیا تو اللہ اسے قیامت کے دن یہودی یا نصرانی اٹھائے گااے علی صدقہ اس قضا و قدر کو ٹال دیتا ہے جو اٹل ہو چکی ہو

اے علی صلہ رحمی عمر میں اضافہ کرتی ہے
اے علی کھانے کا آغاز نمک سے کرو اور اختتام بھی نمک پر کرو کیونکہ اس میں بہتر بیماریوں سے شفا ہے اے علی میں دو ذبیحوں کا بیٹا ہوں اے علی میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا ہوں اے علی عقل وہ ہے جس کے ذریعے جنت حاصل کی جائے اور جس سے اللہ کی رضا طلب کی جائے اے علی اللہ عزوجل نے سب سے پہلے جس چیز کو پیدا کیا وہ عقل ہے پھر اس سے فرمایا کہ سامنے آ تو وہ سامنے آئی پھر فرمایا کہ پیچھے جا تو وہ پیچھے گئی پھر اللہ نے فرمایا کہ مجھے میری عزت اور جلال کی قسم میں نے تجھ سے زیادہ محبوب کوئی مخلوق پیدا نہیں کی تیرے ہی ذریعے میں (حساب) لوں گا اور تیرے ہی ذریعے عطا کروں گا تیرے ہی ذریعے ثواب دوں گا اور تیرے ہی ذریعے سزا دوں گا
اے علی قول میں کوئی خیر نہیں جب تک اس کے ساتھ فعل نہ ہو اور نہ ہی ظاہر میں خیر ہے جب تک باطن اچھا نہ ہو اور نہ ہی مال میں خیر ہے جب تک سخاوت نہ ہو اور نہ ہی سچائی میں خیر ہے جب تک وفا نہ ہو اور نہ ہی فقہ میں خیر ہے جب تک پرہیزگاری نہ ہو اور نہ ہی صدقے میں خیر ہے جب تک نیت نہ ہو اور نہ ہی زندگی میں کوئی خیر ہے جب تک صحت نہ ہو اور نہ ہی وطن میں خیر ہے جب تک امن اور خوشی نہ ہو اے علی چار چیزوں میں قیمت کم کروانے کے لیے بحث نہ کرو قربانی کے جانور کے خریدنے میں کفن میں غلام آزاد کرنے میں اور مکہ کے کرایے میں
اے علی میری امت کے لیے ڈوبنے سے امان ہے جب وہ کشتی میں سوار ہوں اور یہ پڑھیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم وما قدروا اللہ حق قدرہ والارض جمیعا قبضتہ یوم القیمۃ والسموات مطویات بیمینہ سبحانہ وتعالی عما یشرکون اور بسم اللہ مجریہا ومرسہا ان ربی لغفور رحیم

اے علی میری امت کے لیے چوری سے امان ہے یہ پڑھنا قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن ایا ما تدعوا فلہ الاسماء الحسنیٰ سورہ کے آخر تک
اے علی اللہ کی لعنت ہو ان والدین پر جو اپنے بچے کو اپنی نافرمانی پر مجبور کر دیں
اے علی اللہ رحم کرے ان والدین پر جو اپنے بچے کو اپنی نیکی اور فرمانبرداری پر آمادہ کریں
اے علی جس کے سامنے اس کے مسلمان بھائی کی غیبت کی جائے اور وہ اس کی مدد کی قدرت رکھنے کے باوجود مدد نہ کرے تو اللہ اسے دنیا اور آخرت میں ذلیل و خوار کرے گا
اے علی جس نے کسی یتیم کے اخراجات اپنے مال سے پورے کیے یہاں تک کہ وہ خود کفیل ہو جائے تو اس کے لیے جنت واجب ہو گئی اے علی جس نے کسی یتیم کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا تو اللہ عزوجل اسے قیامت کے دن ہر بال کے بدلے ایک نور عطا فرمائے گا
اے علی جہالت سے بڑھ کر کوئی فقر نہیں اور عقل سے بڑھ کر کوئی مال نفع بخش نہیں اور خود پسندی سے بڑھ کر کوئی تنہائی وحشت ناک نہیں اور تدبیر جیسی کوئی عقل نہیں اور اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے رک جانے جیسی کوئی پرہیزگاری نہیں اور خوش اخلاقی جیسا کوئی حسب و نسب نہیں اور غور و فکر جیسی کوئی عبادت نہیں اے علی بات کی آفت جھوٹ ہے اور علم کی آفت بھول جانا ہے اور عبادت کی آفت سستی ہے اور خوبصورتی کی آفت غرور ہے اور بردباری کی آفت حسد ہے اے علی چار چیزیں ضائع جاتی ہیں پیٹ بھرے ہونے پر کھانا اور چاندنی میں چراغ جلانا اور شور زدہ بنجر زمین میں کھیتی باڑی کرنا اور نا اہل کے ساتھ نیکی کرنا
اے علی اگر میں اپنا ہاتھ اژدھے کے منہ میں کہنی تک ڈال دوں تو یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں ایسے شخص سے سوال کروں جو پہلے کچھ نہ تھا اور پھر صاحبِ حیثیت بن گیا
اور ابوعبداللہ جعفر صادق علیہما السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا جب قیامت کا دن ہو گا اللہ عزوجل تمام لوگوں کو ایک ہی میدان میں جمع کرے گا اور ترازو رکھ دیے جائیں گے پس شہیدوں کے خون کا وزن علماء کی سیاہی کے ساتھ کیا جائے گا تو علماء کی سیاہی شہیدوں کے خون پر بھاری ہو جائے گی

2-اور ابوعبداللہ الصادق جعفر بن محمد علیہما السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ عزوجل تمام لوگوں کو ایک ہی میدان میں جمع کرے گا اور ترازو رکھ دیے جائیں گے، پھر شہیدوں کے خون کا وزن علماء کی سیاہی کے ساتھ کیا جائے گا، تو علماء کی سیاہی شہیدوں کے خون پر بھاری ہو جائے گی۔

3-اور انہی سے روایت ہے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے علی علیہم السلام سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: جس چیز کی تمہیں امید نہ ہو اس کے لیے اس چیز سے زیادہ پرامید رہو جس کی تمہیں امید ہے کیونکہ موسیٰ بن عمران علیہ السلام اپنے گھر والوں کے لیے آگ لینے نکلے تھے تو اللہ عزوجل نے ان سے کلام فرمایا اور وہ نبی بن کر لوٹے اور سبا کی ملکہ نکلی اور وہ سلیمان علیہ السلام کے ساتھ اسلام لے آئیں اور فرعون کے جادوگر فرعون کے لیے عزت طلب کرنے نکلے تھے لیکن وہ مومن بن کر لوٹے۔

4-اور امام صادق علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ بصیرت کے بغیر عمل کرنے والا ایسا ہے جیسے کوئی راستے سے ہٹ کر چل رہا ہو، پس اس کی چلنے کی تیزی اسے اصل راستے سے دوری کے سوا کچھ نہیں بڑھاتی۔

5-اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بدترین لوگوں کا ذکر کیا اور فرمایا کیا میں تمہیں اس سے بھی بدتر کے بارے میں نہ بتاؤں صحابہ نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا وہ جو کسی کی لغزش کو معاف نہ کرے اور نہ کسی کا عذر قبول کرے اور نہ کسی کا گناہ بخشے پھر آپ نے فرمایا کہ عیسی بن مریم علیہ السلام بنی اسرائیل میں کھڑے ہوئے اور فرمایا اے بنی اسرائیل جاہلوں کو حکمت کی باتیں نہ بتاؤ ورنہ تم حکمت پر ظلم کرو گے اور اہل حکمت سے اسے نہ روکو ورنہ تم ان پر ظلم کرو گے اور ظالم کی اس کے ظلم میں مدد نہ کرو ورنہ تمہاری فضیلت باطل ہو جائے گی

6-اور آپ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ عزوجل سے دوری اختیار کر کے مخلوق میں سے کسی کا قرب حاصل نہ کرو کیونکہ اللہ عزوجل اور مخلوق میں سے کسی کے درمیان کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کے ذریعے وہ اسے خیر عطا کرے یا اس سے برائی کو ٹال دے سوائے اس کی اطاعت اور اس کی رضا چاہنے کے، بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ کی اطاعت ہر اس خیر کی کامیابی ہے جس کی طلب کی جائے اور ہر اس شر سے نجات ہے جس سے بچا جائے، اور بے شک اللہ عزوجل اسے بچا لیتا ہے جو اس کی اطاعت کرے اور اس سے وہ پناہ نہیں پا سکتا جو اس کی نافرمانی کرے، اور اللہ سے بھاگنے والے کو کوئی جائے پناہ نہیں ملتی کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا حکم اسے ذلیل کرنے کے لیے نازل ہو کر رہتا ہے چاہے تمام مخلوق اسے ناپسند کرے، اور ہر آنے والی چیز قریب ہے، جو اللہ چاہے وہ ہوتا ہے اور جو وہ نہ چاہے وہ نہیں ہوتا، اور نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

7-اور امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: عبادت کے ذریعے مشہور ہونا شک و شبہ کی بات ہے، میرے والد نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا علیہم السلام سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا: لوگوں میں سب سے بڑا عابد وہ ہے جو فرائض قائم کرے اور لوگوں میں سب سے زیادہ سخی وہ ہے جو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے، اور لوگوں میں سب سے زیادہ زاہد وہ ہے جو حرام سے بچ جائے اور لوگوں میں سب سے زیادہ پرہیزگار وہ ہے جو حق بات کہے چاہے وہ اس کے اپنے حق میں ہو یا اس کے خلاف۔

8-اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا: شر میں سے کسی چیز کو حقیر نہ سمجھو چاہے وہ تمہاری آنکھوں میں چھوٹی ہی کیوں نہ ہو اور خیر میں سے کسی چیز کو بہت زیادہ نہ سمجھو چاہے وہ تمہاری آنکھوں میں بڑی ہی کیوں نہ ہو

TIKTOKHAQCOMMUNITY

کیونکہ استغفار کے ساتھ کوئی گناہ کبیرہ نہیں رہتا اور (گناہ پر) اصرار کے ساتھ کوئی گناہ صغیرہ نہیں رہتا۔ اور آپ علیہ السلام نے فرمایا: جس نے کسی مجلس میں اپنے بھائی کی غیبت سنی اور اس پر احسان کرتے ہوئے اسے رد کیا (اس کا دفاع کیا) تو اللہ دنیا اور آخرت میں اس سے شر کے ایک ہزار دروازے پھیر دے گا پس اگر اس نے قدرت رکھنے کے باوجود اسے رد نہ کیا تو اس پر غیبت کرنے والے کے ستر گناہوں جتنا بوجھ ہوگا۔

کتاب من لا یحضرہ الفقہ سے منتخب کردہ احادیث مکمل ہوئیں۔

TIKTOKHAQCOMMUNITY

13

من کتاب قرب الأسناد تصنیف محمد بن عبد اللہ بن جعفر الحمیری

کتاب قرب الاسناد تالیف محمد بن عبد اللہ بن جعفر حمیری) سے منتخب کردہ روایات کا ترجمہ اور ترتیب درج ذیل ہے

1-ابراہیم بن مفضل بن قیس بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوالحسن اول (امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) کو یہ قسم کھاتے ہوئے سنا کہ وہ محمد بن عبد اللہ الارقط سے کبھی بات نہیں کریں گے۔ میں نے اپنے دل میں کہا: یہ (امامؑ) تو نیکی اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں اور خود قسم کھا رہے ہیں کہ اپنے چچا زاد بھائی سے کبھی بات نہیں کریں گے! امامؑ نے (میرے دل کی بات جان کر) فرمایا: میرا یہ عمل اس کے ساتھ نیکی ہی ہے کیونکہ وہ میری برائی اور غیبت کرنے سے باز نہیں آتا پس جب لوگوں کو معلوم ہوگا کہ میں اس سے بات نہیں کرتا تو وہ اس کی باتوں کو (میرے خلاف) قبول نہیں کریں گے یوں وہ میرا ذکر کرنا چھوڑ دے گا اور یہ اس کے حق میں بہتر ہوگا۔

2- علی بن جعفر نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا: ایسی انگوٹھی جس پر کسی درندے یا پرندے کی تصویر بنی ہو کیا اس کو پہن کر نماز پڑھی جا سکتی ہے؟ امامؑ نے فرمایا:اس میں کوئی حرج نہیں۔

TIKTOKHAQCOMMUNITY

3-اور مسعدہ بن صدقہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا گیا: لوگ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے کوفہ کے منبر پر فرمایا تھا: "اے لوگو! عنقریب تمہیں مجھے گالی دینے پر بلایا جائے گا تو تم مجھے گالی دے دینا، پھر تمہیں مجھ سے بیزاری (برأت) کے لیے بلایا جائے گا (اور جان لو کہ میں محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ) کے دین پر ہوں اور (لوگوں کا خیال ہے کہ) آپؑ نے یہ نہیں فرمایا کہ مجھ سے بیزاری کا اظہار کر لینا۔ سائل نے پوچھا: اگر کوئی شخص بیزاری کے بجائے قتل ہونا پسند کرے تو آپ کی کیا رائے ہے؟ امامؑ نے فرمایا: "خدا کی قسم! اس پر (قتل ہونا) لازم نہیں ہے اور اس کے لیے وہی راستہ ہے جو عمار بن یاسر نے اپنایا تھا جب اہل مکہ نے انہیں مجبور کیا اور ان کا دل ایمان پر مطمئن تھا تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان کے بارے میں (آیت) نازل فرمائی: مگر وہ جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو۔ تب نبی کریم ﷺ نے عمار سے فرمایا تھا: اے عمار! اگر وہ دوبارہ ایسا کریں تو تم بھی دوبارہ (وہی الفاظ کہہ کر جان بچا لینا) کیونکہ اللہ نے کتاب میں تمہارا عذر نازل کر دیا ہے اور تمہیں حکم دیا ہے کہ اگر وہ دوبارہ مجبور کریں تو تم بھی دوبارہ وہی کرو۔

4 - مسعدہ بن صدقہ بیان کرتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد (امام باقر علیہ السلام) سے روایت کی کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: عیادت کرنے والوں میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ اجر اس کا ہے جو اپنے مومن بھائی کی عیادت کے لیے جائے تو وہاں بیٹھنے میں اختصار کرے (زیادہ دیر نہ بیٹھے) سوائے اس کے کہ مریض خود اسے پسند کرتا ہو اس کا ارادہ رکھتا ہو اور اس سے (بیٹھنے کی) درخواست کرے۔

5-عبداللہ بن میمون القداح سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد سے روایت کی: جب لوگوں نے عثمان (رض) کا محاصرہ کیا تو مروان بن حکم حضرت عائشہ (رض) کے پاس آیا جبکہ وہ حج کی تیاری کر چکی تھیں۔ اس نے کہا: اے ام المؤمنین! لوگوں نے عثمان کو گھیر لیا ہے اگر آپ حج چھوڑ دیں اور ان کے معاملے کی اصلاح کریں (صلح کروا دیں) تو لوگ آپ کی بات مان لیں گے؟ انہوں نے کہا: میں نے حج واجب کر لیا ہے اور اپنا سامان باندھ لیا ہے۔ مروان یہ کہتے ہوئے پیٹھ موڑ کر چلا گیا: قیس نے میرے خلاف شہروں کو آگ لگا دی، یہاں تک کہ جب وہ بھڑک اٹھی تو پیچھے ہٹ گیا۔ حضرت عائشہ نے اسے سن لیا اور فرمایا: ادھر آؤ، شاید تم یہ گمان کرتے ہو کہ میں تمہارے ساتھی (عثمان) کے بارے میں کسی شک میں ہوں؟ خدا کی قسم! میری تو یہ تمنا ہے کہ کاش تم اور وہ (عثمان) میرے ان دو بوروں میں بند ہوتے اور میں ان پر ٹانکے لگا کر انہیں سمندر میں غوطے دیتی یہاں تک کہ تم دونوں مر جاتے۔

6 - بکر بن محمد سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے (اپنے صحابی) خثیمہ سے فرمایا اور میں سن رہا تھا: اے خثیمہ ہمارے چاہنے والوں کو ہمارا سلام پہنچا دو اور انہیں اللہِ عظیم کے تقویٰ کی وصیت کرو اور یہ کہ ان کا غنی (مالدار) اپنے فقیر کی طرف لوٹے (مدد کرے) اور ان کا طاقتور اپنے کمزور کا خیال رکھے ان کے زندہ اپنے مردوں کے جنازوں میں شریک ہوں اور وہ اپنے گھروں میں ایک دوسرے سے ملاقات کریں کیونکہ ان کا آپس میں ملنا ہمارے امر (مشن) کی زندگی ہے۔ پھر امامؑ نے ہاتھ بلند کر کے فرمایا: خدا اس پر رحم کرے جس نے ہمارے امر کو زندہ کیا۔

7- بکر بن محمد الازدی بیان کرتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے چاہنے والوں کو ہمارا سلام پہنچا دو اور انہیں خبر دے دو کہ ہم اللہ کے سامنے ان کے کام نہ آئیں گے مگر (نیک) عمل کے ذریعے اور وہ ہماری ولایت کو ہرگز نہیں پا سکیں گے مگر عمل اور پرہیزگاری (ورع) کے ذریعے اور قیامت کے دن سب سے زیادہ حسرت اس شخص کی ہوگی جس نے عدل و انصاف کی تعریف تو کی مگر خود اس کے خلاف دوسرے راستے پر چل پڑا۔

8-اور انہی سے روایت ہے وہ بکر بن محمد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب بھی کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی اللہ کی خاطر اور اللہ کے لیے زیارت کرتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اسے ندا دیتا ہے کہ اے زیارت کرنے والے تو پاکیزہ ہو گیا اور تیرے لیے جنت پاکیزہ کر دی گئی

9-اور انہی سے روایت ہے وہ بکر بن محمد سے اور وہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ امام نے فضیل سے پوچھا کیا تم لوگ ایک ساتھ بیٹھتے اور گفتگو کرتے ہو فضیل نے عرض کی جی ہاں میں آپ پر قربان جاؤں امام نے فرمایا میں ان مجلسوں کو پسند کرتا ہوں پس اے فضیل ہمارے امر (ہمارے مشن اور ذکر) کو زندہ رکھو اللہ اس پر رحم کرے جو ہمارے امر کو زندہ کرے اے فضیل جس نے ہمیں یاد کیا یا اس کے سامنے ہمارا ذکر ہوا اور اس کی آنکھ سے مکھی کے پر کے برابر بھی آنسو نکل آیا تو اللہ اس کے گناہوں کو بخش دے گا چاہے وہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ کیوں نہ ہوں

FIKRTOKHAQ COMMUNITY

10-اور انہی سے روایت ہے وہ مسعدہ بن صدقہ سے اور وہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد (امام باقر علیہ السلام) سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ بخیل شخص ظالم سے زیادہ معذور (بہتر) ہے تو آپ نے فرمایا تو نے جھوٹ کہا کیونکہ ظالم تو توبہ کر لیتا ہے استغفار کرتا ہے اور جن پر ظلم کیا ان کا حق لوٹا دیتا ہے لیکن بخیل جب بخل کرتا ہے تو وہ زکوٰۃ صدقہ صلہ رحمی مہمان نوازی اللہ کی راہ میں خرچ اور نیکی کے دیگر کاموں کو روک دیتا ہے اور جنت پر حرام ہے کہ اس میں کوئی بخیل داخل ہو

کتاب قرب الاسناد سے لی گئی احادیث مکمل ہوئیں

TIKTOK HAQ COMMUNITY

14

من کتاب جعفر بن محمد بن سنان دہقان

جعفر بن محمد بن سنان دہقان کی کتاب سے لی گئی احادیث

1-جعفر بن محمد بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے عبداللہ نے حدیث بیان کی وہ درست بن ابی منصور سے وہ عبدالحمید بن ابی العلاء سے اور وہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ ایک گروہ نے ایک شخص کے گرد گھیرا ڈالا ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول یہ بہت بڑے علامہ (بڑے عالم) ہیں آپ نے فرمایا علامہ سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ یہ عربوں کے انساب ان کے واقعات ایام جاہلیت کے حالات اور شعر و ادب کے بہت بڑے عالم ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ ایسا علم ہے کہ جو اس سے جاہل رہے اسے کوئی نقصان نہیں ہوتا اور جو اسے سیکھ لے اسے کوئی (حقیقی) نفع نہیں ملتا اور اسی اسناد کے ساتھ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص صرف علم نحو (گرائمر) کی طلب میں ہی ڈوب گیا اس سے خشوع چھین لیا گیا

جعفر بن محمد بن سنان دہقان کی کتاب سے لی گئی دونوں احادیث مکمل ہوئیں

TIKTOK HAQ COMMUNITY

15

ابن بابویہ کی تصنیف کتاب معانی الاخبار کے دوسرے جز سے منتخب کردہ احادیث

1-وہ بیان کرتے ہیں کہ باب ہے حواب اور جمل اذہب (بالوں والے اونٹ) کے معنی کے بارے میں ہمیں حاکم ابو حامد احمد بن حسین بن علی نے بلخ میں حدیث بیان کی وہ محمد بن عباس سے وہ ابراہیم بن اسحاق سے وہ ابراہیم بن سعید سے وہ ابو نعیم سے وہ عصام بن قدامہ سے وہ عکرمہ سے اور وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ازواج سے فرمایا کاش مجھے معلوم ہوتا کہ تم میں سے وہ کون ہے جو اس بال والے اونٹ والی ہوگی جس پر حواب کے کتے بھونکیں گے اور اس کے دائیں اور بائیں بہت سے لوگ قتل ہوں گے پھر وہ نجات پا جائے گی جب کہ وہ ہلاکت کے قریب ہو چکی ہوگی

کتاب معانی الاخبار کے مصنف ابن بابویہ کہتے ہیں کہ حواب بنی عامر کے علاقے میں ایک پانی (کنویں) کا نام ہے اور جمل اذہب کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اذہب یا ذیبہ ایک بیماری ہے جو چوپایوں کو لگتی ہے کہا جاتا ہے کہ یہ گھوڑا ذیبہ کی بیماری والا ہے وہ کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ جمل اذہب اسی سے لیا گیا ہے اور نبی کریم کا یہ فرمانا کہ وہ نجات پا جائے گی جب کہ وہ قریب تھی یعنی وہ ہلاک ہونے کے قریب پہنچ کر بچ نکلے گی

محمد بن ادریس رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ہروی کی کتاب الغریبین میں یہ حدیث حرف دال (بغیر نقطہ والی) اور اس کے ساتھ نیچے ایک نقطے والی با کے باب میں پائی ہے

ابو عبید کہتے ہیں کہ حدیث میں موجود جملہ کاش مجھے معلوم ہوتا کہ تم میں سے وہ کون ہے جو اس بال والے اونٹ والی ہوگی جس پر حواب کے کتے بھونکیں گے اس کے بارے میں کہا گیا ہے کہ اس سے مراد الادب تھا جس میں تضعیف (حرف کو دو بار لکھنا) ظاہر ہو گئی اور ادب سے مراد بہت زیادہ بالوں والا ہے کہا جاتا ہے کہ جمل ادب یعنی وہ اونٹ جس کے بال بہت زیادہ ہوں اور دبب سے مراد چہرے کے بالوں کی کثرت اور اس کی روئی ہے

محمد بن موسیٰ اصفر رازی نے مجھے ابو بکر بن انباری کے یہ اشعار سنائے کہ وہ عورتیں ہر الٹی شاخ کو اس طرح کاٹتی ہیں جیسے عورتیں دلہن کے چہرے کے بال صاف کرتی ہیں یہاں یمشقن سے مراد کاٹنا ہے یعنی وہ زیادہ پتوں والی ہر شاخ کو ایسے کاٹتی ہیں جیسے عورتیں دلہن کے چہرے کے بال نوچتی ہیں

محمد بن ادریس رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن فارس کی مجمل اللغہ میں بھی وہی پایا جو صاحب الغریبین ابو عبید نے ذکر کیا ہے انہوں نے حدیث کو اسی طرح بیان کیا اور اس کی تفسیر بھی ویسے ہی کی جیسے انہوں نے کی تھی اور اسے بغیر نقطے والی دال اور با کے باب میں رکھا ہے اور اس معاملے میں ماہرین لغت پر ہی بھروسہ کیا جائے گا کیونکہ وہ اس کام کو زیادہ بہتر جاننے والے ہیں اور میرا خیال ہے کہ ہمارے شیخ ابن بابویہ کی نظر اس لفظ سے چوک گئی اور ان سے لغزش ہوئی پس انہوں نے اسے نقطے والی ذال اور یا اور با کے ساتھ اپنی کتاب میں ذکر کر دیا اور یہ سمجھا کہ جمل اذہب کا لفظ ذئبہ سے نکلا ہے پھر اس کی ویسی ہی تشریح کر دی جیسی انہوں نے سمجھی تھی اور یہ ان کی طرف سے لفظی غلطی ہے

16

من کتاب تہذیب الأحکام تصنیف شیخنا أبی جعفر الطوسی رحمہ اللہ

شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف کتاب تہذیب الاحکام سے منتخب کردہ احادیث

IKHOKHAQ COMMUNITY

1-موسیٰ بن قاسم حنان بن سدیر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں میرے والد ابو حمزۃ ثمالی عبد الرحیم قصیر اور زیاد احلام حج کے لیے گئے ہوئے تھے پس ہم امام محمد باقر علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے زیاد کو دیکھا کہ ان کی جلد (دھوپ کی شدت سے) جھلس گئی ہے آپ نے ان سے پوچھا تم نے کہاں سے احرام باندھا تھا؟ انہوں نے عرض کی کہ کوفہ سے آپ نے فرمایا تم نے کوفہ سے احرام کیوں باندھا؟ انہوں نے عرض کی کہ مجھے آپ حضرات (اہل بیت) میں سے کسی سے یہ بات پہنچی ہے کہ احرام کی جگہ جتنی دور ہوگی اجر اتنا ہی زیادہ ملے گا آپ نے فرمایا جس نے بھی تمہیں یہ خبر دی وہ جھوٹا ہے پھر آپ نے ابو حمزۃ ثمالی سے پوچھا تم نے کہاں سے احرام باندھا؟ انہوں نے عرض کی کہ ربذہ سے آپ نے فرمایا یہ اس لیے کیونکہ تم نے سن رکھا ہے کہ وہاں ابوذر کی قبر ہے تو تم نے اسے پیچھے چھوڑنا پسند نہیں کیا پھر آپ نے میرے والد اور عبد الرحیم سے پوچھا تم دونوں نے کہاں سے احرام باندھا؟ ان دونوں نے عرض کی کہ عقیق سے آپ نے فرمایا تم دونوں نے رخصت کو پایا اور سنت کی پیروی کی اور جب بھی میرے سامنے دو راستے آتے ہیں اور دونوں ہی حلال ہوں تو میں ہمیشہ آسان راستے کو اختیار کرتا ہوں اور یہ اس لیے کہ اللہ آسانیاں پیدا کرنے والا ہے وہ آسانی کو پسند کرتا ہے اور وہ آسانی پر وہ کچھ عطا فرماتا ہے جو سختی پر عطا نہیں کرتا

2 - مسمع بن عبد الملک امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا بے شک امیر المومنین علیہ السلام ایک زندیق کے بارے میں یہ فیصلہ فرماتے تھے کہ جب اس کے خلاف دو پسندیدہ اور عادل مرد گواہی دے دیں اور اس کے حق میں ہزار لوگ اس کی بریت (بے گناہی) کی گواہی دیں تو ان دو مردوں کی گواہی جائز قرار پائے گی اور ان ہزار لوگوں کی گواہی باطل ہو جائے گی کیونکہ یہ (زندیق کا معاملہ) ایک چھپا ہوا دین ہے

3-عمرو بن خالد زید بن علی سے اور وہ اپنے آباؤ اجداد علیہم السلام سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جادوگر کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا جب دو عادل مرد آکر اس کے خلاف گواہی دے دیں تو اس کا خون حلال ہو جاتا ہے

4-حلبی امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ عزوجل کے اس قول کہ اپنے گھر والوں کو جو اوسط درجے کا کھانا کھلاتے ہو کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ امام نے فرمایا اس سے مراد وہی ہے جو عام طور پر ہوتا ہے کہ گھر میں کوئی ایک مد سے زیادہ کھانے والا ہوتا ہے اور کوئی ایک مد سے کم تو ان کے درمیان کا اوسط لیا جائے گا اور اگر تم چاہو تو ان کے لیے سالن کا انتظام کرو اور سالن میں ادنٰی درجہ نمک ہے اوسط درجہ تیل اور سرکہ ہے اور اعلٰی درجہ گوشت ہے

5-بیان کیا گیا کہ محمد بن حسن نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو خط لکھا کہ ایک شخص نے اللہ اور اس کے رسول سے بیزاری کی قسم کھائی اور پھر وہ قسم توڑ دی تو اس کی توبہ اور کفارہ کیا ہے؟ امام نے تحریر فرمایا وہ دس مسکینوں کو کھانا کھلائے ہر مسکین کو ایک مد اور اللہ عزوجل سے استغفار کرے

6-حلبی امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے پہاڑ یا دیوار پر کھڑے ہو کر شکار پر تیر چلایا اور تیر اسے پار کر گیا اور وہ مر گیا؟ آپ نے فرمایا اسے کھا لو لیکن اگر تمہارے تیر مارنے سے وہ پانی میں جا گرا اور مر گیا تو اسے مت کھاؤ

7-مرازم کہتے ہیں کہ ایک دن امام جعفر صادق علیہ السلام معتب کے گھر تشریف لائے اور آپ عمرہ کا ارادہ رکھتے تھے آپ نے ایک تختی لی جس پر گھر والوں کے راشن اور ان کے اخراجات کی تفصیل درج تھی آپ نے دیکھا کہ اس میں فلاں فلاں کے نام تو لکھے ہیں مگر کہیں بھی ان شاء اللہ (استثناء) نہیں لکھا آپ نے فرمایا یہ کس نے لکھا ہے اور اس میں ان شاء اللہ کیوں نہیں لکھا؟ اسے کیسے گمان ہوا کہ یہ کام مکمل ہو جائے گا؟! پھر آپ نے دوات منگوائی اور فرمایا اس میں ان شاء اللہ لکھو پس آپ نے ہر نام کے ساتھ ان شاء اللہ لکھ دیا

8-ابو بصیر امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھے بتایا کہ ان کے والد (امام زین العابدین علیہ السلام) کے نکاح میں خارجیوں کی ایک عورت تھی میرا خیال ہے آپ نے فرمایا کہ وہ بنی حنیفہ سے تھی آپ کے ایک غلام نے عرض کی اے فرزند رسول آپ کے پاس ایک ایسی عورت ہے جو آپ کے جد حضرت علی علیہ السلام سے بیزاری کا اظہار کرتی ہے پس میرے والد نے فیصلہ کیا اور اسے طلاق دے دی اس عورت نے امام پر مہر کا دعویٰ کر دیا اور مدینہ کے گورنر کے پاس شکایت لے کر چلی گئی مدینہ کے گورنر نے امام سے کہا اے علی (بن الحسین) یا تو آپ قسم کھائیں کہ مہر ادا کر دیا ہے یا اسے مہر دیں امام نے (اپنے بیٹے امام باقر سے) فرمایا بیٹا اٹھو اور اسے چار سو دینار دے دو میں نے عرض کی اے بابا جان میں آپ پر قربان کیا آپ حق پر نہیں ہیں؟ فرمایا کیوں نہیں لیکن میں نے اللہ عزوجل کی عظمت کے پیش نظر یہ بات بہت بڑی سمجھی کہ کسی دنیاوی مال کی خاطر اس کے نام کی قسم کھاؤں۔

9-حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک مجوسی عورت نے اپنے شوہر کے پاس جانے (رخصتی) سے پہلے اسلام قبول کر لیا اور اس کے شوہر نے اسلام لانے سے انکار کر دیا تو آپ نے اس عورت کے حق میں نصف مہر کا فیصلہ فرمایا اور فرمایا کہ اسلام نے اسے صرف عزت ہی بخشی ہے

10-زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس نے اپنی بیوی کو طلاق نامہ لکھا اور اپنے غلام کو آزاد کرنے کی تحریر لکھی لیکن اپنی زبان سے کچھ نہیں بولا تو آپ نے فرمایا کہ یہ کچھ بھی نہیں ہے جب تک کہ وہ اپنی زبان سے اسے ادا نہ کرے

11-سلیم الفراء حسن بن مسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا مجھ سے میری پھوپھی نے بیان کیا وہ کہتی ہیں کہ میں کعبہ کے صحن میں بیٹھی تھی کہ اچانک امام ابو عبد اللہ علیہ السلام تشریف لائے جب انہوں نے مجھے دیکھا تو میری طرف مڑے اور سلام کیا پھر فرمایا تمہیں یہاں کس چیز نے بٹھا رکھا ہے میں نے عرض کیا میں اپنے ایک آزاد کردہ غلام کا انتظار کر رہی ہوں وہ کہتی ہیں کہ امام نے مجھ سے فرمایا کیا تم لوگوں نے اسے آزاد کیا ہے میں نے کہا نہیں لیکن ہم نے اس کے باپ کو آزاد کیا تھا امام نے فرمایا یہ تمہارا آزاد کردہ غلام نہیں ہے بلکہ یہ تمہارا بھائی اور تمہارا چچا زاد ہے آزاد کردہ غلام صرف وہی ہوتا ہے جس پر براہ راست آزادی کی نعمت واقع ہوئی ہو پس جب یہ نعمت اس کے باپ اور دادا پر ہوئی تو وہ تمہارا چچا زاد اور تمہارا بھائی ہے

12-حسن بن علی بن یقطین اپنے بھائی حسین سے اور وہ اپنے والد علی بن یقطین سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے امام ابو الحسن علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو اپنی اولاد میں سے کسی ایک کو اپنے مال کا ایک حصہ بطور صدقہ دیتا ہے اور پھر بعد میں اسے یہ خیال آتا ہے کہ اپنی دوسری اولاد کو بھی اس میں شامل کر لے تو امام نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں ہے

TIKTOKHAQCOMMUNITY

اور اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو اپنے مال کا کچھ حصہ اپنی اولاد میں سے کسی کے لیے صدقہ کرتا ہے اور وہ حصہ ان کے لیے الگ اور واضح کر دیتا ہے تو کیا اسے یہ حق حاصل ہے کہ اس مال کو جدا کر دینے کے بعد اپنی دوسری اولاد کو بھی ان کے ساتھ شامل کرے تو امام نے فرمایا اسے یہ حق حاصل نہیں ہے سوائے اس صورت کے کہ اس نے پہلے ہی یہ شرط رکھی ہو کہ اس کے ہاں جو بھی بچہ پیدا ہوگا وہ بھی اسی صدقے میں شریک ہوگا جس طرح وہ شریک ہیں جن کے نام صدقہ کیا گیا ہے تو اس صورت میں یہ جائز ہے

13-معاویہ بن عمار بیان کرتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب تم اپنے طواف سے فارغ ہو جاؤ اور کعبہ کے پچھلے حصے پر پہنچو جو کہ رکن یمانی سے تھوڑا پہلے مستجار کے سامنے ہے تو اپنے دونوں ہاتھ بیت اللہ کی دیوار پر پھیلا دو اور اپنا پیٹ اور رخسار دیوارِ کعبہ سے مس کرو اور یہ کہو کہ اے اللہ یہ گھر تیرا گھر ہے اور یہ بندہ تیرا بندہ ہے اور یہ وہ مقام ہے جہاں آگ سے تیری پناہ مانگی جاتی ہے پھر اپنے رب کے حضور ان گناہوں کا اعتراف کرو جو تم نے کیے ہیں کیونکہ جو بھی مومن بندہ اس مقام پر اپنے رب کے سامنے اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہے تو اللہ اسے ضرور بخش دیتا ہے اگر اللہ نے چاہا

14 - معاویہ بن عمار امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب تم احرام باندھو اور اپنے سر کے بالوں کو گوندھ لو یا انہیں جما لو تو تم پر سر منڈوانا واجب ہو گیا ہے اور پھر تمہارے لیے بال کتروانا کافی نہیں ہے

15 - صفوان نے عیص سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس نے حج تمتع کا احرام باندھتے وقت اپنے سر کے بالوں کو گوندھ لیا تھا پھر وہ مکہ آیا اور اپنے مناسک پورے کیے اور بالوں کی گانٹھیں کھول کر بال کتروائے اور تیل لگایا اور احرام کھول دیا تو امام نے فرمایا اس پر ایک بکری کا خون یعنی قربانی لازم ہے

16 - مخلد بن موسیٰ رازی نے امام علیہ السلام کو خط لکھا اور اس میں عمرہ مفردہ کے بارے میں پوچھا کہ کیا اس میں طوافِ نساء واجب ہے اور اس عمرہ کے بارے میں بھی پوچھا جس کے ذریعے حج تمتع کیا جاتا ہے تو امام نے جواب میں تحریر فرمایا کہ جہاں تک عمرہ مفردہ کا تعلق ہے تو اس میں طوافِ نساء واجب ہے اور جو عمرہ حج تمتع کے لیے ہے اس میں طوافِ نساء واجب نہیں ہے

17 - ابان بن عثمان کسی شخص سے اور وہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو کسی ضرورت کے تحت حرم سے باہر جاتا ہے تو امام نے فرمایا اگر وہ اسی مہینے میں واپس لوٹ آئے جس میں وہ باہر نکلا تھا تو وہ بغیر احرام کے داخل ہو سکتا ہے لیکن اگر وہ کسی دوسرے مہینے میں واپس آئے تو اسے احرام کے ساتھ داخل ہونا ہوگا

18 - موسیٰ بن قاسم محمد بن عذافر سے اور وہ عثمان بن یزید سے روایت کرتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جس شخص نے طلوع فجر کے بعد غسل کیا تو اس کا وہ غسل رات تک ان تمام مقامات کے لیے کافی ہے جہاں غسل واجب یا مستحب ہوتا ہے اور جس نے رات کو غسل کیا تو اس کا وہ غسل طلوع فجر تک کے لیے کافی ہے

کتاب تہذیب الاحکام سے منتخب کردہ احادیث مکمل ہوئیں

TIKTOK HAQ COMMUNITY

17

من كتاب عبد اللّٰہ بن بکیر بن أعین

عبداللہ بن بکیر بن اعین کی کتاب سے منتخب کردہ روایات یہ ہیں

1 - انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کی ہے جس سے ملنے کی اجازت مانگی جائے اور وہ اپنی لونڈی یا خادمہ سے کہے کہ کہہ دو وہ یہاں نہیں ہیں تو امام نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور یہ جھوٹ نہیں ہے

2 - عبید کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ ایک شخص نماز شروع کرتا ہے اور اپنی نماز کو اس امید پر بہت عمدہ اور خوبصورت طریقے سے ادا کرتا ہے کہ جو اسے دیکھ رہا ہے وہ اس کے عقیدے یا نظریے کی طرف مائل ہو جائے تو امام نے فرمایا یہ ریاکاری میں شامل نہیں ہے

3-اور اسی کتاب میں مروی ہے کہ علی بن حسین علیہ السلام کی زوجہ جو قبیلہ شیبان سے تھیں ان کے بارے میں راوی کہتا ہے کہ وہ ایک عرصے تک ان کے نکاح میں رہیں اور وہ امام کو بہت پسند تھیں حالانکہ ان کے سینے کی بناوٹ ویسی نہیں تھی جیسی عام طور پر خواتین کی ہوتی ہے

(مترجم اس حدیث کی وضاحت میں کہتا ہے کہ اس روایت کا سب سے بڑا سبق یہ ہے کہ امام علی بن حسین (امام زین العابدین علیہ السلام) نے اپنی زوجہ کے ایک ظاہری جسمانی نقص (سینے کی بناوٹ کا عام خواتین جیسا نہ ہونا) کو نظر انداز کیا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اسلام میں شریکِ حیات کے انتخاب اور اس کے ساتھ زندگی گزارنے میں صرف جسمانی خوبصورتی یا مکمل ہونا ہی معیار نہیں ہونا چاہیے راوی کہتا ہے کہ وہ خاتون امامؑ کو تعجبہ (یعنی بہت پسند تھیں)۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ امامؑ ان کے اخلاق، دینداری یا ان کی رفاقت سے اس قدر مطمئن تھے کہ وہ جسمانی نقص ان کی محبت اور پسندیدگی کے آڑے نہیں آیا۔ یہ اس دور کے معاشرے کے لیے ایک عملی سبق تھا جہاں معمولی جسمانی عیب کی بنیاد پر خواتین کو نظر انداز کر دیا جاتا تھا۔)

4-اور انہی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس نے کسی دوسرے شخص کے قرض کی ضمانت دی اور پھر اس نے قرض خواہ سے اس رقم کے ایک حصے پر صلح کر لی جس کی اس نے ضمانت دی تھی تو امام نے فرمایا کہ وہ ضمانت دینے والا اصل مقروض سے صرف اتنی ہی رقم لینے کا حق رکھتا ہے جتنی پر اس نے صلح کی ہے

5-عبداللہ بن بکیر اپنے والد بکیر بن اعین سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ایک دن میں نے مدینہ میں ظہر کی نماز پڑھی جبکہ آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے (جس کی وجہ سے وقت کا صحیح اندازہ نہ ہو سکا) اور جب میں نماز سے فارغ ہو کر پلٹا تو سورج بادلوں سے نکل آیا، تب معلوم ہوا کہ ابھی تو زوال کا وقت ہوا ہے (یعنی نماز وقت شروع ہونے سے پہلے ہی پڑھ لی تھی)۔ پس میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس بارے میں سوال کیا، تو امامؑ نے فرمایا:اس نماز کو دوبارہ نہ پڑھو (یہ صحیح ہے) لیکن آئندہ ایسا نہ کرنا (یعنی بغیر یقین کے وقت سے پہلے نماز نہ پڑھنا)۔

6-انہی سے روایت ہے عبداللہ بن بکیر سے اور وہ حمزہ بن حمران سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے غار کے واقعے کے بارے میں لوگوں کے (ہمارے خلاف) احتجاج اور دلیل بازی کا ذکر کیا، تو امام علیہ السلام نے فرمایا: تمہارے (مخالفین کے) لیے یہی عیب اور شرمندگی کی بات کافی ہے، اور آپ نے اسے برا قرار دیتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جہاں بھی اپنے رسول کا ذکر مومنین کے ساتھ کیا ہے وہاں ان سب پر اپنی سکینہ (اطمینان و سکون) نازل فرمائی ہے، لیکن اس مقام (غار) پر اللہ نے سکینہ صرف اپنے رسول پر نازل فرمائی اور اسے (ان کے ساتھی کو) اس سے خارج رکھا، یعنی سکینہ کو صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے لیے خاص کر دیا اور ان کے علاوہ کسی کو اس میں شامل نہیں کیا۔

7-انہی سے روایت ہے برید سے انہوں نے محمد بن مسلم سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: جب تمہیں کوئی یہودی، نصرانی یا مشرک سلام کرے، تو (جواب میں) کہو: "علیک" (یعنی تم پر بھی)۔

8-انہی سے روایت ہے محمد بن مسلم سے انہوں نے کہا: میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کسی عورت سے نکاحِ متعہ کرتا ہے تو وہ دونوں ایک دوسرے کے وارث ہوں گے اگر انہوں نے (نکاح کے وقت وراثت نہ ہونے کی) شرط نہ رکھی ہو، اور (وراثت کی نفی کی) شرط نکاح کے بعد ہی معتبر ہے۔

9- محمد بن عبداللہ بن ہلال عبداللہ بن بکیر سے اور وہ محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص کو تم (ذبح کے وقت اللہ کا نام) لیتے ہوئے سنو تو اس کا ذبیحہ کھا لو

10 - انہی سے روایت ہے محمد بن مروان سے انہوں نے کہا کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا اور وہاں ابن خربوذ بھی موجود تھے تو انہوں نے مجھے کچھ شعر سنائے اس پر امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انسان کا پیٹ پیپ سے بھر جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ شعروں سے بھر جائے تو ابن خربوذ نے کہا کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو خود شعر کہتے ہیں تو امام علیہ السلام نے فرمایا تمہارے لیے ہلاکت ہو (یا افسوس ہو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات فرما دی ہے یعنی یہ حکم عام ہے

11 - انہی سے روایت ہے ہمارے بعض اصحاب نے عمر بن یزید سے نقل کیا کہ انہوں نے کہا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص کہتا ہے کہ میں اپنے گھر میں بیٹھ رہوں گا اور نماز پڑھوں گا، روزہ رکھوں گا اور اپنے رب کی عبادت کروں گا اور رہا میرا رزق تو وہ خود میرے پاس آ جائے گا، امام نے فرمایا یہ ان تین لوگوں میں سے ایک ہے جن کی دعا قبول نہیں کی جاتی میں نے عرض کیا وہ دوسرے دو کون ہیں؟

TIKTOKHAQCOMMUNITY

امام نے فرمایا ایک وہ شخص جس کی بیوی (بدتمیز یا ناپسندیدہ) ہو اور وہ دعا کرے کہ اللہ اسے اس سے نجات دے اور ان کے درمیان جدائی کر دے، تو اسے کہا جائے گا کہ اس کا معاملہ تمہارے ہاتھ میں ہے (یعنی طلاق کا حق تمہارے پاس ہے) اس کا راستہ چھوڑ دو (یعنی اسے فارغ کر دو)، اور دوسرا وہ شخص جس کا کسی انسان پر حق (قرض) ہو لیکن اس نے اس پر کسی کو گواہ نہ بنایا ہو، اب وہ اللہ سے دعا کرتا ہے کہ اللہ اس کا مال اسے واپس دلوا دے، تو اسے کہا جائے گا کہ میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ اس پر گواہ بناؤ اور دستاویز تیار کر کے پختہ معاملہ کرو لیکن تم نے ایسا نہیں کیا

عبداللہ بن بکیر کی کتاب سے منتخب کردہ احادیث مکمل ہوئیں

TIKTOKHAR COMMUNITY

18

من کتاب أبی القاسم بن قولویۃ

ابو القاسم بن قولویہ کی کتاب سے منتخب کردہ روایات یہ ہیں

TIKTOK HAQ COMMUNITY

1 - جابر سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جو شخص کسی ظالم حکمران کے پاس جائے اور اسے اللہ سے ڈرنے کا حکم دے اور اسے نصیحت کرے اور (خدا کے عذاب سے) ڈرائے تو اسے جن اور انس یعنی دونوں جہانوں کے برابر اور ان کے اعمال جیسا اجر ملے گا

2 - عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا مومن کا کینہ صرف اسی وقت تک ہوتا ہے جب تک وہ سامنے ہوتا ہے پھر جب وہ اپنے بھائی سے جدا ہوتا ہے تو اس کے دل میں اس کے خلاف کچھ نہیں رہتا جبکہ کافر کا کینہ ہمیشہ کے لیے ہوتا ہے

3 - جمیل سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ مومن ایک دوسرے کے خادم ہیں میں نے عرض کیا وہ ایک دوسرے کے خادم کیسے ہو سکتے ہیں؟ امام نے فرمایا کہ ان کا ایک دوسرے کے کام آنا اور ایک دوسرے کی ضروریات پوری کرنا ہی ان کی خدمت ہے

4-امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام کو اپنے ایک صحابی کی موت کی خبر ملی پھر دوسری خبر آئی کہ وہ فوت نہیں ہوئے تو آپ نے انہیں خط لکھا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد ہمیں ایک ایسی خبر ملی تھی جس سے تمہارے بھائیوں کو بہت دکھ پہنچا پھر پہلی خبر کی تردید آ گئی جس سے ہمیں بہت خوشی ہوئی لیکن یہ خوشی جلد ہی ختم ہو جانے والی ہے کیونکہ عنقریب پہلی خبر کی تصدیق ہو جائے گی (یعنی موت تو بہرحال آنی ہے) تو کیا تم اس شخص کی طرح بن سکتے ہو جس نے موت کا ذائقہ چکھ لیا ہو اور پھر اسے دوبارہ زندگی مل گئی ہو اور اس نے واپسی کا سوال کیا ہو اور اس کی طلب پوری کر دی گئی ہو؟ پس وہ شخص اب ہمہ وقت تیار رہتا ہے اور جی جان سے کوشش کرتا ہے اور اپنا سارا مال اپنے مستقل گھر (آخرت) کی طرف منتقل کر رہا ہے اور یہ نہیں سمجھتا کہ اس کا مال اس کے علاوہ کسی اور کے لیے ہے؟ اور جان لو کہ رات اور دن عمروں کو کم کرنے مال کو ختم کرنے اور زندگی کی مدت کو لپیٹنے میں مسلسل لگے ہوئے ہیں افسوس صد افسوس ان دونوں نے قومِ عاد اور ثمود اور ان کے درمیان کی بہت سی نسلوں کو صبح کے وقت (موت کے گھاٹ اتار دیا) پس وہ اپنے رب کے حضور پہنچ گئے اور اپنے اعمال کے سامنے حاضر ہو گئے جبکہ رات اور دن ابھی تک ترو تازہ اور نئے ہیں اور جن کے پاس سے یہ گزرے انہیں کوئی پرانا نہیں کر سکا یہ دونوں اب باقی بچ جانے والوں کے لیے بھی وہی تیاری کر رہے ہیں جو انہوں نے گزر جانے والوں کے ساتھ کیا اور جان لو کہ تم بھی اپنے بھائیوں اور ہم عصروں کی طرح ہو تمہاری مثال اس جسم کی طرح ہے جس کی قوت چھین لی گئی ہو اور بس جان کی تھوڑی سی رمق باقی ہو جو پکارنے والے (موت کے فرشتے) کا انتظار کر رہی ہو پس ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اس بات سے کہ ہم جس چیز کی نصیحت کریں پھر خود اس پر عمل کرنے میں کوتاہی کریں

5-انہی سے روایت ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد (امام محمد باقر علیہ السلام) سے اور انہوں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل فرمائی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی قوم کی امامت (قیادت یا پیشوائی) کی جبکہ ان میں اس سے زیادہ جاننے والا (عالم) یا اس سے بڑا فقیہ موجود ہو، تو اس قوم کا معاملہ قیامت تک ہمیشہ پستی اور زوال میں رہے گا۔اور جس نے گمراہی کی طرف دعوت دی وہ ہمیشہ اللہ کی ناراضگی میں رہے گا یہاں تک کہ وہ اس سے پلٹ آئے (توبہ کر لے)۔ اور جو شخص (اپنے زمانے کے) امام کی معرفت کے بغیر مر گیا وہ جاہلیت کی موت مرا۔

6-انہی سے روایت ہے عبداللہ بن جعفر حمیری سے انہوں نے محمد بن خالد برقی سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے ہشام بن سالم سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی کہ کچھ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ ہم اپنی اولاد کے لیے (محبت و تڑپ) اپنے دلوں میں وہ کچھ پاتے ہیں جو وہ ہمارے لیے نہیں پاتے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: اس لیے کہ وہ تم سے (تمہارا حصہ) ہیں جبکہ تم ان سے نہیں ہو

7-امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم جنت کے باغوں میں سے کسی باغ کے پاس سے گزرو تو اس سے فائدہ اٹھاؤ (وہاں چر لیا کرو)۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! جنت کا باغ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: مومنین کی مجالس۔

8-امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص ہم (اہلِ بیت) سے جتنی زیادہ شدید محبت رکھتا ہے وہ عورتوں (زوجہ) سے اور حلوا (میٹھا) سے بھی اتنی ہی زیادہ محبت رکھتا ہے۔

9-حضرت ابوذر رض سے روایت ہے کہ جس نے آخرت کے علوم میں سے کوئی علم اس لیے حاصل کیا کہ اس کے ذریعے دنیا کا مال و متاع حاصل کرے تو وہ جنت کی خوشبو تک نہیں پائے گا۔

10-جابر سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں ہے جو خود کو شیعہ کہتا ہو اور ہم اہل بیت سے محبت کا دعویٰ کرتا ہو (لیکن عمل نہ ہو)، خدا کی قسم ہمارا شیعہ صرف وہی ہے جو اللہ سے ڈرے اور اس کی اطاعت کرے۔ اے جابر! ہمارے شیعہ تو صرف اپنی عاجزی، انکساری، اللہ کی طرف رجوع، کثرت سے اللہ کے ذکر، روزوں، نمازوں، والدین کے ساتھ حسنِ سلوک اور غریب، مسکین، قرض دار اور یتیم پڑوسیوں کی خبر گیری سے پہچانے جاتے تھے۔ وہ سچے، تلاوتِ قرآن کرنے والے اور اپنی زبانوں کو لوگوں کی برائی سے روکنے والے (خیر کے علاوہ کچھ نہ کہنے والے) تھے اور وہ اپنے قبیلے کے لوگوں کے امین (قابل بھروسہ) سمجھے جاتے تھے۔ جابر کہتے ہیں کہ امام کی بات ختم ہونے پر میں ہنس پڑا اور عرض کیا: اے فرزندِ رسول اللہ! اللہ آپ پر رحم کرے، آج کے دور میں تو ہمیں کوئی ایسا شخص نظر نہیں آتا جس میں یہ صفات ہوں۔ امامؑ نے فرمایا: اے جابر! مختلف نظریات تمہیں گمراہ نہ کر دیں، کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ وہ صرف یہ کہہ دے کہ "میں علیؑ سے محبت کرتا ہوں اور انہیں اپنا ولی مانتا ہوں" اور پھر عمل نہ کرے تو کافی ہے؟ اگر کوئی یہ کہے کہ "میں رسول اللہ ﷺ سے محبت کرتا ہوں" (جبکہ رسول اللہ ﷺ تو علیؑ سے بھی افضل ہیں) لیکن پھر وہ ان کی سیرت کی پیروی نہ کرے اور ان کی سنت پر عمل نہ کرے، تو اس کی یہ محبت اسے کچھ فائدہ نہ دے گی۔ پس اللہ سے ڈرو اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے اسے حاصل کرنے کے لیے عمل کرو، کیونکہ اللہ اور کسی بندے کے درمیان کوئی رشتہ داری نہیں ہے۔ اللہ کے نزدیک بندوں میں سب سے زیادہ محبوب اور معزز وہی ہے

جو سب سے زیادہ پرہیزگار اور اس کی اطاعت میں سب سے آگے ہو۔ اے جابر! اللہ کا قرب صرف اطاعت سے ہی حاصل کیا جا سکتا ہے، ہمارے پاس جہنم سے نجات کا کوئی پروانہ نہیں ہے اور نہ ہی اللہ پر ہماری کوئی ایسی حجت ہے (کہ بغیر عمل کے بچا لیں)۔ جو اللہ کا فرمانبردار ہے وہی ہمارا ولی ہے اور جو اللہ کا نافرمان ہے وہ ہمارا دشمن ہے۔ خدا کی قسم ہماری ولایت صرف عمل اور پرہیزگاری کے ذریعے ہی حاصل کی جا سکتی ہے۔

11 - ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ کیا کوئی شخص اپنے گھر والوں کو سونے کے زیورات پہنا سکتا ہے؟ امامؑ نے فرمایا: ہاں، خواتین اور بچیاں پہن سکتی ہیں، لیکن لڑکے (غلام) نہیں۔

12 - عیسیٰ بن عبداللہ ہاشمی کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب نے لوگوں سے خطاب کیا اور یہ ان کی ام کلثوم سے شادی سے دو دن پہلے کی بات ہے، انہوں نے کہا: اے لوگو! عورتوں کے مہر میں مبالغہ نہ کرو (زیادہ مہر نہ رکھو) کیونکہ اگر اس میں کوئی فضیلت ہوتی تو رسول اللہ ﷺ ضرور ایسا کرتے۔ تمہارے نبی ﷺ اپنی ازواج کا مہر (معمولی چیزیں جیسے) روئی بھرا تکیہ، کھجور کی چھال کا بستر، انگوٹھی اور پیالہ وغیرہ رکھتے تھے۔ پھر وہ منبر سے اترے اور ابھی دو تین دن ہی گزرے تھے کہ انہوں نے حضرت علی علیہ السلام کی صاحبزادی کے مہر کے طور پر چالیس ہزار (درہم) بھجوائے۔

(مترجم اس حدیث کی وضاحت میں کہتا ہے کہ اس روایت کا بنیادی مقصد نکاح کو ثابت کرنا نہیں بلکہ عمر بن خطاب کے "قول اور فعل کے تضاد" کو ظاہر کرنا ہے۔ راوی یہ دکھانا چاہ رہا ہے کہ انہوں نے منبر پر کھڑے ہو کر سادگی اور کم مہر کی نصیحت کی (جسے 'مہرِ سنت' کہا جاتا ہے) لیکن خود اپنے عمل میں اس کے برعکس بہت بڑی رقم (چالیس ہزار) مہر کے طور پر پیش کی۔ یہ روایت ان کے اس دعوے کی نفی کرتی ہے جو انہوں نے منبر پر کیا تھا۔)

13 - حمران بن اعین سے روایت ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: مجھے وصیت فرمائیے۔ آپؑ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ سے ڈرنے (تقویٰ) کی وصیت کرتا ہوں اور مذاق (ٹھٹہ مخول) سے بچنا کیونکہ یہ انسان کی ہیبت اور اس کی آبرو (عزت) کو ختم کر دیتا ہے۔ اور اپنے بھائیوں کے لیے ان کی غیر موجودگی میں دعا کیا کرو کیونکہ یہ رزق کو کھینچ لاتی ہے (آپؑ نے یہ بات تین بار دہرائی)۔

14 - محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد! اگر مانگنے والے کو معلوم ہو جائے کہ مانگنے میں (کتنی ذلت اور کتنا نقصان) ہے تو کوئی کسی سے کچھ نہ مانگے اور اگر دینے والے کو معلوم ہو جائے کہ دینے میں (کتنا ثواب اور برکت) ہے تو کوئی کسی کو خالی ہاتھ نہ لوٹائے۔ پھر فرمایا: اے محمد! جس نے غنی (مالدار) ہونے کے باوجود لوگوں سے مانگا وہ قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کا چہرہ زخموں سے چھلنی ہوگا۔

15 - ہمارے بعض اصحاب سے روایت ہے کہ میں علی بن الحسین (امام زین العابدین علیہ السلام) کی خدمت میں موجود تھا۔ آپؑ کا معمول تھا کہ نمازِ فجر کے بعد طلوعِ آفتاب تک کسی سے کلام نہیں فرماتے تھے۔ جس دن "زید" (شہید) کی ولادت ہوئی نمازِ فجر کے فوراً بعد آپؑ کو یہ خوشخبری دی گئی۔ آپؑ نے اپنے اصحاب کی طرف رخ کیا اور فرمایا: تمہاری کیا رائے ہے کہ میں اس مولود کا کیا نام رکھوں؟ ہر شخص نے اپنی اپنی تجویز دی کہ اس کا نام یہ رکھیں وہ رکھیں۔ امامؑ نے فرمایا: اے لڑکے! میرے پاس قرآن (مصحف) لاؤ۔ قرآن لایا گیا آپؑ نے اسے اپنی گود میں رکھا اور اسے کھولا تو صفحے کی پہلی سطر پر یہ آیت تھی: "اور اللہ نے مجاہدین کو بیٹھ رہنے والوں پر اجرِ عظیم کی فضیلت عطا کی ہے"۔ پھر آپؑ نے قرآن بند کیا اور دوبارہ کھولا تو پہلی سطر پر یہ آیت تھی:

بے شک اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال خرید لیے ہیں اس عوض کہ ان کے لیے جنت ہے وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں پس وہ مارتے بھی ہیں اور مارے بھی جاتے ہیں یہ اللہ پر سچا وعدہ ہے تورات انجیل اور قرآن میں..."۔ تب امامؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ "زید" ہے اللہ کی قسم! یہ "زید" ہے اور آپؐ نے اس کا نام زید رکھا۔

16 - حذیفہ بن یمان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زید بن حارثہ کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ اللہ کی راہ میں قتل ہونے والا اور میری امت میں سولی دیا جانے والا اور میرے اہل بیت میں سے وہ مظلوم جو اس کا ہمنام ہے اور آپ نے اپنے ہاتھ سے زید بن حارثہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا اے زید میرے قریب آ جاؤ تمہارے نام نے میرے نزدیک تمہاری محبت کو مزید بڑھا دیا ہے پس تم میرے اہل بیت میں سے میرے حبیب کے ہمنام ہو

17 - اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ میں نے علی علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ چھ گروہ ایسے ہیں جن کو سلام نہیں کرنا چاہیے اور چھ وہ ہیں جنہیں لوگوں کی امامت نہیں کرنی چاہیے اور چھ اس امت میں وہ ہیں جن کی عادات قوم لوط جیسی ہیں پس وہ چھ جنہیں سلام نہیں کرنا چاہیے وہ یہ ہیں یہودی اور نصرانی اور نرد و شطرنج کھیلنے والے اور شراب پینے والے اور بربط و طنبور (آلات موسیقی) بجانے والے اور وہ جو ماؤں کو گالیاں دے کر مذاق کرتے ہیں اور شعراء

اور وہ چھ جنہیں امامت نہیں کرنی چاہیے وہ یہ ہیں ولد الزنا اور مرتد اور ہجرت کے بعد دوبارہ دیہاتی بن کر دین سے دور ہو جانے والا اور غلام اور شراب پینے والا اور وہ جس پر شرعی حد لگی ہو اور وہ چھ جو قوم لوط کی عادات میں سے ہیں وہ یہ ہیں غلیل یا گولی سے شکار کھیلنا اور کنکریاں پھینکنا اور راستوں میں گوند چبانا اور تکبر سے لباس لٹکانا اور سیٹیاں بجانا اور قمیص کے بٹن کھلے رکھنا

TIKRCKHAQCOMMUNITY

18-امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام سے روایت ہے کہ جب امیر المومنین علیہ السلام کوفہ میں تھے تو لوگ آپ کے پاس آئے اور کہا کہ ہمارے لیے ایک امام مقرر کر دیں جو ہمیں رمضان میں (تراویح) پڑھائے تو آپ نے انہیں منع فرمایا اور اجتماع کرنے سے روک دیا جب شام ہوئی تو لوگ کہنے لگے ہائے رمضان ہائے رمضان پس حارث اعور کچھ لوگوں کے ساتھ آئے اور کہا کہ یا امیر المومنین لوگ شور مچا رہے ہیں اور انہوں نے آپ کی بات کو ناپسند کیا ہے تو اس وقت امام علیہ السلام نے فرمایا انہیں چھوڑ دو جو وہ چاہتے ہیں کریں جسے چاہیں امام بنا کر نماز پڑھیں پھر آپ نے یہ آیت پڑھی کہ اور جو مومنوں کے راستے کے علاوہ کسی اور راستے کی پیروی کرے تو ہم اسے اسی طرف پھیر دیں گے جدھر وہ مڑا ہے اور اسے جہنم میں جھونک دیں گے جو کہ بہت برا ٹھکانہ ہے

19 - عنبسہ عابد سے روایت ہے کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ مجھے وصیت فرمائیے تو آپ نے فرمایا کہ اپنا سامان تیار رکھو اور اپنا زادِ راہ (آخرت کے لیے) پہلے بھیج دو اور خود اپنے وصی بنو اور دوسروں کے بھروسے نہ رہو کہ وہ تمہارے مرنے کے بعد تمہاری اصلاح کے لیے کچھ بھیجیں گے

20 - ابوزید سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ ہمارا شیعہ نہیں ہے جو کسی ایسے شہر میں رہتا ہو جس کی آبادی ایک لاکھ ہو اور اس شہر میں اس سے زیادہ پرہیزگار کوئی اور شخص موجود ہو

21 - محمد بن عمر بن حنظلہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ ہمارا شیعہ نہیں ہے جو صرف اپنی زبان سے دعویٰ کرے لیکن اپنے اعمال اور طور طریقوں میں ہماری مخالفت کرے بلکہ ہمارا شیعہ وہ ہے جو زبان اور دل دونوں سے ہماری موافقت کرے اور ہمارے نقشِ قدم پر چلے اور ویسے ہی عمل کرے جیسے ہم کرتے ہیں یہی لوگ ہمارے حقیقی شیعہ ہیں

22 - عبد الاعلیٰ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ ایسے مقام پر نہ بیٹھے جہاں کسی امام کی توہین کی جا رہی ہو اور کسی مسلمان کی برائی کی جا رہی ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اور جب آپ ان لوگوں کو دیکھیں جو ہماری آیات میں بیجا بحث کر رہے ہیں تو ان سے کنارہ کشی اختیار کریں یہاں تک کہ وہ کسی دوسری بات میں مصروف ہو جائیں اور اگر شیطان آپ کو بھلا دے تو یاد آنے کے بعد پھر ان ظالم لوگوں کے پاس نہ بیٹھیں

ابن قولویہ کی روایات سے منتخب کردہ احادیث مکمل ہوئیں

KITABOKHAQ COMMUNITY

20

من کتاب الصفوانی

صفوانی کی تصنیف کتاب "انس العالم" سے جو ہم نے منتخب کیا ہے وہ یہ ہے

1-روایت ہے کہ ایک شخص امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا امیر المومنین میں آپ سے بھی محبت کرتا ہوں اور فلاں سے بھی محبت کرتا ہے اور اس نے آپ کے دشمنوں میں سے کسی کا نام لیا تو آپ نے فرمایا کہ ابھی تو تم کانے ہو (ایک آنکھ والے ہو) یا تو تم بالکل اندھے ہو جاؤ گے یا پھر بینا ہو جاؤ گے

مترجم نے اس حدیث کی وضاحت میں کہا کہ
اس شخص نے دعویٰ کیا کہ وہ امام علی علیہ السلام (جو حق کا مرکز ہیں) سے بھی محبت کرتا ہے اور ان کے دشمن (جو باطل پر ہے) سے بھی۔ امامؑ نے اسے "کانا" اس لیے کہا کیونکہ اس کی بصیرت ادھوری تھی۔ اس کی ایک آنکھ حق کو دیکھ رہی تھی لیکن دوسری آنکھ ابھی تک باطل سے جڑی ہوئی تھی، اور حق و باطل ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔یا اندھے ہو جاؤ گے یا بینا امامؑ نے اسے دو راستے دکھائے بینا (آنکھوں والا) ہونا یعنی تم حق کی حقیقت کو مکمل پہچان لو اور جب تمہیں یہ سمجھ آ جائے کہ علیؑ حق پر ہیں تو تم لازمی طور پر باطل (دشمنِ علی) سے بیزاری اختیار کر لو گے۔ یوں تمہاری بصیرت مکمل ہو جائے گی۔اندھا ہونا یعنی اگر تم باطل کی محبت پر قائم رہے، تو یہ محبت آہستہ آہستہ تمہارے دل سے حق کی روشنی کو بھی ختم کر دے گی اور تم مکمل طور پر گمراہی کے اندھیرے میں ڈوب جاؤ گے۔

TIKTOK HAQ COMMUNITY

2 - امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا گیا کہ فلاں شخص آپ سے تو دوستی رکھتا ہے مگر آپ کے دشمن سے بیزاری ظاہر کرنے میں کمزوری دکھاتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ افسوس اس نے جھوٹ بولا جس نے ہماری محبت کا دعویٰ کیا اور ہمارے دشمن سے بیزاری اختیار نہ کی

3 - امام علی رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ دین کا کمال ہماری ولایت اور ہمارے دشمن سے بیزاری میں ہے

پھر صفوانی نے کہا کہ اے میرے بیٹے جان لو کہ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نہ تو ولایت مکمل ہوتی ہے نہ محبت خالص ہوتی ہے اور نہ ہی مودت ثابت ہوتی ہے مگر ان کے دشمن سے بیزاری کے ساتھ چاہے وہ دشمن تمہارا قریبی ہو یا دور کا پس اس کے معاملے میں تمہارے دل میں کوئی نرمی نہیں آنی چاہیے کیونکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ آپ ان لوگوں کو جو اللہ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتے ہیں کبھی ایسا نہیں پائیں گے کہ وہ ان لوگوں سے دوستی کریں جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں چاہے وہ ان کے باپ ہوں یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے کنبے والے ہی کیوں نہ ہوں

4-ہمارے مولا امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: ایک حدیث جسے تم (سمجھو اور) اس کی گہرائی کو جان لو وہ ایسی ہزار احادیث سے بہتر ہے جنہیں تم صرف روایت کرتے (آگے پہنچاتے) ہو۔

TIKTOK HAQ COMMUNITY

5-اور آپ علیہ السلام نے ایک اور حدیث میں فرمایا کہ تمہارے لیے درایت (سمجھ بوجھ) لازم ہے نہ کہ صرف روایت کرنا۔

6-طلحہ بن زید سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ کتاب کے راوی تو بہت ہیں لیکن اس کی رعایت (عمل) کرنے والے تھوڑے ہیں، پس کتنے ہی حدیث کو نقل کرنے والے ایسے ہیں جو کتابِ خدا کے ساتھ خیانت کرتے ہیں، اور علماء کے لیے درایت کافی ہے جبکہ جاہلوں کے لیے (صرف) روایت کافی ہے۔

7-روایت ہے کہ جوان کا سر منڈوانا اس کے لیے مثلہ (بدصورتی) ہے اور بوڑھے کے لیے وقار ہے۔

کتابِ صفوانی سے منتخب کردہ احادیث مکمل ہوئی

TIKTOK FAQ COMMUNITY

20

من كتاب المحاسن تصنيف أحمد بن أبى عبد الله البرقى

اور اسی میں سے وہ احادیث ہیں جسے ہم نے احمد بن ابی عبداللہ البرقی کی تصنیف کردہ کتاب المحاسن سے اخذ کیا ہے

1-باب مسلمانوں سے محبت اور ان کے معاملات کا بیان

1-الحسین بن یزید النوفلی نے اسماعیل بن ابی زیاد السکونی سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے آباء کرام علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس حال میں صبح کرے کہ اسے مسلمانوں کے امور کی کوئی فکر نہ ہو تو وہ مسلمانوں میں سے نہیں ہے

2-امیر المؤمنین علیہ السلام کے کلام میں ہے کہ اپنے بھائی کی زبان سے نکلنے والے کسی لفظ کے بارے میں ہرگز برا گمان نہ کرو جب تک تم اس کے لیے خیر کا کوئی پہلو تلاش کر سکتے ہو

3-فرمایا کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ کسی غزوے کا ارادہ فرما رہے تھے تو اس نے آپ کی سواری کی رکاب تھام لی اور عرض کی یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسی چیز سکھا دیجیے جس کے ذریعے میں جنت میں داخل ہو جاؤں تو آپ نے فرمایا جو تم پسند کرتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں وہی تم ان کے ساتھ کرو اب سواری کا راستہ چھوڑ دو

TIKTOKHAQCOMMUNITY

4-اور آپ ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے وہ گروہ جو زبان سے اسلام لائے ہو لیکن تمہارے دلوں میں اسلام داخل نہیں ہوا مسلمانوں کی لغزشیں تلاش نہ کیا کرو کیونکہ جو مسلمانوں کی لغزشوں کے پیچھے پڑے گا اللہ اس کی لغزشوں کا تعاقب کرے گا اور اللہ جس کی لغزش کا تعاقب کرے اسے رسوا کر دیتا ہے

5-امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ بندہ اللہ عزوجل سے سب سے زیادہ دور اس وقت ہوتا ہے جب وہ کسی شخص سے بھائی چارہ رکھے اور اس کی لغزشوں کو یاد رکھے تاکہ کسی دن اسے ان کا طعنہ دے سکے

6-مفضل بن عمر سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو شخص کسی مومن کے خلاف کوئی ایسی بات روایت کرے جس سے اس کا مقصد اسے عیب دار بنانا اور اس کی مروت کو نقصان پہنچانا ہو تاکہ وہ لوگوں کی نظروں سے گر جائے تو اللہ اسے اپنی ولایت سے نکال کر شیطان کی ولایت میں دے دیتا ہے اور پھر شیطان بھی اسے قبول نہیں کرتا

7-امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جس نے کسی مومن کو کسی گناہ پر شرمندہ کیا وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک خود اس گناہ میں مبتلا نہ ہو جائے

8-امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کسی کی اچھی سفارش کی یا نیکی کا حکم دیا یا برائی سے روکا یا کسی خیر کی طرف رہنمائی کی یا اس کا مشورہ دیا تو وہ اس میں شریک ہے اور جس نے کسی برے کام کا حکم دیا یا اس کی طرف رہنمائی کی یا اس کا مشورہ دیا تو وہ بھی اس میں شریک ہے

9-سالم بن مکرم بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا یہ کبوتر جو حرم کے کبوتر ہیں یہ حضرت اسماعیل بن ابراہیم علیہما السلام کے کبوتروں کی نسل سے ہیں جو ان کے پاس تھے

10-امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالی کے نزدیک ساتھیوں کی محبوب ترین تعداد چار ہے اور جب بھی کسی گروہ کی تعداد سات سے بڑھی تو ان کا شور و غل بڑھ گیا

11-نوفلی نے سکونی سے اپنی سند کے ساتھ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سنت میں سے یہ ہے کہ جب کچھ لوگ سفر پر نکلیں تو وہ اپنا خرچہ الگ نکال کر رکھیں کیونکہ یہ ان کے نفس کے لیے زیادہ پاکیزہ اور ان کے اخلاق کے لیے زیادہ اچھا ہے

مترجم نے حدیث 10 کی وضاحت میں کہا ہے کہ چار افراد کا گروہ بات چیت کے لیے متوازن ہوتا ہے جہاں ہر فرد کو اپنی بات کہنے اور دوسرے کی بات سننے کا بھرپور موقع ملتا ہے۔سفر ہو یا حضر چار افراد ایک دوسرے کی دیکھ بھال آسانی سے کر سکتے ہیں۔اگر کسی معاملے میں رائے شماری کرنی ہو تو چار کا عدد نظم و ضبط برقرار رکھنے میں مددگار ہوتا ہے۔ حدیث میں بیان کیا گیا کہ جب تعداد سات سے بڑھ جائے تو لغط (شور و غل، فضول بحث یا بے مقصد کلام) بڑھ جاتا ہے۔ اس کی وجوہات یہ ہیں: توجہ کی تقسیم: جب مجمع بڑا ہو جاتا ہے تو لوگ چھوٹے چھوٹے گروہوں میں بٹ جاتے ہیں اور ایک مرکزی گفتگو کے بجائے کئی جگہوں پر الگ الگ باتیں شروع ہو جاتی ہیں، جس سے شور پیدا ہوتا ہے۔

TIKTOKHAQCOMMUNITY

12- حسین بن ابی العلاء بیان کرتے ہیں کہ ہم مکہ کی طرف نکلے اور ہم بیس سے کچھ زائد افراد تھے میں ہر منزل پر ان کے لیے ایک بکری ذبح کرتا تھا پس جب میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونا چاہا تو آپ نے فرمایا اے حسین! افسوس ہے تم پر، کیا تم مومنین کو ذلیل کرتے ہو؟ میں نے عرض کی میں اس سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں آپ نے فرمایا مجھے خبر ملی ہے کہ تم ہر منزل پر ان کے لیے ایک بکری ذبح کرتے تھے؟ میں نے عرض کی اے میرے مولا اللہ کی قسم میرا ارادہ اس سے صرف اللہ تعالی کی رضا تھا آپ علیہ السلام نے فرمایا کیا تم نے یہ نہیں دیکھا کہ ان میں وہ لوگ بھی ہوں گے جو تمہارے جیسا فعل کرنا چاہتے ہوں گے؟ لیکن ان کی مالی استطاعت اس تک نہیں پہنچ پاتی ہوگی جس کی وجہ سے وہ اپنے دل میں کمتری محسوس کرتے ہوں گے؟ میں نے عرض کی اے فرزندِ رسول میں اللہ عزوجل سے مغفرت مانگتا ہوں اور دوبارہ ایسا نہیں کروں گا

13 - عمار ساباطی سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا وادیِ شقرہ میں نماز نہ پڑھو کیونکہ وہاں جنات کے ٹھکانے ہیں

14- انہی سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے فرعون کے اس قول کے بارے میں پوچھا کہ مجھے چھوڑ دو میں موسی کو قتل کر دوں تو آپ سے پوچھا گیا کہ اسے موسی کو قتل کرنے سے کون روک رہا تھا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا وہ اپنی حرامی نسل ہونے کی وجہ سے رکا ہوا تھا کیونکہ انبیاء اور اللہ کی حجتوں علیہم السلام کو صرف زنا زادے (حرام کے نطفے) ہی قتل کرتے ہیں

مترجم نے حدیث 13 کی وضاحت میں کہا کہ
وادیِ شقرہ حجاز (سعودی عرب) میں مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کے درمیان ایک علاقے کا نام ہے۔ بعض روایات اور تاریخی کتب کے مطابق یہ ایک ایسی جگہ تھی جو بنجر، ویران اور انسانی آبادی سے دور تھی۔ حدیث میں صراحت کی گئی ہے کہ وہاں جنات کے ٹھکانے ہیں۔ اسلامی تعلیمات میں کچھ مقامات پر نماز پڑھنا مکروہ (ناپسندیدہ) قرار دیا گیا ہے جیسے ایسی جگہیں جو جنات کا مسکن ہوں (ویران و تاریک مقامات) قبرستان حمام (غسل خانے) اور جانوروں کے ذبح خانے وہ مقامات جہاں عذاب نازل ہوا ہو۔

15-امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص اپنے مال کے تحفظ اور اپنے اوپر ہونے والے ظلم کے خلاف لڑتے ہوئے قتل ہو جائے، وہ شہید ہے۔پھر آپ نے فرمایا اے ابومریم! کیا تم جانتے ہو کہ مظلمہ (ظلم کے خلاف لڑنا) کیا ہے؟ میں نے عرض کی جی ہاں یہ وہ آدمی ہے جس کا مال (ناحق) چھیننے کا ارادہ کیا جائے اور وہ اس کے لیے لڑے یہاں تک کہ قتل کر دیا جائے۔ آپ نے فرمایا ہاں بے شک (دین کی) سمجھ بوجھ حق کی پہچان ہے۔
16 - محمد بن اسماعیل بن بزیع سے (بطورِ حدیثِ مرفوع) مروی ہے کہ عبادت کی تکمیل میں سے (ایک چیز) اہل الشبہہ (دین میں شک و شبہ ڈالنے والے بدعتیوں) کی مذمت کرنا ہے۔
17 - امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب فاسق اعلانیہ طور پر گناہ کرنے لگے تو پھر (اس معاملے میں) اس کی کوئی حرمت نہیں اور نہ ہی اس کا ذکر کرنا غیبت میں شمار ہوگا۔

18-طلحہ بن زید بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: بغیر بصیرت (علم و آگہی) کے عمل کرنے والا اس مسافر کی طرح ہے جو راستے کے علاوہ کسی اور سمت چل پڑے پس اس کی رفتار کی تیزی اسے (منزل سے) مزید دور ہی کرے گی۔

19 - نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ: جس نے بغیر علم کے عمل کیا وہ سنوارنے سے زیادہ (چیزوں کو) بگاڑ دے گا۔

20 - امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: دو ہلاک کر دینے والی خصلتوں سے بچو: لوگوں کو اپنی رائے سے فتویٰ دینا یا وہ بات کہنا جس کا تمہیں علم نہیں۔

21- موسیٰ بن بکر بیان کرتے ہیں کہ امام ابوالحسن (موسیٰ کاظم) علیہ السلام نے فرمایا: جس نے بغیر علم کے لوگوں کو فتویٰ دیا، اس پر زمین و آسمان کے فرشتے لعنت بھیجتے ہیں۔

22-امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم سے ایسی بات پوچھی جائے جس کا تمہیں علم نہ ہو تو کہہ دیا کرو: میں نہیں جانتا کیونکہ میں نہیں جانتا کہہ دینا (بغیر علم کے) فتویٰ دینے سے بہتر ہے

23 - امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: افسوس ہے اس مسلمان پر جو ہر ہفتے میں اپنے لیے ایک دن ایسا مقرر نہیں کرتا جس میں وہ اپنے دین کے معاملات کی سمجھ بوجھ حاصل کرے اور اپنے دین کے بارے میں سوال کرے

24 - ابو حمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اپنی صبح اس حال میں کرو کہ تم یا تو عالم ہو، یا علم سیکھنے والے ہو، یا اہل علم سے محبت رکھنے والے ہو اور چوتھے (گروہ) میں شامل نہ ہونا ورنہ ان (اہل علم) سے بغض کی وجہ سے ہلاک ہو جاؤ گے

TIKTOK LABBAIK COMMUNITY

25-جابر نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا علم حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے سے مقابلہ کرو، پس اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے حلال و حرام کے بارے میں ایک ایسی حدیث جسے تم کسی سچے انسان (امام) سے حاصل کرو، وہ دنیا اور اس میں موجود تمام سونے چاندی سے بہتر ہے اور یہ اس لیے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے جو کچھ رسول تمہیں دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ اور امیر المؤمنین علیہ السلام اپنی اولاد کو قرآن مجید کی تلاوت کا حکم دیا کرتے تھے

26 - امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ انہوں نے مجھ سے فرمایا: اے جابر اللہ کی قسم حلال و حرام کے بارے میں ایک ایسی حدیث جو تم نے کسی صادق سے حاصل کی ہو، وہ تمہارے لیے ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے

27 - مفضل بن عمر کی وصیت میں ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا اللہ عزوجل کے دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرو اور جاہل بدوؤں کی طرح نہ بنو کیونکہ جو شخص اللہ کے دین میں سمجھ بوجھ حاصل نہیں کرتا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف (نظرِ رحمت سے) نہیں دیکھے گا اور نہ ہی اس کے کسی عمل کو پاکیزہ قرار دے گا

28-حضرت علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے عالم کا حق یہ ہے کہ تم اس سے بہت زیادہ سوالات نہ کرو اور نہ ہی (اصرار کرتے ہوئے) اس کا لباس پکڑو اور جب تم اس کے پاس جاؤ اور وہاں کچھ لوگ موجود ہوں تو ان سب کو سلام کرو اور عالم کو ان کے درمیان مخصوص طور پر تحیہ پیش کرو اور اس کے سامنے بیٹھو اس کے پیچھے نہ بیٹھو اور اپنی آنکھ سے اشارہ نہ کرو اور نہ ہاتھ سے اشارہ کرو اور اس کے سامنے یہ نہ کہو کہ "فلاں اور فلاں نے آپ کے خلاف یہ بات کہی ہے اور اس کی طویل صحبت سے اکتاہٹ محسوس نہ کرو کیونکہ

SHIKOH HAQ COMMUNITY

عالم کی مثال تو کھجور کے درخت جیسی ہے جس کے نیچے تم اس انتظار میں بیٹھے ہو کہ کب اس سے کوئی چیز تمہارے لیے گرے اور عالم کا اجر روزہ رکھنے والے رات کو عبادت کرنے والے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے سے زیادہ ہے اور جب کوئی عالم مر جاتا ہے تو اسلام میں ایسا رخنہ پڑ جاتا ہے جسے قیامت تک کوئی چیز پُر نہیں کر سکتی

29 - آپ ہی سے مروی ہے جب تم کسی عالم کے پاس بیٹھو تو بولنے کی نسبت سننے کے زیادہ حریص بنو اور جیسے اچھا بولنا سیکھتے ہو ویسے ہی اچھا سننا سیکھو اور کسی کی بات کے دوران اسے مت کاٹو

30 - ابوبصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا اس شخص میں کوئی خیر نہیں جس میں تقیہ نہیں اور اس کا کوئی ایمان نہیں جو تقیہ نہیں کرتا

31-ابن مسکان بیان کرتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: میرا گمان ہے کہ اگر تمہارے سامنے علی علیہ السلام کو برا بھلا کہا جائے اور تم اس گالی دینے والے کی ناک کاٹ کر کھا سکنے کی قدرت رکھو تو تم ایسا ضرور کرو گے میں نے عرض کی جی ہاں اللہ کی قسم! میں آپ پر فدا ہوں، میں اور میرا خاندان ایسے ہی ہیں آپ علیہ السلام نے فرمایا ایسا ہرگز نہ کرنا اللہ کی قسم! بسا اوقات میں خود کسی کو امام علی علیہ السلام کو برا بھلا کہتے ہوئے سنتا ہوں اور میرے اور اس کے درمیان صرف ایک ستون کا فاصلہ ہوتا ہے، تو میں اس ستون کے پیچھے چھپ جاتا ہوں اور جب اپنی نماز سے فارغ ہوتا ہوں تو اس کے پاس سے گزرتے ہوئے اسے سلام کرتا ہوں اور اس سے مصافحہ کرتا ہوں

TIKTOK HAQ COMMUNITY

32-امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے اور بھلا کسی قید خانے سے کبھی کوئی خیر ملی ہے؟

33 - ابن عجلان بیان کرتے ہیں کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس موجود تھا کہ ایک شخص نے آپ سے اپنی حاجت اور تنگی کی شکایت کی آپ نے اس سے فرمایا صبر کرو عنقریب اللہ تمہارے لیے کشادگی پیدا فرمائے گا راوی کہتا ہے کہ آپ ایک گھڑی خاموش رہے پھر اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا مجھے کوفہ کے قید خانے کے بارے میں بتاؤ کہ وہ کیسا ہے؟ اس نے عرض کی: اللہ آپ کے حالات درست رکھے وہ بہت تنگ اور بدبودار ہے اور وہاں کے لوگ بدترین حال میں ہیں، آپ علیہ السلام نے فرمایا تو تم بھی تو ابھی قید خانے ہی میں ہو اور تم یہ چاہتے ہو کہ قید خانے میں تمہیں وسعت اور آسائش ملے؟ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے؟

TIKTOK HAQ COMMUNITY

2-باب وہ ایام جن میں سفر کرنا مکروہ (ناپسندیدہ) ہے

34-امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا پیر کے دن سفر نہ کرو اور نہ ہی اس دن اپنی حاجتیں تلاش کرو

35 - محمد بن ابی الکرام بیان کرتے ہیں کہ میں نے عراق جانے کی تیاری کی اور امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں سلام کرنے اور رخصت ہونے کے لیے حاضر ہوا آپ نے مجھ سے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے عرض کی عراق آپ نے فرمایا کیا آج کے دن؟ اور وہ پیر کا دن تھا میں نے عرض کی لوگ کہتے ہیں کہ یہ دن مبارک ہے کیونکہ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت ہوئی ہے، آپ نے فرمایا اللہ کی قسم تم نہیں جانتے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس دن پیدا ہوئے تھے بے شک یہ دن منحوس دن ہے اسی دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی اور اسی دن وحی کا سلسلہ منقطع ہوا لیکن میں تمہارے لیے یہ پسند کرتا ہوں کہ تم جمعرات کے دن سفر کرو کیونکہ یہ وہ دن ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوے کے لیے نکلا کرتے تھے

36 - ابوایوب الحراز بیان کرتے ہیں کہ ہم نے (سفر پر) نکلنے کا ارادہ کیا اور پیر کے دن امام جعفر صادق علیہ السلام کو سلام کرنے حاضر ہوئے آپ نے فرمایا: لگتا ہے تم نے پیر کے دن کی برکت تلاش کی ہے؟ ہم نے عرض کی جی ہاں آپ نے فرمایا پیر کے دن سے بڑھ کر منحوس دن اور کون سا ہو سکتا ہے؟ یہ وہ دن ہے جس میں ہم نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھو دیا اور ہم سے وحی اٹھا لی گئی اس دن (سفر پر) نہ نکلو بلکہ منگل کے دن نکلو

TIKTOKHADICOMMUNITY

37-امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جمعہ کی رات سفر پر نکلنے میں کوئی حرج نہیں

کتاب المحاسن سے منتخب کردہ احادیث مکمل ہوئیں
اور اس کے بعد کتاب العیون والمحاسن کی احادیث ہیں جو کہ کتاب کا آخری حصہ ہے

TIKTOK HAQ COMMUNITY

21

من کتاب العیون والمحاسن

اور اسی میں سے وہ احادیث ہیں جسے ہم نے کتاب العیون والمحاسن سے اخذ کیا ہے۔

یہ شیخ مفید محمد بن محمد بن نعمان الحارثی (رحمہ اللہ) کی تصنیف ہے، اور یہ شخص (شیخ مفید) کثیر خوبیوں تازہ افکار کثیر فضائل اور وسیع علوم کے مالک تھے۔ آپ عکبری کے رہنے والے تھے جو کہ سویقہ ابن البصری کے نام سے مشہور مقام پر واقع ہے۔ آپ اپنے والد کے ساتھ بغداد آئے اور علم حاصل کرنے کا آغاز ابو عبداللہ المعروف بہ جعل سے کیا جو دربِ رباحہ میں رہتے تھے۔

پھر ان کے بعد آپ نے بابِ خراسان کے پاس ابو یاسر (غلام ابی الجیش) سے تعلیم حاصل کی۔ ابو یاسر نے ان سے کہا تم علی بن عیسیٰ الرمانی سے علمِ کلام کیوں نہیں پڑھتے تاکہ ان سے فائدہ اٹھا سکو؟ شیخ مفید نے کہا میں انہیں نہیں جانتا اور نہ ہی ان سے میری شناسائی ہے لہذا میرے ساتھ کسی کو بھیج دیں جو ان کا پتا بتا دے۔ راوی کہتا ہے کہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور میرے ساتھ کسی کو بھیجا جس نے مجھے ان تک پہنچا دیا۔ میں ان کی مجلس میں داخل ہوا تو وہ لوگوں سے بھری ہوئی تھی میں وہیں بیٹھ گیا جہاں جگہ ملی۔ جب لوگ کم ہوئے تو میں ان کے قریب ہو گیا۔ اتنے میں ایک شخص داخل ہوا اور کہا دروازے پر بصرہ کا ایک شخص ہے جو آپ کی مجلس میں حاضر ہونا چاہتا ہے۔ انہوں نے پوچھا کیا وہ اہل علم میں سے ہے؟ خادم نے کہا مجھے علم نہیں مگر وہ آپ کی مجلس میں بیٹھنا چاہتا ہے۔ انہوں نے اجازت دے دی، وہ شخص داخل ہوا انہوں نے اس کا اکرام کیا اور ان کے درمیان طویل گفتگو ہوئی۔

اس بصری شخص نے علی بن عیسیٰ سے پوچھا: آپ یومِ غدیر اور غار کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا غار کی خبر درایہ (یقینی علم/دلیل) ہے اور غدیر کی خبر روایہ (صرف ایک روایت) ہے اور روایت اس چیز کا تقاضا نہیں کرتی جس کا تقاضا درایہ کرتا ہے۔ راوی کہتا ہے کہ وہ بصری شخص خاموش ہو گیا اور کوئی جواب نہ دے سکا اور چلا گیا۔ شیخ مفید (رحمہ اللہ) فرماتے ہیں کہ میں نے کہا اے شیخ! میرا ایک سوال ہے انہوں نے کہا پوچھو میں نے کہا آپ اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو امامِ عادل سے جنگ کرے؟ انہوں نے کہا وہ کافر ہوگا پھر فوراً بات بدلی اور کہا فاسق ہوگا۔ میں نے کہا: آپ امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: وہ امام ہیں۔ میں نے کہا: تو پھر جنگِ جمل اور طلحہ و زبیر کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ انہوں نے کہا: ان دونوں نے توبہ کر لی تھی۔ میں نے (انہی کا استدلال ان پر پلٹتے ہوئے) کہا: جنگِ جمل کی خبر تو درایہ (یقینی حقیقت) ہے جبکہ ان کی توبہ کی خبر محض ایک روایہ (روایت) ہے یہ سن کر علی بن عیسیٰ نے پوچھا: کیا تم اس وقت حاضر تھے جب وہ بصری مجھ سے سوال کر رہا تھا؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ (تب انہوں نے تسلیم کیا کہ) تم نے روایت کا جواب روایت سے اور درایہ کا جواب درایہ سے دیا ہے۔ پھر انہوں نے پوچھا: تم کس نام سے جانے جاتے ہو اور کس سے پڑھتے ہو؟ میں نے کہا: مجھے ابن المعلم (استاد کا بیٹا) کہا جاتا ہے اور میں شیخ ابو عبداللہ الجعل سے پڑھتا ہوں۔ انہوں نے کہا تم یہیں ٹھہرو۔ پھر وہ گھر کے اندر گئے اور باہر آئے تو ان کے ہاتھ میں ایک رقعہ (خط) تھا جسے انہوں نے بند کیا ہوا تھا۔ انہوں نے مجھ سے کہا: یہ خط ابو عبداللہ کو دے دینا۔ میں وہ خط لے کر ان کے پاس آیا انہوں نے اسے پڑھا اور اپنے جی میں مسکرانے لگے۔

پھر انہوں نے مجھ سے پوچھا ان کی مجلس میں تمہارے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟ انہوں نے اس خط میں تمہارے بارے میں مجھے وصیت کی ہے اور تمہارا لقب مفید (فائدہ پہنچانے والا) رکھا ہے۔ پھر میں نے انہیں اس مجلس کا پورا واقعہ سنایا تو وہ مسکرائے۔ اور اس سے پہلے آپ بغداد میں ابن المعلم کے نام سے پہچانے جاتے تھے۔یہ وہ روایات ہیں جو انہوں نے اپنی کتاب (العیون والمحاسن) میں ذکر کی ہیں

1-خثیمہ سے مروی ہے کہ وہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں رخصت ہونے کے لیے حاضر ہوئے جبکہ وہ مدینہ جانے کا ارادہ رکھتے تھے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہماری طرف سے ہمارے چاہنے والوں کو سلام پہنچانا اور انہیں اللہ کے تقویٰ اور عملِ صالح کی وصیت کرنا اور یہ کہ ان میں سے تندرست لوگ بیماروں کی عیادت کریں ان کے مالدار لوگ غریبوں کی مدد کریں ان کے زندہ لوگ مرنے والوں کے جنازے میں شریک ہوں وہ ایک دوسرے کے گھروں میں ملاقات کریں اور دین کے علم کا آپس میں مذاکرہ کیا کریں کیونکہ اسی میں ہمارے مشن کی زندگی ہے اللہ اس بندے پر رحم کرے جو ہمارے امر کو زندہ کرے۔ اور اے خثیمہ! انہیں آگاہ کر دینا کہ اللہ کے ہاں عملِ صالح کے سوا کوئی چیز انہیں فائدہ نہیں پہنچائے گی کیونکہ ہماری ولایت پرہیزگاری کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی اور قیامت کے دن سب سے سخت عذاب اس شخص کو ہوگا جو عدل کی بات تو کرے لیکن خود اس کے خلاف عمل کرے۔

2-کثیر بن علقمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ مجھے وصیت فرمائیے تو آپ نے فرمایا میں تمہیں اللہ کے تقویٰ پرہیزگاری عبادت طویل سجدوں امانت کی ادائیگی سچی بات کہنے اور پڑوسیوں سے اچھے سلوک کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہی تعلیمات لے کر ہمارے پاس آئے ہیں۔

TIKTOK HAQ COMMUNITY

اپنے قبیلوں اور برادریوں میں (مل جل کر) نماز پڑھو ان کے بیماروں کی عیادت کرو ان کے جنازوں میں شریک ہو اور ہمارے لیے باعثِ زینت بنو ہمارے لیے باعثِ ندامت و رسوائی نہ بنو۔ لوگوں کے دلوں میں ہماری محبت پیدا کرو اور انہیں ہم سے متنفر نہ کرو۔ ہر طرح کی الفت و مودت ہماری طرف کھینچ لاؤ اور ہر برائی کو ہم سے دور رکھو کیونکہ ہمارے بارے میں جو بھی خیر کہی جائے ہم اس کے اہل ہیں اور ہمارے بارے میں جو (غلو آمیز) شر کی بات کہی جائے اللہ کی قسم ہم ویسے نہیں ہیں۔ اللہ کی کتاب میں ہمارا حق ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہماری قرابت ہے اور ہماری ولادت پاکیزہ ہے پس تم (لوگوں سے) یہی کچھ کہا کرو۔

3-اسی سند کے ساتھ حلبی حمید بن مثنی اور یزید بن خلیفہ سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہم سے فرمایا— جبکہ ہم آپ کے پاس موجود تھے اللہ کی قسم! تم نے وہیں دیکھا جہاں اللہ نے (دیکھنے کا حکم) دیا اور تم نے اسے چنا جسے اللہ نے چنا۔ لوگ دائیں بائیں (مختلف راستوں پر) نکل گئے لیکن تم نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راستے کا قصد کیا۔اللہ کی قسم! تم واضح اور روشن راستے پر ہو، پس (تقویٰ و پرہیزگاری اور (عبادت میں) جدوجہد کے ذریعے اس راستے پر ہماری مدد کرو۔ پھر جب ہم نے (واپس) جانے کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا: تم میں سے کسی پر کیا حرج ہے کہ جب اللہ نے اسے اس امر (حق) کی پہچان کروا دی ہے تو لوگ اسے نہ پہچانیں یعنی شہرت کی طلب نہ ہو؟ یقیناً جس نے لوگوں کے لیے عمل کیا اس کا ثواب لوگوں کے ذمے ہے، اور جس نے اللہ کے لیے عمل کیا اس کا ثواب اللہ کے ذمے ہے۔

4-امام حسن بن علی علیہما السلام نے ایک شخص سے فرمایا اے شخص! (رزق کی) طلب میں اس طرح کوشش نہ کر جیسے کوئی کسی پر غالب آنے کے لیے کرتا ہے اور نہ ہی تقدیر پر اس طرح تکیہ کر جیسے کوئی (ہاتھ پاؤں توڑ کر) ہار مان لیتا ہے کیونکہ فضلِ الٰہی کی تلاش کرنا سنت ہے اور طلبِ رزق میں میانہ روی اختیار کرنا پاکدامنی (عفت) ہے۔ نہ تو عفت رزق کو روکتی ہے اور نہ ہی حرص زیادہ رزق کھینچ لاتی ہے کیونکہ رزق تقسیم شدہ ہے اور موت کا وقت مقرر ہے اور حد سے زیادہ حرص کا استعمال گناہ کا باعث بنتا ہے۔

5 - ایک شخص امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آیا اور عرض کی اے فرزندِ رسول! مجھے وصیت فرمایئے۔ آپ نے فرمایا: اللہ تمہیں وہاں غیر حاضر نہ پائے جہاں اس نے تمہیں (حاضر رہنے کا) حکم دیا ہے اور تمہیں وہاں نہ دیکھے جہاں اس نے تمہیں (جانے سے) منع فرمایا ہے۔ اس شخص نے کہا کچھ مزید فرمایئے، تو آپ نے فرمایا میں (اس سے بڑھ کر) کچھ نہیں پاتا۔

6 - امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اللہ جب کسی بندے پر کوئی نعمت نازل فرماتا ہے اور وہ دل سے اس کا شکر ادا کرتا ہے تو زبان سے شکر ظاہر ہونے سے پہلے ہی وہ مزید نعمت کا حقدار بن جاتا ہے۔

7- امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے اصحاب کی تربیت کرتے ہوئے فرمایا جس کا ہاتھ (مال کی کمی کی وجہ سے) بدلہ دینے سے قاصر ہو اسے چاہیے کہ وہ اپنی زبان کو شکر گزاری کے لیے لمبا کرے (یعنی خوب شکریہ ادا کرے)۔

8 - آپ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے شکر کا حق یہ ہے کہ اس شخص کا شکریہ ادا کیا جائے جس کے ہاتھ سے وہ نعمت تم تک پہنچی ہے۔

9 - حضرت سلمان (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: میرے خلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے سات چیزوں کی وصیت فرمائی ہے جنہیں میں کسی حال میں نہیں چھوڑوں گا یہ کہ میں اسے دیکھوں جو مجھ سے نیچے (مال و حال میں کم) ہے اور اسے نہ دیکھوں جو مجھ سے اوپر ہے۔ یہ کہ فقراء سے محبت کروں اوران کے قریب رہوں۔یہ کہ حق بات کہوں چاہے وہ کڑوی ہو۔یہ کہ صلہ رحمی کروں (رشتہ داروں سے جڑوں) چاہے وہ پیٹھ پھیر لیں۔یہ کہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کروں۔اور آپ نے مجھے وصیت فرمائی کہ بکثرت "لا حول ولا قوۃ اِلا باللہ العلی العظیم" پڑھا کروں کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

10-امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایک شخص نے میرے والد (امام باقر علیہ السلام) سے پوچھا دنیا میں سب سے عظیم قدر و منزلت والا کون ہے؟ آپ نے فرمایا وہ جس نے دنیا کو اپنے نفس کے لیے کوئی اہمیت (خطرہ/وقار) نہ دی ہو۔

11 - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں مکارمِ اخلاق (اخلاق کی بلندی) میں سے ہیں اسے عطا کرنا جس نے تمہیں محروم کیا ہو۔اس سے جڑنا جس نے تم سے ناطہ توڑ لیا ہو۔اور اسے معاف کر دینا جس نے تم پر ظلم کیا ہو۔

کتاب العیون والمحاسن سے منتخب کردہ احادیث یہاں مکمل ہوئیں۔

TIKTOKHAQCOMMUNITY

ادریس الحلی کا اختتامی پیغام

اس کتاب کے مصنف محمد بن ادریس (ابن ادریس حلی) کہتے ہیں یہاں پر کتاب کا اختتام کرنا مناسب ہے اور (میں) ان لغزشوں یا نقائص سے توبہ اور علیحدگی کا اقرار کرتا ہوں جو اس (کتاب) میں رہ گئے ہوں۔ ہم اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر اس شخص سے کہتے ہیں جو اس کتاب کا مطالعہ کرے کہ وہ ان میں سے کسی بھی چیز میں ہماری تقلید (اندھی پیروی) نہ کرے بلکہ ہر چیز کو ایک ایسے مبتدی (شروعات کرنے والے) کی نظر سے دیکھے جو حقیقت کو کھولنا چاہتا ہو۔ وہ ان خواہشات کو ایک طرف ڈال دے جو باطل کو حق کی زینت دے کر خوبصورت بناتی ہیں۔ پیدائشی وابستگی اور تقلید کی محبت ایسی بیماریاں ہیں جن کا علاج جالینوس (مشہور حکیم) بھی نہیں کر سکتا۔ بڑوں کی حد سے زیادہ تعظیم، اسلاف کی تقلید اور ان چیزوں سے مانوس ہونا جنہیں انسان دوسروں سے سن کر جانتا ہے ان سب کو شدید علاج کی ضرورت ہے۔ خلیل بن احمد عروضی (رح) نے سچ کہا ہے انسان اپنے استاد کی غلطی کو اس وقت تک نہیں پہچان سکتا جب تک وہ دوسروں کی صحبت میں نہ بیٹھے۔ عقلمند انسان کا مقصد یہ ہونا چاہیے کہ وہ حق تک اس کے صحیح راستے سے پہنچے اور اسے اس کی اصل شکل میں حاصل کر کے اس کی تحقیق کرے؛ اس کا مقصد محض (مشہور) لوگوں کی حمایت نہیں ہونا چاہیے۔ جو لوگ اس (اندھی حمایت) کے راستے پر چلتے ہیں، وہ اس سکون اور راحت سے بھی محروم ہو جاتے ہیں جو ایک مقلد کو حاصل ہوتی ہے، اور وہ تقلید کی برائی اور بے اعتباری سے بھی نہیں بچ پاتے۔ ان کا حال اس شخص سے بھی بدتر ہے جو کھلم کھلا تقلید کا اعتراف کرتا ہے۔ کتنا برا حال ہے اس شخص کا جس نے اپنے دین کو نظر انداز کیا اور اپنی عمر کا بیشتر حصہ دوسروں کی حمایت میں گزار دیا، نہ کہ علم کی طلب اور معرفت میں۔

اور جو شخص اپنے اسلاف (پہلے گزرے ہوئے لوگوں) کی کسی غلطی یا بات کی اصلاح کرے، اسے اپنے آپ کو ان سے افضل نہیں سمجھنا چاہیے۔ کیونکہ وہ لوگ وہاں پھسلے جہاں انہوں نے اپنی فکر کو تھکایا اور اپنا وقت دوسروں (کی اصلاح) میں صرف کیا پھر وہ اس مقام پر پہنچے جہاں ان سے لغزش ہوئی جبکہ ان کے دل تھک چکے تھے نفوس اکتا چکے تھے اور وقت کم تھا۔ جبکہ ان کے بعد آنے والے نے ان کی نکالی ہوئی باتوں سے فائدہ اٹھایا اور بغیر کسی مشقت اور بوجھ کے ان کی ظاہر کردہ چیزوں سے واقف ہو گیا۔ اس سے اسے ذہنی مشق حاصل ہوئی اور ایک نئی قوت ملی۔ چنانچہ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کہ بعد میں آنے والا اس جگہ (غلطی) کو دیکھ لے جہاں پہلے والا پھسلا تھا کیونکہ بعد والے کے پاس بھرپور ذہنی قوت وسیع وقت ہے اور وہ اکتاہٹ یا تنگی کا شکار نہیں ہے۔ وہ اس چیز کو دیکھ لیتا ہے جو پہلے والوں کی نظر سے اوجھل رہی۔ یہی وجہ ہے کہ بعد میں آنے والوں نے پہلے والوں کے علم میں اضافہ کیا اور اسی طرح لوگوں کی کثرت زمانے کے تسلسل اور زندگیوں کی طوالت سے علوم بڑھتے گئے۔ بسا اوقات کسی مسئلے پر پہلے والوں کی بات اتنی جامع نہیں ہوتی جتنی بعد والوں کی ہوتی ہے اگرچہ بحمد اللہ! اقتدا پہلے والوں ہی کی کی جاتی ہے اور انہی کے نقشِ قدم پر چلا جاتا ہے۔ اللہ ہماری ان کی اور تمام مومنین کی مغفرت فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔